الحمد للہ الذی امرنا بالدعاء ووعدنا الاجابۃ

کتاب لاجواب مولفہ جامع کمالات عالیجناب مولوی سید محمد تقی صاحب قبلہ نقوی دام فیضہ

موسوم بہ

زاد الصالحین

حصہ چہارم

بحسن اہتمام منوہر لال بھارگو۔ بی۔ اے، سپرنٹنڈنٹ بار اول

مطبع منشی نولکشور واقع لکھنؤ میں مطبوع ہوا

اطلاع۔ اس مطبع مین ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لئے موجود ہی جسکی فہرست مطول ہر شائق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہی قیمت بھی ارزان ہی اس کتاب کے ٹیٹل پیج کے تین صفحہ جو سادے ہین انمین بعض کتب فقہ و حدیث اُردو و فارسی وغیرہ مذہب امامیہ کی درج کرتے ہین تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہی اوس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانۂ ہذا سے قدردانون کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو۔

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
کتب فقہ و مصائب وغیرہ اردو		زبدۃ المصائب جلد اول مؤلفہ جناب مولوی مرزا محمد عسکری صاحب حایری نبیرۂ جناب علامہ مولوی مرزا ہادی صاحب صالح مؤلف خلاصۃ المصائب۔	عما/
نہر المصائب۔ ہر سہ جلد یکجائی یہ کتاب پہلے بھی چھپ چکی ہی مگر بسبب کثرت خریداری اب پھر بعد نظر ثانی مولف باضافہ بعض مجالس کے طبع ہوئی ہی اس مرتبہ قلم بہت واضح کر دیا گیا ہی اور تقطیع بڑی کی گئی ہی تاکہ شب کے وقت ذاکرین کو پڑھنے مین آسانی ہو کاغذ سفید گندہ۔	سے/	خلاصۃ المصائب منقول از نسخۂ مطبوعۂ شاہی نہایت مقبول کتاب ہی۔	عصر/
شرعۃ المصائب۔ خلاصہ دُر المصائب و نہر المصائب وغیرہ مصنفہ جناب اخوند مرزا قاسم علیصاحب لکھنوی۔	عہ ۱۲/	چہل مجلس شبیر مسمی بذایقۂ ماتم از سید وزیر حسین صاحب رضوی۔	عصر ۱۲/
چہاردہ مجلس۔ مسمی بتاریخ الائمہ بنا بر مذہب امامیہ از سید وزیر حسین صاحب رضوی	۱۲/	اسرار کربلا۔ حالات معرکۂ کربلائے معلی مؤلفۂ منشی ظہیر الدین صاحب بلگرامی	۲/۶ پائی
		انتخاب المصائب۔ در بیان حالات کربلا و مجالس عزا از سید یوسف علی۔	۸/
		نزہت المصائب۔ بیان حالات کربلا و مصائب سید الشہدا کے حصۂ اول	عصر ۸/

فہرست مضامین حصۂ چہارم زاد الصّالحین

تمام شد

بعون صانع مکین و مکان و فضل خلاق زمین و زمان

این کتاب فیض انتساب حاوی اذکار و احکام جناب رسول خدا و ائمہ ہدیٰ علیہم التحیۃ والثنا موثق بتوثیق علماء مجتہدین ادام اللہ القاہم موسوم بہ

زاد الصالحین

حصہ چہارم

از تالیفات جناب مستطاب مبادی آداب شریعت مآب الاعلم الاکرم الافخم جامع کمالات منبع حسنات جناب آقا مولوی سید محمد تقی صاحب سلمہ اللہ الواہب

مطبع منشی نولکشور لکھنؤ میں بطبع رزین مقبول چھپا ہوا

زاد الصالحین

حصۂ چہارم

باب سترھوان عقاب ترک نماز واجب مین

(۱) حدیث از بحار الانوار جلد ۱۸- فرمایا جناب رسولخدا صلعم نے کہ صلوٰۃ ستون دین ہی جسنے نماز کو عمداً ترک کیا بہ تحقیق کہ دین کو منہدم کیا اور جسنے نماز کو اُسکے وقت پر نہین پڑھا بس ویل مین داخل ہوگا اور ویل ایک وادی ہی جہنم مین-

(۲) حدیث ایضاً فرمایا جناب رسالتمآب صلعم نے کہ محافظت کرو نمازون کی پس بہ تحقیق کہ اللہ تعالیٰ بروز قیامت اول جس چیز سے کہ سوال کریگا وہ نماز ہی پس اگر نماز کو تمام ادا کیا تو بہتر ہی ورنہ جہنم مین داخل کیا جایگا- اس حدیث کو شیخ حر عاملی نے وسائل الشیعہ مین بھی لکھا ہی-

(۳) حدیث ایضاً فرمایا جناب رسولخدا صلعم نے کہ ضایع نہ کرو اپنے نماز کو پس بہ تحقیق کہ جو شخص ضایع کرے خدائے تعالیٰ اُسکو محشور کریگا فرعون و قارون وہامان کے ساتھ اور اللہ تعالیٰ پر سزاوار ہی کہ اُسکو منافقین کے ساتھ جہنم مین داخل کرے پس ویل ہی اُس شخص کی نسبت کہ جو نماز کی محافظت نہ کرے- (یعنی عمداً قضا کرے)

(۴) حدیث ایضاً فرمایا جناب رسالتمآب صلعم نے کہ ہمیشہ راغب ہی شیطان بنی آدم سے جب تک کہ محافظت نہ کرین اپنی نمازون کی اور جبکہ ضایع کرے نمازون کو تو شیطان اُسپر مسلط ہوتا ہی اور اُسپر شیطان کو جراُت ہوتی ہی اور اُسکو گناہان کبیرہ مین مبتلا کرتا ہی-

(۵) حدیث ایضاً فرمایا جناب رسالتمآب صلعم نے کہ جو شخص نماز کو ترک کرے

اور امید اُسکے ثواب کی نہ رکھتا ہو اور نہ خائف ہو اُسکے عقاب سے پس مین پروا نہین رکھتا ہون کہ یہودی مرے یا نصرانی یا مجوسی۔

(۶) حدیث ایضاً فرمایا جناب رسالتمآب صلعم نے کہ شب معراج کو مین آسمان پر گیا تو مین نے ایک گروہ کو دیکھا کہ سر اُنکے کچلے جاتے تھے مین نے جبرئیل سے پوچھا کہ یہ لوگ کون ہین کہا جبرئیل ؑ نے کہ یہ وہ لوگ ہین کہ جو سو جاتے تھے اور نماز عشا نہین پڑھتے تھے۔

(۷) حدیث ایضاً فرمایا جناب امام جعفر صادق ؑ نے کہ زانی کو کافر نہین کہتے اور تارک الصلوٰۃ کو کافر کہتے ہین اس سبب سے کہ زانی بسبب غلبۂ شہوت کے زنا کرتا ہی اور تارک الصلوٰۃ نماز کو خفیف جانکر چھوڑتا ہی کیونکہ زانی جب عورت کے پاس آتا ہی اور قصد اُسکا کرتا ہی تو اُسکو اُس سے ایک لذّت ملتی ہی اور جو شخص نماز کو ترک کرتا ہی اور قصد ترک کا کرتا ہی پس اُسکو اس فعل سے کوئی لذت نہین ملتی پس جبکہ لذّت نہ ہوئی تو اُسنے استخفاف کیا اور جبکہ استخفاف کیا تو کافر ہوا۔

من مؤلف اس جگہ جناب علامۂ مجلسی علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہین کہ اگر کوئی شخص نماز کو حلال جانکر ترک کرے وہ کافر ہی اجماعاً جیسا کہ علاّمۂ حلی علیہ الرحمہ نے کتاب منتہیٰ مین ذکر کیا ہی بعد اسکے کہا ہی کہ اگر ترک کرے نماز کو اور اعتقاد بوجوب نماز رکھتا ہو کافر نہین ہی مگر مستحق قتل ہی بشرطیکہ تین وقت کی نمازون کو ترک کرے اُس حالت مین کہ حاکم شرع نے تعزیر بھی جاری کی ہو پھر بھی وہ نماز نہ پڑھے تو قتل کیا جائیگا۔ اور ایک حدیث مین ہی کہ قتل کیا جاویگا نہ بسبب حد کے بلکہ بسبب اُسکے کفر کے بعد اسکے علامۂ حلی علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ ہمارے مذہب مین اول مرتبہ قتل نہ کیا جاویگا

ع۹ تارک الصلوٰۃ سے مراد وہ شخص نہین ہی کہ جو کبھی نہ پڑھتا ہو بلکہ ہر ایسا شخص بھی مراد ہی کہ جو عمداً اکثر قضا کرتا رہے بلکہ جو شخص عمداً ایک وقت کی نماز قضا کرے تارک صلوٰۃ ہی ۱۲

اور نہ اسوقت تک قتل کیا جاویگا کہ جب تک تعزیر نہ ہوئی ہو قتل کرنا اُسوقت واجب ہی کہ جب نماز کو ایک مرتبہ ترک کیا تو اُسکو تعزیر دیجاوے اگر اس تعزیر پر دوبارہ بھی نہ پڑہے تو پھر تعزیر کیجاویگی اور پھر تیسری مرتبہ بھی نہ پڑہے تو پھر تعذیر دیجاویگی پس جبکہ چوتھی مرتبہ بھی نہ پڑھیگا تو اُسکو قتل کیا جاویگا اگرچہ توبہ کرے۔

من مؤلف جن احادیث مین ترک نماز پر کافر کا اطلاق ہوا ہی اس جگہ کافر سے مراد یہ ہی کہ خارج ہونا ہی ایمان سے مگر اسلام سے خارج نہ ہوگا باتفاق جمیع علما بشرطیکہ اعتقاد بوجوب نماز رکھتا ہو کہ جیسا جناب مجلسی کا قول اوپر ذکر کیا گیا ہی۔

(۸) **حدیث** از وسائل الشیعہ زرارہ نے روایت کی ہی کہ فرمایا جناب امام محمد باقرعؑ نے کہ تارک نماز فریضہ کا کافر ہی۔

(۹) **حدیث** ایضاً زرارہ سے روایت ہی کہ فرمایا جناب امام محمد باقرعؑ نے کہ پیشاب کی چھینٹون سے لاپرواہی اور ادائے نماز مین لاپرواہی نہ کرو (یعنی لاپروائی کرکے اُسکو قضا نہ کرو) کہ جناب رسالت مآبؐ نے بوقت موت فرمایا کہ نہین ہے مجھسے وہ شخص کہ جو سبک سمجھے نماز کو اور وہ شخص حوض کوثر پر میرے پاس نہ آئیگا اور جو شخص شراب یا نشہ لانیوالی کوئی چیز پیے تو قسم خدا کی وہ بھی حوض کوثر پر میرے پاس نہ آسکے گا۔

من مؤلف یعنی جو شخص لاپروائی سے سبک سمجھکر نماز کو ادا نہ کرے اُسکا اور شرابخوار کا ایک حکم ہی۔

(۱۰) **حدیث** ایضاً ابو بصیر نے روایت کی ہی کہ فرمایا جناب امام جعفر صادقؑ نے کہ آخر وصایائے پیغمبر نماز ہی اور خوف کرو تم اس بات سے کہ لاپروائی کرو ادائے نماز مین جوان ہو یا ضعیف (یعنی لاپروائی کرکے نماز کے ادا نکرنے سے خوف کرو)

(۱۱) **حدیث** از جمال الصالحین جناب ابو عبداللہ صلوات اللہ علیہ سے کسی نے پوچھا

کہ کیا دلیل ہو کہ زانی کو کافر نہین کہہ سکتے اور تارک نماز پر لفظ کافر کا اطلاق کرتے ہین پس فرمایا امام ؑ نے کہ اسکا یہ باعث ہو کہ زانی بسبب شہوت نفسانی کے کار شیطانی کرتا ہو اور تارک نماز بلا شہوت کے سُبک جانکر اُسکو ترک کرتا ہی۔

(۱۲) حدیث ایضاً فرمایا جناب ائمہ ؑ نے کہ جو شخص ستر قرآن جلاوے اور ستر فرشتون کو قتل کرے اور ستر زنان باکرہ سے فعل شنیعہ کرے پس وہ شخص قریب تر ہی نجات مین تارک صلوۃ سے یعنی تارک صلوۃ کو اسقدر بھی اُمید اپنی نجات کی نہین ہو سکتی کہ جسقدر اُس شخص کو ہی۔

(۱۳) حدیث ایضاً فرمایا جناب رسولخدا ؐ نے کہ جہنم مین ایک صحرا ہی کہ دوزخی اُس صحرا سے ستر مرتبہ فریاد کرتے ہین اور اُس صحرا مین ایک گھر ہی آگ کا اور اُس گھر مین ایک کنوان ہی آگ کا اور اُس کنوئین مین ایک تابوت ہی آگ کا اور اُس تابوت مین ایک سانپ ہی آگ کا اور اُس سانپ کے ہزار دانت ہین اور ہر دانت ہزار گز کا ہی انس نے عرض کیا کہ یا رسولخدا صلعم یہ کسواسطے ہی فرمایا کہ واسطے پینے والے شراب کے اور واسطے ترک کرنے والے نماز کے۔

(۱۴) حدیث ایضاً فرمایا جناب ائمہ ؑ نے کہ ایک مرتبہ جناب موسیٰ کا دریاے نیل پر گذر ہوا دیکھا کہ ماہیان دریا مبتلائے بلا ہین سبب اسکا جناب باری تعالیٰ سے دریافت کیا پس حکم ہوا کہ عصا کو دریا مین مارو پس آپ نے عصا مارا مچھلیان گویا ہوئین کہ اے موسیٰ ؑ ایک بے نمازی جہاز مین سوار تھا درد دندان مین مبتلا ہوا لوگون نے اُسکا یہ علاج کیا کہ دانت اُکھاڑ کے دریا مین پھینکدیا ایک مچھلی اُسکو نگل گئی پس اُسپر اور اُسکے سبب سے سب مچھلیون پر خدائے تعالیٰ نے عذاب نازل فرمایا۔

(۱۵) حدیث ایضاً فرمایا جناب رسولخدا ؐ نے کہ جو شخص مدد کرے تارک نماز کی ایک کپڑہ یا لقمہ کے ساتھ گویا اُسنے ستر نبی کو قتل کیا اوّل اون مین سے آدم ؑ ہین

اور آخر اُن مین جناب رسولخدا ص ہین۔ اس حدیث کو جناب سرکار مرزا محمد حسن صاحب شیرازی اعلی اللہ مقامہٗ نے طریق النجاۃ مین بھی تحریر فرمایا ہی اور یہ حدیث جامع الاخبار مین بھی ہی۔

من مؤلف۔ اگر یہ خیال کرکے تارک نماز کی مدد کریگا کہ اُسکو فعل ترک نماز مین اعانت پہونچے تو وہ شخص بموجب اس حدیث کے گنہگار ہی اور ترک امداد تارک صلوٰۃ مین ایک فائدہ یہ بھی ہی کہ اگر اُسکی اعانت نہ کیجاویگی تو باعث اسکا ہوگا کہ وہ نماز کو بجالائے اور اگر تارک نماز محتاج قوت ہی تو ایسی حالت مین یہ خیال کرکے کہ یہ بندۂ خدا ہی مدد اور احسان کرنا اُسکے ساتھ ثواب سے خالی نہ ہوگا جیسا کہ باب صدقات مین تحریر ہوچکا ہی کہ خدائے تعالی فرماتا ہی کہ مَنْ اَحْیَاهَا فَكَاَنَّمَا اَحْیَا النَّاسَ جَمِیْعًا یعنی جس کسی نے زندہ کیا اُسکو (یعنے ایک نفس کو) پس گویا زندہ کیا سب آدمیون کو اس آیہ مین تارک صلوٰۃ اور غیر تارک صلوٰۃ سب شامل ہین

(۱۵) باب اٹھارھوان ثواب وفضیلت نماز واجبہ مین

(۱) **حدیث** از وسائل الشیعہ ابی بصیر سے کہ فرمایا جناب امام جعفر صادق ع نے کہ فرمایا جناب رسولخدا ص نے کہ اگر تمھارے دروازون پر نہر جاری ہووے اور اسمین غسل کرو دن مین پانچ مرتبہ پس بعد اُسکے کثافت جسم مین باقی رہیگی راوی نے کہا کہ نہین پس فرمایا حضرت نے کہ مثال نماز کی مثل نہر کے ہی جو گناہ مابین دو نمازون کے ہوئے ہون خدائے تعالی معاف فرماتا ہی

من مؤلف حدیث نمبر (۳) باب (سولھوان) بھی اسی حدیث کے مویّد ہے۔

(۲) **حدیث ایضاً** فرمایا جناب امام جعفر صادق ع نے کہ ہم اپنے لڑکون کو نماز کا حکم کرتے ہین جبکہ پانچ برس کا سن ہوتا ہی پس تم اپنے لڑکون کو حکم کرو جب مین اُنکا سات برس کا ہو۔

(۳) حدیث ایضاً فرمایا جناب امام جعفر صادق ع نے کہ جب مصلی کھڑا ہوتا ہے نماز کے لئے تو نازل ہوتی ہی اُسپر رحمت آسمان سے زمین تک اور ملائکہ اسکو گھیر لیتے ہین اور ایک فرشتہ ندا کرتا ہی کہ اگر یہ مصلی جانتا فضیلت نماز کو پس نماز کو قطع نہ کرتا۔

(۴) حدیث ایضاً فرمایا جناب امام محمد باقر ع نے کہ فرمایا جناب رسولخدا ص نے کہ کہ جسوقت بندۂ مومن نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہی اللہ تعالیٰ اُسکی طرف نظر فرماتا ہی اور توجہ فرماتا ہی یہانتک کہ وہ نماز سے فارغ ہو اور رحمت الٰہی اُسکو احاطہ کرلیتی ہی آسمان تک اور ملائکہ اُسکے اطراف رہتے ہین آسمان تک اور خدا تعالیٰ ایک فرشتہ کو موکل کرتا ہی اُسکے سر پر کہ وہ کہتا ہی کہ اے نماز پڑھنے والے اگر جانتا تو کہ کون تیری طرف نظر کرتا ہی اور کس سے تو مناجات کرتا ہی تو ہر آئینہ نماز سے تو فارغ نہ ہوتا اور اپنی جگہ سے نہ ہٹتا یعنے راضی نہ ہوتا کہ تو نماز سے فارغ ہووے۔ اس حدیث کو جناب شہید ثانی علیہ الرحمہ نے اسرار الصلوٰۃ مین بھی تحریر فرمایا ہے۔

(۵) حدیث ایضاً فرمایا جناب امام محمد باقر ع نے کہ جسوقت مصلی کھڑا ہوتا ہی اُسکو ملائکہ گھیر لیتے ہین دونون قدمون سے آسمان تک اور رحمت اُسپر نازل ہوتی ہے اور ایک فرشتہ ندا کرتا ہی کہ اگر مصلی جانتا کہ کس سے مناجات کرتا ہی نماز کو نہ چھوڑتا۔

(۶) حدیث ایضاً فرمایا جناب رسولخدا ص نے کہ نماز ستون دین کا ہی اول جس عمل پر خدائے تعالیٰ نظر کریگا وہ نماز ہی پس اگر نماز صحیح ہو گی تو دوسرے عمل کی جانب نظر فرمائیگا اور اگر نماز صحیح نہ ہو گی تو بقیہ کی جانب بھی نظر نہ کریگا۔

(۷) حدیث ایضاً فرمایا جناب امام جعفر صادق ع نے کہ جس چیز کا اول حساب کیا جاویگا وہ نماز ہی پس اگر نماز قبول ہوئی تو تمام اعمال قبول ہونگے اور اگر نماز قبول نہ ہوگی تو تمام اعمال قبول نہ ہونگے۔

(۸) ایضاً فرمایا جناب امام جعفر صادق ع نے کہ جسوقت نماز فریضہ پڑھے پس پڑھ تو

نماز کو اُسکے وقت پر (یعنی وقت فضیلت پر) اسطرح سے کہ اُسکو وداع کرتا ہی کہ خوف ہووے
کہ شاید پھر نوبت پڑھنے کی نہ آوے (یعنے شاید فوت ہو جاوے) اور نماز مین نظر کر تو موضع
سجود کی طرف پس اگر جانے تو کہ کوئی شخص سیدھے یا بائین جانب ہی تو نماز کو اچھی طرح ادا کریگا
پس سامنے اُسکے کھڑا ہی کہ وہ تجکو دیکھتا ہی اور تو اُسکو نہین دیکھتا۔

(۹) حدیث ایضاً فرمایا جناب امام جعفر صادق ع نے کہ جسوقت بندہ نماز کو ادا
کرتا ہی اور نماز کو جلد جلد ادا کرتا ہی اللہ تعالی فرماتا ہی کہ اے ملائکہ نہین دیکھتے اس بندہ
کی طرف گویا یہ خیال کرتا ہی کہ اسکی حاجتین کسی دوسرے کے ہاتھ مین ہین آیا نہین جانتا
کہ اسکی حاجتین روا کرنا میرے ہاتھ مین ہین۔

(۱۰) حدیث ایضاً زرارہ نے روایت کی ہی کہ فرمایا جناب امام محمد باقر ع نے کہ
جناب رسالت مآب صلعم مسجد مین تشریف رکھتے تھے ایک شخص آیا اور نماز پڑھنے لگا اور رکوع
و سجود کو بجا نہین لاتا تھا (یعنے جلد جلد بجالاتا تھا) فرمایا حضرت نے کہ یہ مثل اُس جانور
کوّہ کے ہی کہ جو ٹھونگین مارتا ہی اگر یہ اسیطرح نماز پڑھیگا اور مرجاویگا تو میرے دین پر نہ مریگا

(۱۱) حدیث ایضاً فرمایا جناب امیر ع نے کہ ایک شخص کو دیکھا کہ وہ نماز جلد جلد پڑھتا تھا
پوچھا حضرت نے کہ اسطرح کتنی مدت سے پڑھتا ہی اُسنے ایک مدت بیان کی فرمایا حضرت نے
کہ مثال تیری مثال کوّہ کی ہی نزدیک خدا کے اگر مرجاوے تو ہرآئینہ دین پیغمبر پر نہ مریگا
پس فرمایا حضرت نے کہ اسرق النّاس وہ شخص ہی کہ جو نماز سے چوراوے (یعنے رکوع
اور سجود کو پورے طور پر ادا نہ کرے اور جلد جلد پڑھے۔

(۱۲) حدیث ایضاً ابی ذر سے مروی ہی کہ فرمایا جناب رسالت مآب صلعم نے کہ
دو رکعت نماز بتوجّہ قلب بہتر ہی تمام شب کی عبادت سے کہ جو بتوجّہ قلب نہ ہووے۔

(۱۳) حدیث ایضاً جمیل بن درّاج سے روایت کی ہی کہ مین نے جناب امام
جعفر صادق ع سے عرض کیا کہ ابلیس کس سبب سے مستوجب ہوا اس امر کا کہ جو کچھ اُسکو

اللہ تعالیٰ نے عطا کیا تھا فرمایا حضرت نے کہ بسبب ایک امر کے کہ جو اُس سے ظہور مین آیا مین نے عرض کیا کہ وہ کیا ہی فرمایا کہ دو رکعتین اسنے چار ہزار برس مین ادا کی نہین۔

(۱۴) حدیث ایضاً معویۃ ابن وہب نے روایت کی ہی کہ مین نے جناب امام جعفر صادق ع سے پوچھا کہ افضل ومحبوب ترین اعمال کہ جس سے بندہ تقرب اپنے پروردگار سے حاصل کرے وہ کیا ہی فرمایا کہ بعد معرفت خدا کے افضل نماز سے کوئی شئے نہین ہی آیا نہین دیکھتا تو کہ عبد صالح عیسیٰ بن مریم نے کہا کہ خدا تعالیٰ نے اپنی خوشنودی ظاہر کی اور حکم فرمایا نماز وزکوۃ کا جب تک کہ زندہ رہون۔

(۱۵) حدیث ایضاً زید شحام نے روایت کی ہی کہ مین نے سُنا جناب امام جعفر صادق ع سے کہ فرمایا حضرت نے بہترین اعمال ومحبوب تر اعمال نزدیک خدائے عزوجل کے نماز ہی اور یہ آخر وصایائے انبیا ہی پس جبکہ غسل یا وضو اچھا کرے یعنے باشرائط کرے (یعنے تمام کرے) بعد اسکے ایسے مقام پر جاوے جہان اُسکو کوئی ندیکھے اور وہ حالت رکوع وسجود مین ہی پس خدائے تعالیٰ اُسکو نظر رحمت سے دیکھتا ہی اور بندہ جسوقت کہ سجدہ کرے اور طول دیوے سجدہ مین تو ابلیس پکارتا ہی کہ افسوس ان لوگون نے اطاعت کی اور مین نے معصیت کی اور ان لوگون نے سجدہ کیا اور مین نے اُس سے انکار کیا۔

من مؤلف اس حدیث مین آخر وصایائے انبیا ہونا دلالت کرتا ہی اُسکی کمال تاکید اور مبالغہ پر کیونکہ آخر وقت وصیت بوقت موت ہوتی ہی کہ جس مین نہایت اہتمام مقصود ہوتا ہے۔

(۱۶) حدیث ایضاً ابی بصیر سے ہی کہ فرمایا جناب امام جعفر صادق ع نے کہ نماز واجب پڑھنا بہتر ہی بیس حج سے اور ایک حج بہتر ہی اس سے کہ ایک گھر کہ جو مملو ہو طلا سے اور وہ سب راہ خدا مین صرف کر دیا جاوے۔

(۱۷) حدیث ایضاً فرمایا جناب امام جعفر صادق ع نے کہ ایک مرد پیر کو بروز قیامت

حاضر کرینگے پس نامۂ عمل اُسکا اُسکو دیا جاویگا اور وہ اپنے اعمال مین سوائے بُرائی کے اور کچھ
نہ دیکھیگا پس نظر کریگا اپنے اعمال کی طرف اور عرض کریگا درگاہ باریتعالی مین کہ آیا مجکو
بھیجتا ہی جہنم مین پس فرمائیگا اللہ تعالی کہ اے مرد پیر مین حیا کرتا ہون کہ تجھپر عذاب
کرون کہ تو نماز پڑھتا تھا اس میرے بندہ کو جنت مین لیجاؤ۔

(۱۸) حدیث ایضاً فرمایا جناب امام جعفر صادق ع نے کہ ایک حج افضل ہے دنیا
ومافیہا سے اور ایک نماز افضل ہی ہزار حج سے۔

(۱۹) حدیث از بحار الانوار بحوالۂ کتاب مجالس جناب صدوق علیہ الرحمہ
ابن عباس سے باسناد کہ کہا اُنھون نے کہ جناب پیغمبر خدا ص نے فرمایا کہ ایک فرشتہ ہی
کہ اُسکا نام سخائیل ہی بوقت ہر نماز کے وہ برات آتش جہنم سے نماز پڑھنے والون کے لئے
خدائے تعالی سے حاصل کرتا ہی پس جبکہ نماز صبح کے لئے وضو کرین اور نماز ادا کرین
تو اللہ تعالی سے برات حاصل کرتا ہی جسپر یہ لکھا ہوتا ہی کہ مین خدائے باقی ہون اے بندہ
وکنیز میرے حفظ وحمایت مین ہو۔ قسم ہی مجکو اپنے عزت وجلال کی کہ مین خوار و ذلیل
نہ کرونگا اور تمھارے سب گناہ بخشے گئے ظہر تک۔ پس جبکہ وقت ظہر کا ہوتا ہے اور
مؤمنین وضو کرکے نماز پڑھتے ہین تو اللہ تعالی سے دوسری برات حاصل کرتا ہی کہ جسمین
یہ مضمون ہوتا ہی کہ مین خدائے قادر ہون اے بندہ اور کنیز میرے بدلدیا مین نے
تمھارے گناہون کو حسنات کے سات اور مین نے بخشا تمھارے گناہون کو پس جبکہ
وقت عصر کا ہوتا ہی اور مؤمنین وضو کرکے نماز عصر پڑھتے ہین تو تیسری برات حاصل
کرتا ہی اللہ تعالی سے اسمین مضمون یہ ہوتا ہی کہ مین اللہ جلیل ہون بزرگ ہی ذکر میرا
اور بزرگ ہی سلطنت میری اے بندہ اور کنیز میری حرام کیا تمھارے اجسام کو آتش
جہنم پر اور ساکن کیا مین نے تمکو ساکن ابرار مین اور دفع کیا مین نے تم سے اشرار کی
شر کو پس جبکہ وقت نماز مغرب کا ہوتا ہی اور وضو کرکے نماز مغرب بجالاتے ہین تو چوتھی

برات حاصل کرتا ہی اور مضمون اُسکا یہ ہوتا ہی کہ مین خدائے جبار کبیر متعال ہون اے
بندہ و کنیز میرے فرشتہ میرے تم سے خوش ہوئے اب مجکو لازم ہی کہ تمکو خوش کرون
اور قیامت کے دن تمھاری آرزؤن کو برلاؤن پھر جب وقت عشا کا ہوتا ہے تو
پانچوین برات خدائے تعالیٰ سے حاصل کرتا ہی اُسمین یہ مضمون ہوتا ہی کہ مین خدائے
بے مثل ہون اے بندہ میرے تم اپنے گھرون مین طہارت کرکے میرے گھرون مین
حاضر ہوئے اور تمنے میرے حق کو پہچانا اور میرے واجبات کو جانا اور ادا کیا پھر فرماتا ہی
کہ اے سخائیل اور اے فرشتون میرے تم سب گواہ رہنا کہ مین ان بندون سے راضی ہوا
پس سخائیل ہر شب کو بعد نماز عشا کے باآواز بلند تین بار ندا کرتا ہی کہ اے گروہ ملائکہ بہ تحقیق
کہ پروردگار نے گناہ نمازیون کے بخشدئے یہ آواز سنکر تمام فرشتہ ساتون آسمانون کے
نمازیون کے لئے استغفار کرتے ہین اور اُنکے واسطے دعا کرتے ہین کہ یہ ہمیشہ نماز ادا کیا کرین
پس فرمایا حضرت نے کہ جو شخص نماز شب کی ادا کرنیکا ارادہ کرے اور نماز شب کے لئے
اُٹھے اور وضو کامل کرے اور درود بھیجی محمد و آل محمد پر بہ نیت صادق و بہ خضوع و خشوع
و چشم گریان پس نو صفین ملائکہ کی اُسکے پیچھے نماز پڑھتی ہین کہ ہر صف مین اسقدر ملائکہ
ہوتے ہین کہ شمار اُنکا سوائے خدا کے اور کوئی نہین جانتا اور وہ شخص جب نماز سے
فارغ ہوگا واسطے اُسکے لکھے جائینگے درجات بعدد ملائکہ کے جبوقت یہ حدیث ربیع
بن بدار نے بیان کی تو منصور نے اپنے نفس سے خطاب کیا کہ اسقدر ثواب عظیم اور اسقدر
کرامت سے کہ جو نماز شب مین ہی تو غافل ہی۔

(۲۰) حدیث ایضاً فرمایا جناب امام محمد باقر ؑ نے کہ جناب موسیٰ ؑ نے اللہ تعالیٰ سے
عرض کیا کہ اُس شخص کو کیا جزا اور ثواب ہی کہ جو خاص اوقات فضیلت پر نماز کو پڑھے
فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ اُسکے سوال کو عطا کرونگا اور بہشت اُسکے لئے مباح کرونگا۔

(۲۱) حدیث ایضاً فرمایا جناب امام محمد باقر ؑ نے کہ ثقفی نے بخدمت

جناب رسالت مآب ؐ حاضر ہو کر عرض کیا کہ کیا ثواب ہی ہر نماز کا فرمایا حضرت نے کہ جسوقت تو کھڑا ہو نماز کے لئے اور توجہ کرے اور سورۂ فاتحہ پڑھے اور دوسرا سورہ پڑھے بعد اسکے رکوع و سجود تمام کرکے تشہد و سلام کرے بخشیگا خدائے تعالیٰ تیرے اُن گناہون کو کہ جو مابین دو نمازون کے ہوے ہون پس یہ ثواب ہی تیرے لئے نماز کا۔

(۲۲) حدیث ایضاً فرمایا جناب امام جعفر صادق ؑ نے کہ ایک بندہ بروز قیامت حاضر ہوگا کہ اُسکے لئے کوئی حسنہ نہ ہوگا کہا جاویگا کہ یاد کر تیرا کوئی حسنہ ہی پس یاد کریگا اور کہیگا کہ کوئی حسنہ نہین ہی مگر یہ کہ فلان بندہ مؤمن تیرا میرے پاس آیا مین نے اُس سے پانی طلب کیا اُسنے دیا مین نے وضو کرکے تیری نماز پڑھی حق تعالیٰ فرمائیگا کہ مین نے بخشدیا تجکو پس بہشت مین داخل کرو اسکو۔

(۲۳) حدیث ایضاً فرمایا جناب میرؑ نے کہ اگر نماز پڑھنے والا جانے کہ رحمت خدائے کسقدر اُسکا احاطہ کیا ہی تو اُسکو سجدہ سے سر اُٹھانا اچھا معلوم نہ ہوگا۔

(۲۴) حدیث ایضاً فرمایا جناب میرؑ نے کہ جو شخص نماز کو بمعرفت ادا کرے وہ شخص بخشا جاویگا۔

(۲۵) حدیث فرمایا جناب میرؑ نے کہ جو شخص نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو ابلیس آکر اُسکی جانب دیکھتا ہی اور حسد کرتا ہی اس بات سے کہ رحمت خدا اُسکو کسقدر گھیرے ہوے ہی۔

(۲۶) حدیث از عیون اخبار الرضا فرمایا جناب رسولخدا ؐ نے کہ جو شخص نماز فریضہ کو ادا کرے خدائے تعالیٰ اُسکی دعا کو مستجاب فرماتا ہی (بشرطیکہ وقت فضیلت پر ادا ہو منہ مؤلف احادیث سے ثابت ہی کہ جو نماز عمداً بلا عذر شرعی کے وقت فضیلت کو ضایع کرکے آخر وقت پر ادا کیجائے وہ قبول نہین ہوتی ملاحظہ ہو حدیث نمبر ۱۴ باب بیس ۲۰ و حدیث نمبر ۲۲ باب بائیس ۲۲ اور ایسے شخص کی دعا کو بھی باری تعالیٰ قبول

نہین فرماتا ملاحظہ ہو حدیث نمبر (۲۲) مندرجہ نمبر ۱۵ باب بائیس۔

(۲۷) حدیث از بحار الانوار فرمایا جناب امام جعفر صادق ع نے کہ آگاہ ہو قسم بخدا کہ تم دین خدا پر ہو پس کوشش کرو نماز مین اور عبادت کرو ورع کے ساتھ تاکہ ہم تمھاری شفاعت کرسکین۔

(۲۸) حدیث ایضاً روایت کی ہے ابی عثمان نے کہ ہم سلمان فارسی رض کے ساتھ ایک درخت کے نیچے تھے پس سلمان رض نے ایک شاخ درخت کو تکان دی اُس سے پتہ گرے اور کہا کہ تم لوگ مجھ سے نہین پوچھتے کہ مین نے کیا کیا پس ہمنے عرض کیا کہ مطلع کیجئے پس کہا سلمان رض نے کہ مین جناب پیغمبر خدا ص کے ساتھ ایک درخت کے سایہ مین بیٹھا تھا پس حضرت نے شاخ درخت کو حرکت دی پس پتہ اُسکے گرے پس فرمایا کہ کیون نہین پوچھتے مجھ سے کہ مین نے کیا کیا مین نے عرض کیا فرمایئے پس فرمایا حضرت نے کہ جب بندہ مسلم نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو گناہ اُس سے گرتے ہین کہ جس طرح پتہ اس درخت سے گرے۔

(۲۹) حدیث ایضاً فرمایا جناب امام جعفر صادق ع نے کہ فرمایا جناب رسولخدا ص نے کہ جب وقت نماز کا آتا ہے ایک فرشتہ ندا کرتا ہے کہ ایہا الناس کھڑے ہو نماز کے لئے پس بجھاؤ اُس آتش کو کہ جو تمنے اپنے پشت پر روشن کی ہے۔

من مؤلف آتش کنایہ ہے گناہ سے یعنے نماز ادا کرو تاکہ جو بار گناہ کا تمھاری پشت پر ہے اُس سے تمکو نجات ہو۔

(۳۰) حدیث ایضاً فرمایا جناب امیر ع نے کہ جبکہ انسان نماز مین مشغول ہوتا ہے تو تمام جسم اُسکا اور کپڑہ اُسکے اور ہر شئے کہ جو اُسکے اطراف مین ہے تسبیح کرتی ہے۔

(۳۱) از من لا یحضرہ الفقیہ۔ فرمایا جناب رسالت مآب ص نے

کہ نماز واجبہ میزان ہی پس جس شخص نے کہ پورا ادا کیا اسکو یعنے طول اسکے رکوع کا مثل سجود کے اور طول دونون سجدون مین برابر ہووے اور رکعت دویم بھی مثل اول رکعت کے ہووے پس جو شخص نماز کو اس طرح سے ادا کرے تو پورا ثواب نماز کا اُسکو ملیگا۔

(۳۲) حدیث ایضاً فرمایا جناب امام جعفر صادق ع نے کہ طاعت خدا کی خدمت خدا کی ہی زمین پر اور کوئی شئے طاعت سے نماز کے مقابل مین نہین ہی۔

(۳۳) حدیث ایضاً فرمایا جناب امام جعفر صادق ع نے کہ وہ چیز کہ جو بندہ کو خدا تعالی سے قریب تر کر دیتی ہی وہ بندہ کا سجدہ کرنا ہی فرمایا اللہ تعالی نے وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ یعنے سجدہ کر تو اور تقرب حاصل کر۔

(۳۴) حدیث ایضاً فرمایا جناب امام محمد باقر ع نے کہ ہمارے شیعون سے کوئی ایسا نہین ہی کہ جو نماز کے لئے کھڑا ہو مگر یہ کہ گھیر لیتے ہین اُسکو ملائکہ بعدد ہر اشیاء کے کہ جو نماز پڑھنے والے کے پشت کی جانب ہو اور وہ سب فرشتہ اُسکے پیچھے نماز پڑھتے ہین اور دعا کرتے ہین واسطے اُسکے تا فراغ نماز۔

(۳۵) حدیث ایضاً فرمایا جناب امام رضا ع نے کہ نماز ہر پرہیزگار کے لئے اللہ تعالی سے قریب کرنیوالی ہی۔

(۳۶) حدیث ایضاً فرمایا جناب امام جعفر صادق ع نے کہ جس شخص کی ایک نماز بھی قبول ہوگی تو خدائے تعالی اُسپر عذاب نہ کریگا اور جسکا ایک حسنہ قبول ہوگیا تو بھی عذاب نہ کریگا۔

(۳۷) حدیث از وسائل الشیعہ حدیث ابو بصیر نے جناب امام جعفر صادق ع سے روایت کی ہی کہ فرمایا حضرت نے کہ ایک فرشتہ نماز کے لئے موکل ہی کہ اُسکا سوائے اسکے کوئی کام نہین ہی کہ جب مصلی نماز سے فارغ ہو تو وہ اُسکی نماز کو آسمان پر لیجاتا ہی

پس اگر وہ نماز قبول نہین ہی تو حکم ہوتا ہی کہ اسکو میرے بندہ پر واپس کرو پس وہ فرشتہ نماز کو واپس لاکر اُسکے مونہہ پر مارتا ہی۔

من مؤلف جو نماز اُن شرائط کے ساتھ کہ جو شرائط تکمیل اور قبولیت نماز کے ہین ادا نہ کیجائے وہ نماز قبول نہ ہوگی پس اگر تمام عمر مین ایک نماز بھی قبول نہ ہوئی تو اس سے زیادہ سخت تر کوئی بات نہین ہی اور یہ کہدینا کہ نماز تو ہمنے ادا کردی اب قبول کرنا کرنا خدا کے اختیار ہی ٹھیک نہین ہی اس سبب سے کہ جب تک انسان نماز کو شرائط قبولیت وتکمیل نماز کے ساتھ ادا نکریگا اُسوقت تک بار عدم قبولیت وتکمیل نماز سے سبکدوش نہین ہوسکتا مثلاً کوئی شخص نماز کو اُن شرائط مین سے کسی شرط کے ساتھ کہ جو باعث بطلان نماز کے ہین ادا کرے اور اسپر یہ کہے کہ اب خدا کو اختیار ہی کہ وہ ادا سمجھے یا نہ سمجھے تو ایسا شخص مواخذہ نماز سے بری الذمہ نہ ہوگا اُس سبب سے کہ جب جناب ائمہ علیہم السلام نے شرائط صحت اور بطلان نماز کے تبلادیے ہین تو کیون اُسنے اُس شرط کے ساتھ کہ جو باطل ہونے نماز کے تھے ادا کیا اور کیون شرط صحت نماز کو بجا نہ لایا اسیطرح جب ائمہ علیہم السلام نے شرائط قبولیت وتکمیل نماز کے تبلادئے ہین تو کیون شرائط قبولیت وتکمیل کے ساتھ نماز کو ادا نہین کیا اور جب ایسا کیا تو ایسی نماز قبول نہ ہوگی پس اگر عمداً اُسنے شرایط قبولیت نماز وتکمیل نماز کے ترک کیے تو وہ شخص بار عدم قبولیت نماز سے سبکدوش نہ ہوگا پس چاہیئے کہ جس طرح شرایط صحت نماز کے ساتھ نماز کو ادا کیا جاتا ہی اسیطرح شرائط تکمیل وقبولیت نماز کے ساتھ ادا کرنا چاہیئے اور شرائط قبولیت وتکمیل نماز مین سے اول نماز کو وقت فضیلت پر ادا کرنا دویم نماز کو نوافل کے ساتھ بجالانا ہی۔

(۳۸) **حدیث** ایضاً ابو بصیر سے روایت ہی کہ مین ام حمیدہ کے پاس تعزیت امام جعفر صادق ؑ کے لئے گیا پس وہ رونے لگین بعد اسکے ام حمیدہ نے کہا کہ مین نے بوقت موت جناب امام جعفر صادق ؑ کو دیکھا کہ آنکھین حضرت نے کھولدین اور فرمایا کہ

تمام میری اولاد و قرابت دارون کو جمع کرو پس مین نے سبکو جمع کیا پس حضرت نے اُن کی طرف دیکھا اور یہ فرمایا کہ شفاعت ہماری نہ ہوگی اُس شخص کے لئے کہ جو ادائے نماز مین لاپرواہی کرے۔(یعنی لاپروائی سے نماز کو ادا نہ کرے)۔

(۳۹) حدیث ایضاً زرارہ نے روایت کی ہی کہ امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ جس شخص کی ایک نماز قبول ہوگی تو اُسکی کُل نمازین قبول ہوجائینگی اگرچہ اُنمین کسی طرحکا فساد اور نقص ہو اور اگر تمام نمازین اُسکی ناقص ہون تو کوئی عمل اُسکا مقبول نہ ہوگا۔

(۴۰) حدیث ایضاً ابو بصیر نے روایت کی ہی کہ فرمایا امام جعفر صادقؑ نے کہ آخر وصایائے پیغمبرؐ نماز ہی اور خوف کرو تم اس بات سے کہ بے پرواہی کرو ادائے نماز مین جوان ہو یا ضعیف اور فرمایا کہ سخت ہی وہ شخص کہ جو نماز سے سرقہ کرے (یعنی پوری نماز نہ پڑھے) پس جسوقت کھڑا ہووے تم مین سے نماز کے لئے پس چاہیے کہ سیدھا کھڑا ہو اور جسوقت رکوع کرے تو تمام اور پورا باشرائط رکوع کرے اور جسوقت سر رکوع سے اُٹھاوے تو سیدھا کھڑا ہووے اور جسوقت سجدہ مین جاوے تو سجدہ پورا اور تمام باشرائط کرے اور جب سجدہ سے سر اُٹھاوے تو درست بیٹھے اور جب پھر سجدہ مین جاوے تو وہ سجدہ بھی مثل سجدۂ اول کے کرے اور جب پھر سجدہ سے سر اُٹھاوے پس نہ بیٹھے حتےٰ کہ تمام اعضا ساکن ہون۔

(۴۱) از جمال الصالحین فرمایا جناب امام جعفر صادقؑ نے کہ ایک نماز فرض بہتر ہی بیس حج سے اور ایک حج بہتر ہی اُس گھر سے جو کہ طلا سے پُر ہو اور کُل سونا اُسکا راہ خدا مین تصدق کیا جاوے (یعنے ثواب نماز کا اس سے زیادہ ہی)۔

(۴۲) حدیث ایضاً فرمایا جناب امیرؑ نے کہ مین نے جناب رسولخداؐ سے سُنا کہ وہ آیت قرآن کی کہ جسکے سبب سے زیادہ امید ہو آیہ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ ہی اور فرمایا کہ اے علی قسم ہی اُس شخص کی کہ جسنے مجکو خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا کر کے

بھیجا ہی کہ جسوقت تم مین سے کوئی واسطے وضو کے اُٹھتا ہی اور وضو کرتا ہی تو اُسکے
اعضا سے گناہ گر جاتے ہین اور جسوقت دل سے خدا کی طرف متوجہ ہوتا ہی تو کوئی
گناہ اُسپر باقی نہین رہتا اور ایسا ہو جاتا ہی کہ جیسے شکم مادر سے پیدا ہوا اور جسوقت دو نمازون
کے درمیان مین کوئی گناہ کرتا ہی تو معاف ہو جاتا ہی اور پھر باواز بلند فرمایا کہ نماز پنجگانہ
میری امت کے لئے مثل نہر کے ہی کہ کسی کے دروازہ پر جاری ہو اور اُس نہر مین
پانچ وقت دن اور رات مین غسل کرے اور میل باقی نہ رہے ایسی ہی واللہ نماز پنجگانہ بھی
میری امت کے واسطے ہی کہ جو کوئی پانچون وقت نماز پڑھے تو اُسپر کوئی گناہ باقی نہین رہتا
(۴۳) حدیث ایضاً فرمایا جناب امام جعفر صادق ع نے کہ نماز مومن کی رات کو
لیجاتی ہی اُن گناہون کو کہ جو دن کو کئے ہون۔

(۴۴) حدیث ایضاً کہ ابو اللیث انصاری ایک روز خرما فروخت کر رہا تھا ایک
عورت صاحب جمال خرما خریدنے کو آئی ابو اللیث نے کہا کہ اچھے خرما میرے گھر مین ہین
میرے ہمراہ گھر مین چل اُن مین سے مین تجکو دونگا جسوقت وہ عورت گھر مین
پہونچی تو ابو اللیث نے اُسکو بغل مین لیکر بوسہ لیا اُس عورت نے کہا کہ خدا سے
خوف کر ابو اللیث بہت نادم ہوا اور حضرت رسولخدا ص کی خدمت مین حاضر ہوا
اور عرض کیا کہ کیا فرماتے ہین آپ اُس شخص کے حق مین کہ جو شخص زن بیگانہ کو اپنے
گھر مین لیجا کر اُسکو اپنی بغل مین لیکر اُسکا بوسہ لیوے جناب رسولخدا ص نے کچھ جواب
ندیا دوسری نماز کے وقت تک منتظر وحی کے رہے جب حضرت نے دوسری نماز ادا کی
پس جبرئیل یہ آیت لائے اِنَّ الْحَسَنَاتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّئَاتِ یعنے تحقیق نیکیان
لیجاتی ہین برائیون کو حضرت نے فرمایا کہ ابو اللیث تو نماز عصر ہمارے ساتھ پڑھا اور
اور فرمایا کہ یہ نماز کفارہ ہی اُس گناہ کا لوگون نے عرض کیا کہ یا حضرت صلعم یہ حکم کیا اسی
کے واسطے ہی فرمایا کہ نہین یہ حکم سب کے واسطے ہی۔

(۴۵) حدیث ایضاً فرمایا جناب رسولخدا صؐ نے کہ ایک نماز سے دوسری نماز تک کفارہ گناہونکا ہوتاہی جب تک کہ گناہان کبیرہ سے پرہیز کرے۔

(۴۶) حدیث ایضاً فرمایا ائمہ عؑ نے کہ جسوقت مومن نماز مین مشغول ہوتاہی تو خدائے تعالیٰ اُسکی جانب متوجہ ہوتاہی اور اطراف آسمان اور اطراف زمین سے (یعنی ہر طرف سے) اُسپر رحمت خدا نازل ہوتی ہی۔

(۴۷) حدیث ایضاً سلمان فارسی رضؓ کہتے ہین کہ فرمایا جناب رسولخدا صؐ نے کہ جب انسان نماز کا قصد کرتاہی تو تمام گناہ اُسکے سر پر ہوتے ہین اور جب وہ سجدہ کرتاہی تو وہ گناہ گرنے شروع ہوتے ہین اور جب وہ نماز سے فارغ ہوتاہے تو جمیع گناہون سے پاک ہوجاتاہی۔

(۴۸) حدیث ایضاً ایک نماز واجب بہتر ہی ہزار حج سے اور ہر حج بہتر ہے ہزار مکانات سے کہ جو طلا و نقرہ سے بھرے ہون اور وہ سب راہِ خدا مین تصدّق کئے جاوین۔

(۴۹) حدیث ایضاً فرمایا جناب رسولخدا صؐ نے کہ جو شخص نماز پنجگانہ پڑھیگا اور سات گناہان کبیرہ سے بچیگا تو قیامت کے روز اُس سے کہا جائیگا کہ جنت مین جس دروازہ سے چاہے داخل ہو ایک شخص نے اس حدیث کے بیان کرنے والے سے پوچھا کہ تونے اُن حضرت سے وہ سات گناہ بھی سُنے ہین کہ وہ کون کون ہین اُسنے کہا کہ ہان اول خدائے تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک جاننا دوئیم حقوق والدین سوئیم شوہر دار عورت پر تہمت لگانا چہارم ناحق کسیکا خون بہانا پنجم لشکر اسلام سے بھاگ آنا ششم یتیم کا مال کھانا ہفتم زنا کرنا۔

(۵۰) حدیث ایضاً کہ ایک شخص نے اپنے فقر و عُسرت کی جناب رسولخدا صؐ سے شکایت کی پس آنحضرتؐ نے فرمایا کہ شاید تو نماز نہین پڑھتا کہ فقر

وعسرت نے تجکو گھیر لیا ہی اُسنے کہا کہ بخدا نماز مین نے کبھی ترک نہین کی فرمایا کہ شاید
تیرے اہل وعیال مین سے کوئی نہ پڑھتا ہوگا کہ اُسکے سبب سے یہ نحوست آئی ہی
اُسنے کہا کہ بخدا میرے گھر مین کوئی ایسا نہین ہی جو نماز نہ پڑھتا ہو حضرت نے فرمایا کہ شاید
تیرے ہمسایہ مین کوئی بے نمازی ہوگا اُسنے عرض کیا ہان یہ امر بیشک ہی پس آنحضرت
نے فرمایا کہ تو کہین چلا جا پس وہ شخص بحکم جناب رسالت مآب کے وہان سے اُٹھ گیا
پس بفضل ذوالجلال آسودہ حال ہوگا۔

(۵۱) حدیث ایضاً فرمایا جناب ائمہؑ نے کہ جو مؤمن نماز فریضہ کو بجالاوے
اور بعد اسکے جو دعا طلب کرے مستجاب ہوتی ہی۔

(۵۲) حدیث ایضاً فرمایا جناب ائمہؑ نے کہ نماز کو باشرائط وارکان پڑھے
تو فرشتہ اُس نماز کو روشن ونورانی آسمان پر لیجاتا ہی اور نماز اُسکے حق مین دعا کرتی ہی
اور کہتی ہی کہ جیسی تو نے میری حفاظت کی خدائے تعالیٰ تیری محافظت کرے اور اگر نماز کو
باشرائط وارکان نہ پڑھے تو وہ نماز سیاہ وتاریک ہو کر واپس ہوتی ہی اور کہتی ہے کہ جیسا
مجکو ضایع کیا خدائے تعالیٰ تجکو ضایع کرے۔

من مؤلف اسپر اکثر کا تجربہ ہوا ہی کہ جو لوگ نماز کو عین وقت فضیلت پر باشرایط
وارکان ادا کرتے ہین کبھی فقر وذلت وپریشانی مین مبتلا نہین ہوتے۔

(۵۳) از بحار الانوار فرمایا جناب رسولخداصؐ نے کہ جو بندہ مؤمن واسطے نماز پڑھنے
کے مصلے کی جانب متوجہ ہوتا ہی تو خدائے تعالیٰ ملائکہ سے فرماتا ہی کہ اے ملائکہ دیکھو تم میرے
بندہ کو کہ تمام کام دنیا کے چھوڑ کر بامید میری رحمت اور شفقت کے میری طرف متوجہ
ہوا پس گواہ رہو تم کہ مین نے اسپر رحمت اور کرامت اپنی مخصوص کی اور جسوقت اَللّٰہُ اَکْبَرُ
کہتا ہے تو خدائے تعالیٰ فرماتا ہی کہ اے ملائکہ دیکھو کہ یہ بندہ مجکو بزرگ تر اور منزّہ جانتا ہی
گواہ رہو تم کہ مین بھی اسکو بزرگ کرونگا اور اسکو پاک کرونگا اور جسوقت الحمد اور دوسرا

سورہ پڑھتا ہی تو خدائے تعالیٰ فرماتا ہی کہ ای ملائکہ دیکھو کہ یہ میرا کلام پڑھتا ہی گواہ رہو تم
کہ قیامت کے دن اسکو بیحساب داخل بہشت کرونگا اور بعد ہر حرف سورہ کے کہ جو
پڑھا ہو ایک درجہ طلا اور ایک درجہ نقرہ اور ایک درجہ موتی اور ایک زبرجد سبز اور ایک
درجہ یاقوت سرخ اور ایک درجہ یاقوت زرد اور ایک درجہ نور کا اپنے نور مین سے
خدائے تعالیٰ اُسکو عطا فرماتا ہی اور جسوقت بندہ رکوع کرتا ہی تو خدائے تعالیٰ ملائکہ سے
فرماتا ہی کہ اے ملائکہ دیکھو کہ یہ کیسی تواضع کرتا ہو اور کہتا ہی کہ حقیر و ذلیل ہون مین اور حق
عظمت تیرا مجھپر ظاہر ہوا گواہ رہو کہ بزرگ کرونگا مین اسکو اپنے دار کبریائی و جلالت مین
اور جبکہ سر رکوع سے اُٹھاتا ہی تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہی کہ اے ملائکہ آیا نہین دیکھتے کہ یہ بندہ
کہتا ہی کہ مین نے تیری عزت اور عظمت کے سامنے تواضع کی اور تیری درگاہ مین واسطے
بندگی و طاعت کے حقارت و ذلت کے ساتھ سیدھا ہوا پس گواہ رہو تم کہ اسکی عاقبت
کو اچھا کرونگا اور بہشت مین اسکو داخل کرونگا اور جسوقت سجدہ کرتا ہی تو خدا تعالےٰ
فرماتا ہی اپنے ملائکہ سے کہ آیا دیکھتے ہو کہ کیسی تواضع کرتا ہو اور کہتا ہی کہ اگرچہ مین بزرگ ہون
دنیا مین لیکن تیرے نزدیک ذلیل ہون اور تیری درگاہ مین واسطے بندگی و طاعت کے
حقارت و ذلت کے ساتھ سیدھا ہوا پس اس بندہ کو مین نے عزیز سمجھا اور اپنی رحمت
کے ساتھ خصوصیت دی اور جسوقت دوسرا سجدہ کرتا ہو تو خدائے تعالیٰ فرماتا ہو کہ دیکھو اے
ملائکہ اس بندہ نے پھر میرے سامنے تواضع کی گواہ رہو تم اسپر مین نے رحمت نازل کی
اور جسوقت واسطے دوسری رکعت کے اُٹھتا ہی تو خدائے تعالیٰ فرماتا ہی کہ اے ملائکہ گواہ
رہو تم کہ اُسکو مین نے ذلت کو اُٹھا لیا اور عزت کے ساتھ بلند کرونگا حدیث مین ہی
کہ جسقدر رکعتین بندہ ادا کرتا ہی ہر رکعت مین خدائے تعالیٰ اسیطرح فرماتا ہی اور جسوقت
تشہد اول و ثانی کے لئے بیٹھتا ہی تو اللہ تعالیٰ ملائکہ سے فرماتا ہی کہ میری خدمت و عبادت
کو تمام کیا اور بیٹھا ہی میری ثنا کے لئے اور درود بھیجتا ہی میرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ

پس مین ملکوت سموات وارض مین البتہ اسکی ثنا کرونگا اور روح پر رحمت بھیجونگا پس جبکہ درود بھیجتا ہی نماز مین اوپر آل محمد کے پس اللہ تعالی فرماتا ہی کہ اے بندہ مین بھی درود بھیجونگا تجھپر جیساکہ تونے درود بھیجا محمدؐ وآل محمدؐ پر اور اُنکی شفاعت کو تیرے حق مین قبول کرونگا اور جسوقت نماز کا سلام کہتا ہی تو خدائے تعالی اوسپر سلام کرتا ہی اور ملائکہ بھی اُسپر سلام کرتے ہین۔

(۵۴) **حدیث** فرمایا جناب ائمہؑ نے کہ سلام بعد ہر نماز کے امان ہی یعنے جوکوئی فرمان خدا وسنت پیغمبر صلعم کو بخضوع وخشوع بجالایا امان ہے اُسکو بلائے دنیا وعذاب آخرت سے۔

(۵۵) **حدیث** از اسرار الصلوۃ فرمایا جناب رسولخداؐ نے کہ نماز میزان ہے۔ جسنے نماز کو پورا ادا کیا اُسنے پورا ثواب پایا

باب انیسوان[۱۹] اوقات وتعداد رکعات وفضایل نوافل وحکم قضائے نوافل مین

(۱) **اوقات نوافل**۔ نوافل ظہر کا وقت اُسوقت تک ہی کہ جب تک نماز ظہر کی فضیلت کا وقت ہی بعد وقت فضیلت ظہر کے نافلہ ظہر کا وقت باقی نہین رہتا اسکے بعد قضا ہی اور نافلہ عصر کا وقت بھی اُسوقت تک ہی کہ جب تک فضیلت عصر کا وقت باقی ہی بعد اسکے نافلہ عصر کی قضا ہی چنانچہ جناب شیخ زین الدین شہید ثانی علیہ الرحمہ شرح لمعہ مین تحریر فرماتے ہین کہ احادیث مین وقت نافلہ ظہر وعصر کا وقت فضیلت ظہر وعصر تک ہی یعنے بعد زوال شمس کے جب سایہ بقدر شاخص ہو اُسوقت تک نافلہ ظہر کا وقت ہے اور جب سایہ دو مثل ہو جائے اُسوقت تک نافلہ عصر کا وقت ہی اور یہ قول قوی ہی اور فعل پیغمبر وائمہ کے موافق ہی کہ نافلہ عصر کو قبل نماز عصر کے متصل بہ فریضہ

پڑھتے تھے **من مؤلف** وقت مذکور نوافل ظہر و عصر کا اُس جماعت علما کے نزدیک ہی کہ جو قامت و قامتین کے قائل ہین اور جو ذراع و ذراعین کے قائل ہین اُنکے نزدیک یہ وقت نہین ہی ملاحظہ ہون احادیث از نمبر ۱۸ تا ۲۷ باب ہیذا اور جناب صاحب مدارک علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہین کہ جناب محقق ابو القاسم صاحب شرایع نے لکھا ہی کہ ایک قول یہ ہی کہ نافلہ ظہر و عصر کا وقت جب تک رہتا ہی کہ جب تک فریضہ ظہر و عصر کا وقت رہتا ہی (یعنے غروب شمس تک) اور قائل اس قول کا معلوم نہین ہی اور صاحب شرایع نے سوائے شرایع کے جو دوسری کتاب انکی ہی اُسمین یہ تحریر نہین کیا ہی اور نہ کسی علما نے اس قول کو نقل کیا ہی۔

من مؤلف قول مذکور ضعیف ہی سوائے صاحب شرایع کے اور کسی علما نے اسکو نہین لکھا ہی اُن جمیع علما کے نزدیک کہ جو قامت و قامتین کے قائل ہین یہ ہی ہی کہ جس نماز کی فضیلت کا وقت جب تک باقی ہی اُسوقت تک اُسکے نوافل کا بھی وقت ہی اور بعد گذر جانے وقت فضیلت کے نوافل قضا ہین چنانچہ جناب سید مرتضیٰ علم الہدیٰ نے کتاب جمل مین اور جناب شیخ ابو جعفر طوسی علیہ الرحمہ نے کتاب مبسوط و خلاف مین تحریر فرمایا ہی کہ وقت نافلہ ظہر کا زوال شمس سے یہانتک کہ سایہ کے برابر ہونیمین اسقدر زمانہ باقی رہے کہ فریضہ ظہر کو پڑھ سکے اور نافلہ عصر بعد فراغ ظہر کے ہی یہانتک کہ سایہ کے دو برابر ہونے مین اتنا وقت باقی رہے کہ جسمین نماز عصر پڑھ سکے۔

من مؤلف بعد ان اوقات کے نوافل ظہر و عصر قضا ہین پس بعد ادائے فریضہ کے نوافل کی قضا بجا لائے اور **نوافل مغرب** کا وقت غروب شمس سے تا بقائے حمرت مغربیہ ہی بعد اسکے قضا ہی اور **نافلہ عشا** کا وقت بعد زوال حمرت مغربیہ کے ثلث شب تک ہی یعنی جب تک وقت فضیلت نماز مغرب و عشا کا اُسوقت تک نوافل بھی مغرب و عشا کے ادا ہین اور بعد وقت فضیلت کے

پھر نوافل قضا ہین۔ اور نافلہ صبح کا وقت طلوع صبح صادق سے تا بقائے سفیدۂ مشرق ہی اور بعد حمرت (سرخی) مشرقیہ کے نافلۂ صبح کی قضا ہی۔

(۲) من مؤلف بعد گذر جانے وقت فضیلت نماز کے بھی اگر نوافل کو بہ نیت قربت بجالائے کافی ہی پس اگر وقت فضیلت نماز ظہر کا گذر جائے اور ابھی نماز ظہر نہین پڑھی ہی اور وقت ادائے نوافل وواجبہ دونون کا ہی تو ایسی حالت مین اول نوافل ظہر کو بہ نیت قضا یا بہ نیت قربت بجالائے اسکے بعد نماز ظہر کو ادا کرے اسیطرح بعد گذر جانے وقت فضیلت مغرب کے اول نماز مغرب کو ادا کرے اُسکے بعد نوافل مغرب کو بہ نیت قضا یا قربت بجالائے یہ ہی حکم نماز عشا و نافلہ عشا کا ہی اور اگر وقت فضیلت نماز صبح مین صرف دو رکعت کا وقت باقی ہی تو ایسی حالت مین اول نماز صبح بجالائیگا اسکے بعد نافلہ صبح بہ نیت قضا یا قربت بجالائیگا اور اگر وقت فضیلت نماز صبح کا گذر گیا اور آخر وقت مین بقدر ادائے نافلہ وواجبہ کے وقت باقی ہی تو ایسی صورت مین اول دو رکعت نماز نافلہ صبح بجالائے اُسکے بعد نماز صبح ادا کرے۔

(۳) تعداد رکعات نوافل نماز واجبہ۔ نوافل ظہر کی آٹھ رکعت ہی دو دو رکعت کر کے قبل نماز ظہر کے یعنی اول نوافل ظہر کے بجالائے اسکے بعد نماز ظہر کی اور اسیطرح آٹھ رکعت نماز دو دو رکعت کر کے نافلہ عصر کی ہی قبل نماز عصر کے۔ اور نافلہ مغرب کی چار رکعت ہی دو دو رکعت کر کے بعد نماز مغرب کے اور نافلہ عشا کی دو رکعت بیٹھکر ہی بعد نماز عشا کے اور نافلہ صبح کی دو رکعت ہی قبل نماز صبح کے

(۴) فضائل نوافل پنجگانہ

(۵) حدیث از وسائل الشیعہ ابان ابن تغلب نے جناب امام محمد باقر ؑ سے روایت کی ہی کہ فرمایا امام ؑ نے کہ خداوند عالم فرماتا ہی کہ کوئی بندہ میرے بندون مین سے

کسی واجبات کے ساتھ تقرب (میرا) حاصل نہین کرتا ہی مگر تقرب حاصل کرتا ہی بذریعۂ نوافل کے حتی کہ مین اُسکو دوست رکھتا ہون پس جبکہ دوست رکھا مین نے اُسکو پس ہین بمنزلہ اُسکے کان کے ہون کہ جس سے وہ سنتا ہی اور ہین بمنزلہ اُسکی آنکھ کے ہون کہ جس سے وہ دیکھتا ہی اور ہین بمنزلہ اُسکی زبان کے ہون کہ جس سے وہ کلام کرتا ہی اور ہین بمنزلہ اُسکے ہاتون کے ہون کہ جن سے وہ کام کرتا ہی جو کچھ دعا کریگا مجھ سے مین اُسکی دعا قبول کرونگا اور جو کچھ سوال کریگا اُسکے سوال کو عطا کرونگا۔

(۶) حدیث ایضاً موسٰی بن بکیر سے کہ فرمایا جناب امام رضاء نے کہ نوافل سے ہر مؤمن کو تقرب باریتعالی کا حاصل ہوتا ہی۔

(۷) حدیث ایضاً فضیل نے کہا کہ فرمایا جناب امام محمد باقرع نے کہ اَلَّذِیۡنَ هُمۡ عَلٰی صَلٰوتِهِمۡ یُحَافِظُوۡنَ سے مراد نماز فریضہ ہی پھر مین نے عرض کیا کہ آیہ اَلَّذِیۡنَ هُمۡ عَلٰی صَلٰوتِهِمۡ دَآئِمُوۡنَ سے کیا مراد ہی فرمایا حضرت نے نوافل یعنے جو لوگ نوافل ہمیشہ ادا کرتے ہین اس آیہ مین اُنکا ذکر ہی۔

(۸) حدیث ایضاً محمد ابن مسلم نے جناب امام محمد باقرع سے روایت کی ہی کہ نماز بندہ کی مرتفع ہوتی ہی نصف یا ثلث یا ربع یا خمس پس مرتفع نہین ہوتی مگر اسیقدر کہ جسقدر اُسنے توجہ قلب کے ساتھ ادا کی لہذا حکم کیا گیا نوافل کا تاکہ اتمام کر دیوے اُسکا کہ جو نقصان ہوا ہی فریضہ مین۔

(۹) حدیث ایضاً ابو بصیر نے کہا کہ فرمایا جناب امام جعفر صادق ع نے کہ بہ تحقیق کہ نماز بندہ کی پہونچتی ہی درجۂ قبولیت پر ثلث یا نصف یا تین ربع اور اس سے کمتر بھی اور زیادہ بھی یعنی بقدر اُسکے سہو کے یعنی غفلت کے پس اُس نقصان کو جو نماز واجبہ مین ہوا ہی اُسکو نوافل تمام کرتی ہی پس مین نے کہا کہ نوافل کا ترک کرنا سزاوار نہین ہی کسی حالت مین فرمایا حضرت نے ہان۔

(۱۰) حدیث زرارہ نے روایت کی ہے کہ فرمایا جناب امام محمد باقرؑ نے کہ نماز نافلہ اس سبب سے قرار دی گئی ہے کہ نماز واجبہ میں جو نسا دواقع ہوا ہے اُسکا تدارک نافلہ سے ہو جائے من مؤلف۔ ظاہر امراد فساد سے متوجہ نہ ہونا قلب کا خدا کی جانب کو ہے جسقدر نماز واجبہ بلا توجہ قلب ادا ہوئی اسیقدر قبول نہ ہوگی پس اسکا اتمام نوافل سے ہوتا ہے۔

(۱۱) حدیث ایضاً جناب شیخ حُر عاملی علیہ الرحمہ نے کتاب فضائل سے اس حدیث کو لکھا ہے کہ عبداللہ بن سنان نے روایت کی ہے کہ مینے جناب امام جعفر صادق ع سے عرض کیا کہ کس سبب سے جناب رسولخدا ص نے نوافل ظہر و عصر کو واجب کیا اور کس سبب سے زیادہ ترغیب دی وضوئے مغرب مین اور کس سبب سے چار رکعت نماز نافلہ مغرب کو واجب کیا اور کس سبب سے نماز آخر شب مین پڑھتے تھے اور اول شب مین نہین پڑھتے تھے فرمایا حضرت نے کہ بسبب تاکید فرائض کے کیونکہ اگر صرف چار رکعت نماز واجبہ ظہر کی ہوتی ہر آئینہ لوگ سستی کرتے اور اُسکے ادا کرنے مین یہانتک کہ اُسکی فضیلت کا وقت فوت ہو جاتا پس جبکہ سوائے فریضہ کے نوافل کو مقرر کیا گیا تو لوگ تعجیل کرینگے ادائے نوافل مین پس نماز واجبہ یعنی ظہر کی عین فضیلت پر ادا ہوگی اسیطرح سے نوافل عصر ہے کہ وہ نوافل کو عین وقت پر پڑھینگے تو نماز عصر کی عین وقت فضیلت پر ادا ہوگی اور اسیطرح وضوئے مغرب ہے اور اسیطرح سے چار رکعت نماز نافلہ مغرب ہے اور اسیطرح سے نماز شب ہے آخر شب مین تاکہ جلدی کرین اُٹھنے مین نماز صبح کے لئے پس اس سبب سے نوافل شب و روز واجب کی گئی اس مقام پر جناب شیخ حُر عاملی علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہین کہ مراد وجوب سے ثبوت ہے یعنی لزوم یا استحباب مؤکد ہے۔

(۱۲) حدیث ایضاً محمد ابن مسلم نے روایت کی ہے کہ مین نے عرض کیا بخدمت جناب امام جعفر صادقؑ کہ عمار ساباطی نے آپ سے ایک روایت کی ہے فرمایا حضرت نے کہ وہ کیا ہے مین نے عرض کیا کہ یہ روایت کی ہے کہ نماز سنت (یعنی نوافل) واجب ہے

فرمایا کہ مین نے اسطرح بیان نہین کیا ہے بلکہ یہ کہا کہ جو شخص نماز واجبہ پڑھے اُسکو جسقدر توجہ قلب کے ساتھ ادا کرے اُسیقدر نماز پر اللہ تعالیٰ توجہ فرماتا ہے پس اکثر ہوتا ہے کہ نصف نماز اُسکی یا ربع نماز اُسکی یا ثلث نماز اُسکی یا خمس نماز اُسکی درجۂ اجابت کو پہونچتی ہے لہذا نوافل کا حکم کیا گیا تاکہ تکمیل اُسکی کر دیوے کہ جو کچھ اُسکے فریضہ مین نقصان واقع ہوا ہے۔
من مؤلف یعنی جسقدر نماز درجۂ اجابت کو نہین پہونچی ہے اُسکی تکمیل نوافل سے ہو جاوے۔
(۱۳) **حدیث** فرمایا جناب امام زین العابدین ع نے کہ نوافل کامل کرنے والی ہین فرائض کی (یعنے بغیر نوافل کے فرائض ناقص ہین) اسیوجہ سے نوافل سُنت موکدہ کی گئین۔
(۱۴) **حدیث** از بحار الانوار جلد ۱۸ فرمایا جناب امام رضا ع نے کہ بہ تحقیق اللہ عزوجل نے واجب کیا لوگون پر شب و روز مین ۱۷ سترہ رکعت کو (یعنی نماز واجبہ پنجگانہ) پس جو شخص اُنکو بجالائے خدائے تعالیٰ سوائے اُنکے اور کسی چیز کا سوال نہ کریگا اور جناب رسولخدا ص نے اُن رکعتون پر (یعنے نماز واجبہ پر) دو برابر اُسکی رکعتون کو (یعنے چونتیس ۳۴ رکعت نوافل شبانہ روز کو) زیادہ کیا تاکہ جو کچھ نقصان اُن سترہ ۱۷ رکعتون مین واقع ہو بسبب نوافل کے اتمام اُسکا ہو جاوے اور خدا تعالیٰ کثرت صوم و صلوٰۃ پر عذاب نہین کرتا ہے مگر عذاب کرتا ہے خلاف سُنت پر (یعنے ترک سنت پر مراد اس سے اس جگہ ترک نوافل ہے)۔
(۱۵) **حدیث** فرمایا جناب رسولخدا ص نے کہ جس نے نوافل کو سُبک سمجھا اُسنے سُبک سمجھا مجکو۔
(۱۶) **حدیث** از اسرار الصلوٰۃ ابو حمزہ ثمالی سے روایت ہے کہ کہا اُنھون نے دیکھا مین نے علی بن الحسین ع کو کہ نماز پڑھتے تھے پس عبا اُنکے دوش مبارک سے گر گئی حضرت نے اُسکو نہین اُٹھایا جب تک کہ نماز سے فارغ نہین ہوئے پس مین نے

حضرت سے اسکا سبب دریافت کیا حضرت نے فرمایا وائے ہو تجھپر آیا جانتا ہی تو کہ مین کسکے سامنے کھڑا تھا بہ تحقیق کہ بندہ کی نماز قبول نہین ہوتی ہی مگر اُسقدر کہ جسقدر نماز مین رجوع قلب[علہ] ہو پس مین نے عرض کیا کہ فدا ہون آپ پر سے ہم ہلاک ہوئے پس فرمایا حضرت نے کہ ہرگز نہین بہ تحقیق کہ اللہ تعالیٰ نے نوافل کو اسکا تمام کنندہ قرار دیا ہی۔

(۱۷) **حدیث** ایضاً فرمایا جناب رسالتمآب صلعم نے کہ بعضی نمازین ایسی ہین کہ نصف اُنکا اور ثلث اُنکا اور ربع اُنکا اور خمس اُنکا یہانتک کہ دسوان حصہ اُنکا قبول ہوتا ہی اور بعضی نمازین ایسی ہین کہ وہ لپیٹی جاتی ہین جس طرح کہ لباس کہنہ لپیٹا جاتا ہی (یعنے جلد جلد پڑھی جاتی ہین) پس وہ نمازین نماز پڑھنے والے کے مُونہہ پر ماری جاتی ہین بدرستیکہ نہین ہی تجکو ثواب تیری نماز کا مگر اُسقدر کہ جسقدر نماز مین حضور قلب کیا ہی۔

من مؤلف اس حدیث سے یہ ثابت ہوا کہ جسقدر حصہ نماز کا رجوع قلب کے ساتھ ادا کیا جاوے اُسیقدر حصہ نماز کا قبول ہوتا ہی اور اگر نماز کے کسی حصہ مین رجوع قلب نہین ہوا تو وہ حصہ نماز کا قبول نہین ہوتا۔

(**الف**) **حدیث** از دار السلام یہ حدیث طولانی ہی جسمین جناب امیر ع نے بہت سے وصایا کمیل ابنی زیاد کو کئے ہین منجملہ اُنکے یہ ہی کہ فرمایا جناب امیر ع نے کہ اے کمیل یہ کوئی

علہ رجوع قلب ایسا ہو کہ قلب اُسکا سوائے باریتعالیٰ کے کسی طرف کو رجوع نہ ہو یہانتک کہ قلب مین امور دنیا مین سے کوئی امر داخل نہ ہووے پس جسقدر نماز بغیر توجہ قلب کے ادا ہوئی ہی وہ قبول نہ ہوگی اسی کے اتمام کے لئے نوافل مقرر کئے گئے ہین اب غور کرنا چاہیے ہماری نمازون پر کہ غالبًا تمام عمر مین ایک نماز کامل تو کیا ایک رکعت کامل بھی برجوع قلب ادا نہو سکی ہوگی پس اگر ہم نوافل ادا نکرین تو اتمام اُسکا غیر ممکن ہی مین اپنی نسبت کہتا ہون کہ آجتک میرا ایک رکوع یا ایک سجدہ تک جیسا کہ چاہئیے برجوع قلب ادا نہین ہوا تو اب ایسی حالت مین اگر نوافل کو ادا نہ کیا جائے تو اتمام نماز کا کیسے ہو سکتا ہی ۱۲۔

خوبی نہین ہی کہ تو نماز پڑھے اور روزہ رکھے اور خیرات کرے بلکہ اصل خوبی یہ ہی کہ نماز
بتوجہ قلب ادا ہو اس سبب سے کہ جو نماز بلا توجہ قلب کے ادا ہوتی ہی وہ قبول نہین
ہوتی اور جب نماز قبول نہ ہوئی تو کوئی عمل اُسکا قبول نہین ہوتا جس شخص کی ایک نماز بھی
تمام عمر مین قبول نہ ہوئے تو اُسکے لئے اس سے زیادہ اور کوئی بات سخت نہین ہی اور
قلب گناہون سے بچایا جائے۔

من مؤلف یہ حدیث تمام و کمال زاد المؤمنین مین تحریر ہو چکی ہی اور رجوع قلب
بالصّلوٰۃ مین اکثر احادیث باب سولہ اسرار الصلوٰۃ مین تحریر ہو چکی ہین لہذا اسجگہ مکرر اُنکی
تحریر کرنیکی ضرورت نہین ہی۔

(۱۸) فضیلت و حکم قضائے نوافل۔

(۱۹) حدیث از جمال الصالحین فرمایا ائمہ ع نے کہ جو شخص نوافل کی قضا
بجالائے تو خدائے تعالیٰ بہت خوش ہوتا ہی اور ملائکہ سے فرماتا ہی کہ اے ملائکہ دیکھو
میرے بندہ کو جو عبادت مین نے اسپر فرض نہین کی ہی اُسکو قضا بجالاتا ہی گواہ رہو تم
کہ تمام گناہ اُسکے بخشدئے مین نے۔

(۲۰) حدیث از وسائل الشیعہ۔ ایک شخص نے حضرت موسیٰؑ بن جعفرؑ سے
عرض کیا کہ جو شخص سفر مین ہو اور نوافل کو ترک کرے اور اُسکا یہ قصد ہو کہ جب اقامہ
کرے قضا پڑھے آیا اُسکے لئے تاخیر جائز ہی فرمایا کہ اگر وہ ضعیف ہی اور طاقت ادا
کرنے کی نہین رکھتا تو قضا کرے کہ اُسکو کافی ہے اور اگر قوت رکھتا ہے تو تاخیر
نہ کرے (ادائے نوافل مین)۔

من مؤلف اس حدیث مین وہ نوافل مراد ہین کہ جو سفر مین ساقط نہین ہین
کہ جیسے نافلہ صبح و نافلہ مغرب و نوافل شب۔

(۲۱) حدیث از قرب الاسناد جناب شیخ صدوق علیہ الرحمہ ایک شخص نے جناب

امام موسی کاظم ؑ سے عرض کیا کہ جس شخص پر نوافل قضا ہون اور اُنکی تعداد بھول جائے
اور وہ چاہے کہ اُنکی قضا پڑھے پس کس طرح پڑھے فرمایا حضرت نے کہ اسقدر پڑھے کہ جسپر
گمان ہو جائے کہ جسقدر قضا تھی اُس سے زیادہ پڑھ چکا۔

(۲۲) از وسایل الشیعہ - ابی بصیر نے روایت کی ہی خلاصہ اُسکا یہ ہی کہ فرمایا جناب
امام جعفر صادق ؑ نے کہ ترک کرنا نافلہ مغرب کو سفر مین نہ حضر مین اور نہین ہی بحالت سفر
تجھپر قضا نافلہ ظہر و عصر کی اور پڑھ تو نماز شب اور اگر نہین پڑھی ہی تو اُسکی قضا کر۔

(۲۳) حدیث ایضاً معویۃ ابن عمار نے روایت کی ہی خلاصہ اُسکا یہ ہی کہ
معویۃ ابن عمار کہتا ہی کہ مین نے عرض کیا بخدمت جناب امام جعفر صادق ؑ کہ سفر مین نوافل
شب کی دن کے وقت قضا پڑھے حضرت نے فرمایا ہان۔

(۲۴) حدیث ایضاً ابی یحییٰ حناط نے روایت کی ہو کہ مین نے امام جعفر صادق ؑ
سے بحالت سفر دربارۂ نوافل ظہر و عصر کے دریافت کیا فرمایا حضرت نے کہ اگر نافلہ صحیح
ہوتا سفر مین تو ہر آئینہ نماز واجبہ پُوری ہوتی۔

من مؤلف اس حدیث سے یہ ثابت ہی کہ چونکہ نماز واجبہ ظہر و عصر کی قصر ہی
لہذا نوافل اُسکے ساقط ہین۔

(۲۵) حدیث ایضاً محمد بن یعقوب کلینی علیہ الرحمہ نے باسناد روایت کی ہی
کہ عبد اللہ بن سنان نے حضرت امام جعفر صادق ؑ کی خدمت مین عرض کیا مجکو
مطلع فرمائیے اُس شخص کے حال سے کہ جسپر نماز نوافل قضا ہون اور اُسکو تعداد
نوافل کی معلوم نہ ہو کہ کسقدر نوافل ترک ہوئے ہین پس وہ شخص کیا کرے فرمایا
حضرت نے کہ اسقدر کثرت سے پڑھے کہ وہ نہ جانے کہ مین نے کسقدر پڑھے ہین
پس گویا اُسنے نوافل کو ادا کیا بقدر اپنے علم کے بعد اسکے راوی نے کہا
کہ اگر وہ شخص قضا پڑھنے کی قدرت نہین رکھتا فرمایا حضرت نے

کہ اگر وہ شخص[عل] طلب معیشت ضروری مین (کہ جسکے ترک سے ضرر ہو) مشغول ہی یا یہ کہ برادر مؤمن کی
حاجت روائی مین ہی (اسطرح پر کہ اگر اُسوقت وہ حاجت روائی مین مشغول نہ ہوگا تو اُسکی
حاجت روائی نہ ہوگی) پس اُسپر قضا نہین ہی اور اگر وہ شخص کارہاے دنیا مین مشغول ہی
پس اسپر قضا ہی چاہیئے کہ قضا پڑھے اور اگر نہ پڑھیگا تو ملاقات کریگا اللہ تعالیٰ سے ایسی
حالت کے ساتھ کہ وہ استخفاف کنندہ اور اہانت کنندہ اور ضایع کنندہ حرمت جناب
رسالت مآب ص کا ہی راوی نے عرض کیا کہ وہ بسبب کسی عذر کے اداے نوافل سے
معذور ہی پس آیا کفایت کرتا ہی کہ وہ صدقہ دے پس حضرت نے تھوڑی دیر سکوت فرمایا
بعد ازان فرمایا کہ صدقہ دیوے راوی نے عرض کیا کہ کیا صدقہ دیوے فرمایا بالعوض
ہر دو رکعت نوافل روز کے ایک مد اور بالعوض ہر دو رکعت نوافل شب کے ایک مد
راوی نے عرض کیا کہ اسپر بھی قادر نہین ہی فرمایا کہ بالعوض ہر چہار رکعت نوافل روز
کے ایک مُد اور بالعوض ہر چہار نوافل شب کے ایک مُد راوی نے عرض کیا کہ اسپر بھی
قادر نہین ہی فرمایا کہ بالعوض تمام نوافل روز کے ایک مُد اور بالعوض تمام نوافل شب کے

عل یہ دونون شرطین یعنی طلب معیشت ضروری اور حاجت روائی مؤمن کی اُس شخص سے
متعلق ہین کہ جو شخص نوافل کے قضا پڑھنے کی قدرت نہین رکھتا اور اگر قدرت رکھتا ہی تو نوافل کو ضرور
ادا کریگا اس سبب سے کہ شرائط مذکور معذور کے ساتھ ہین نہ غیر معذور کے ساتھ اور اسپر میرا
تجربہ ہی کہ جس کام کو پانچ چھ منٹ کے لئے ملتوی کر کے نوافل کو ادا کر لیا جائے تو خداے تعالیٰ اُس
کام مین ہرگز نقصان نہین ہونے دیتا اسی طرح حاجت روائی مؤمن کی چند منٹ کے لئے ملتوی
کر کے نوافل کو ادا کر لیا جائے اُسکے بعد حاجت روائی مؤمن مین مصروف ہو تو باریتعالیٰ خود مدد و معاون
اُسکا ہو جاتا ہی اور جو شخص کسی کام مین ایسا مشغول ہو کہ اُسکی وجہ سے نوافل کو بھی ترک کر دے
تو وہ کام سرانجام کو نہین پہونچتا اس سبب سے کہ اُسنے باری تعالیٰ کو قادر نہ سمجھا اگر وہ
قادر سمجھتا تو نوافل کو ترک نکرتا ۱۲ م سق

ایک مدّ بعد اسکے حضرت نے تین مرتبہ فرمایا کہ نماز افضل ہی۔ نماز افضل ہی۔ نماز افضل ہی۔ (یعنی بمقابلہ تصدق کے ادا کرنا نوافل کا افضل ہی)۔

(۲۶) حدیث ایضاً ابی الحارث نے روایت کی ہو کہ کہا اُسنے کہ مین نے بخدمت جناب امام رضاؑ عرض کیا کہ چار رکعت نماز نافلہ مغرب کی سفر مین بسبب اُسکے کہ اونٹ والا جلدی کرتا ہی چار رکعت نماز نافلہ مغرب کو زمین پر پڑھنا ممکن نہین ہے پس مین اُسکو محمل مین پڑھون فرمایا حضرت نے کہ محمل مین پڑھ۔

(۲۷) حدیث ایضاً فرمایا جناب امام جعفر صادقؑ نے کہ چار رکعت نافلہ مغرب کو سفر و حضر مین ترک نہ کرو۔

(۲۸) حدیث ایضاً کہا ابی الضحاک نے کہ جناب امام رضاؑ ہر چہار رکعت نماز واجبہ کو سفر مین دو دو رکعت پڑھتے تھے مگر مغرب کی تین رکعت کو تمام پڑھتے تھے اور مغرب کے نوافل کو ترک نہین کرتے تھے اور نماز شب اور نماز شفع اور وتر کو اور دو رکعت نافلہ صبح کو سفر مین اور حضر مین ترک نہین کرتے تھے اور نوافل ظہر و عصر کو سفر مین نہین پڑھتے تھے۔

(۲۹) من مؤلف جسطرح اوقات فضیلت کا ترک کرنا عمداً بلا عذر شرعی کے جائز نہین ہی اسیطرح نوافل شبانہ روز کا بھی عمداً ترک کرنا جائز نہین ہی اور جسطرح عمداً اوقات فضیلت کا ترک کرنیوالا مواخذہ دار ہی اسیطرح نوافل کا بھی عمداً ترک کرنیوالا مواخذہ دار ہی اور جسطرح اوقات فضیلت پر نماز کے ادا کرنے سے نماز کو فوائد حاصل ہوتے ہین اسیطرح نوافل کے بھی ادا کرنے سے نماز کو فوائد حاصل ہوتے ہین فوائد و ثواب نوافل مین احادیث بکثرت ہین خلاصہ سبکا یہ ہی کہ سفر مین جو[علہ]

علہ جو نوافل سفر مین قطعی ساقط ہین اُنکے بجالانے کی سفر مین ضرورت نہین ہی اور جو نوافل سفر مین ساقط نہین ہین اُنکے ترک کرنیکی اجازت نہین ہی جو نوافل سفر مین ساقط نہین ہین وہ یہ ہین نافلۂ صبح و مغرب و نوافل شب۔ ۱۲ م ق

یا حضر مین نوافل کے ترک کرنے کی اجازت نہین ہی یہانتک حکم ہی کہ سفر مین جو شخص بسبب
ضعیف العمری اور ناطاقتی کے نوافل ادا نکر سکے تو قضا کرے (یعنے بعد ختم سفر کے ادا کرے)
اور اگر طاقت رکھتا ہی تو ادائے نوافل مین تاخیر نکرے ملاحظہ ہو حدیث نمبر ۲۰
باب ہذا اور نوافل مغرب کی نسبت ملاحظہ ہو حدیث نمبر ۲۶ باب ہذا اور نوافل
صبح و شب وغیرہ کی نسبت ملاحظہ ہون احادیث نمبر ۲۲ و ۲۳ و ۲۸ باب ہذا
یہانتک حکم ہی کہ اگر تعداد نوافل کی بھول جائے کہ کسقدر قضا ہوئی ہین تو ایسی
حالت مین اسقدر بجالائے کہ جسپر گمان ہو جائے کہ بمقابلہ قضا کے مین نماز زیادہ ادا کر چکا
ملاحظہ ہو حدیث نمبر ۲۱ باب ہذا جسطرح نماز واجبہ کی قضا بجالانیکی تاکید ہی اسیطرح
نوافل شبانہ روز کے قضا بجالانیکی بھی تاکید ہی اور سوائے نوافل شبانہ روز کے
اور کسی نماز سنتی کے مثل نوافل شبانہ روز کے بجالانے کی احادیث مین تاکید
نہین ہی انتہی یہ ہی کہ نوافل کا ترک کرنا بحالت عذر علا بھی جائز نہین قرار دیا گیا ہی
چنانچہ راوی نے جناب امام جعفر صادق ع سے عرض کیا کہ اگر بسبب کسی عذر
کے ادائے نوافل سے معذور رہے فرمایا کہ بالعوض ہر دو رکعت نماز نوافل کے
ایک مُد دے راوی نے کہا کہ اسپر بھی قادر نہین ہی فرمایا کہ بالعوض ہر چہار رکعت
نوافل کے ایک مُد راوی نے عرض کیا کہ اسپر بھی قادر نہین ہی فرمایا کہ بالعوض تمام
نوافل روز کے ایک مُد اور بالعوض تمام نوافل شب کے ایک مُد بعد اس کے
حضرت نے تین مرتبہ فرمایا کہ نماز افضل ہی نماز افضل ہی نماز افضل ہی
یعنی نوافل افضل ہین ملاحظہ ہو حدیث نمبر ۲۵ باب ہذا - نوافل کے ادا
کرنے سے تین نفع ہین اول تو نماز واجبہ کا اتمام اور کامل ہونا (ملاحظہ ہون
احادیث نمبر ۱۲ و ۱۳ و ۱۵ و ۱۷ باب ہذا ان احادیث کے مؤید اور بھی احادیث ہین)

علا اس عذر مین وہ عذر مستثنیٰ ہی کہ جسمین بسبب قصر نماز کے نوافل ہر چہار رکعتی کے ساقط ہین۔

اور دوسرے تقرب باریتعالیٰ کا حاصل ہونا چنانچہ حدیث مین آیا ہی کہ کوئی بندہ کسی واجبات
سے تقرب میرا حاصل نہین کرتا مگر تقرب حاصل کرتا ہی بذریۂ نوافل کے ملاحظہ ہون
احادیث نمبر ۵ و ۶ باب ہذا اور تیسرے دنیا مین یہ نفع ہی کہ خدائے تعالیٰ اُسکی دعا کو
قبول فرماتا ہی اس سبب سے کہ اُسنے ادائے نوافل پر وعدۂ قبولیت دعا کا کیا ہی ملاحظہ ہو
فقرہ اخیر حدیث نمبر ۵ باب ہذا اسپر اکثر اُن صلحا کا تجربہ ہی کہ جو پابند نوافل ہین
ہزار وظائف ایک طرف اور پابندی نوافل کی ایک طرف یعنی اگر کسی شخص کو کوئی حاجت
ہو تو وہ پابندی نوافل کی اسطرحپر کرے کہ دخول وقت فضیلت پر نوافل کو ادا
کرے اور خدا سے دعا طلب کرے ہرگز رد نہین ہوتی ۔ نوافل شبانہ روز کی جو کیفیت اور
مزا قلب کو حاصل ہوتا ہی اُسکو کوئی شخص ہرگز ہرگز تحریر مین نہین لا سکتا مثلاً جس
شخص نے کبھی نمکین چیز نہ کھائی ہو اور اُسکو محض بیان سے نمک کا مزا بتلایا جائے
تو کس طرح تبلایا جائے اور وہ کس طرح سمجھ سکتا ہی تا وقتیکہ وہ بذات خود نمک کے ذائقہ سے
واقف نہ ہو اسیطرح نوافل شبانہ روز کی حالت ہی کہ اسپر مداومت کرنے سے جو مزا قلب کو
حاصل ہوتا ہی انکے سبب سے جو جو نعمات از قسم ترقی رزق و دفع فقر و تنگدستی و ترقی
مدارج وغیرہ وغیرہ درگاہ باریتعالیٰ سے عطا ہوتے ہین وہ ہرگز قلم سے ادا نہین ہو سکتے
اُسکا اندازہ وہی شخص کر سکتا ہی کہ جو پابند نوافل شبانہ روز کا ہو نیز اسی خاصیت نوافل
کی یہ ہی کہ قلب مستغنی ہو جاتا ہی اور وہ شخص دست نگر کسی کا نہین رہتا میرے خیال مین
تو جو فضیلت نوافل شبانہ روز کی ہی وہ کسی نماز مستحب کی نہین ہی اور جمیع علمائے امامیہ
کا بھی اسی پر اتفاق ہی کہ بعد نماز واجبہ کے کوئی نماز مستحب نوافل شبانہ روز کی فضیلت کو
نہین پہونچتی چنانچہ جناب ملا محمد باقر مجلسی علیہ الرحمہ زاد المعاد مین تحریر فرماتے ہین
کہ فضیلت مین بعد نماز واجبہ کے نوافل ہین اور بعد نوافل کے نماز جعفر طیار رہے
مگر افسوس کہ ہمارے مذہب اثنا عشری مین نماز جعفر طیار و دیگر نماز ہائے سنتی کو تو

ادا کرینگے خصوصًا نمازہائے سنتی ماہ ہائے رجب و شعبان و رمضان المبارک وغیرہ وغیرہ کو مگر نوافل شبانہ روز کو ہرگز ادا نہین کرتے رواج ترک نوافل کا ایسا ہوا کہ نوافل ترک ہی ہوگئین یہانتک کہ اگر کسی سے کہا بھی جائے تو تعجب کر کے جواب دیا جاتا ہی کہ نوافل تو اہل سنت مین ہین کیا اہلِ سُنت کا طریقہ اختیار کیا جائے اگر ہمارے یہان بھی ادائے نوافل کا حکم ہوتا تو فلان پیشنماز یا فلان صاحب علم کیون نہ ادا فرماتے گویا پیشنماز اور صاحبان علم کا ادا نکرنا ہمارے لئے ایک نظیر ہوگیا پس خیال مین اس رواج کے یعنی ترک نوافل کے جو ابتک ہوئی اور ہوتی چلی جارہی ہی در حقیقت یہ ہی ہے کہ جو مؤمنین صاحبان علم ہین یا پیشنمازی فرماتے ہین اُنمین اکثر پابند نوافل کے نہین ہین اُنکو دیکھکر عام مؤمنین نے بھی نوافل کو ترک کر دیا اور یہ سمجھ لیا کہ اگر نوافل پنجگانہ سے کوئی نفع عقبیٰ کا ہوتا تو ایسے صاحبان علم اور پیشنماز نوافل کو ضرور پڑھتے اور اگر عدم ادائے نوافل کی وجہ سے کوئی نقصان عقبیٰ کا ہوتا تو نوافل کو ہرگز ترک نکرتے اور یہ نہین سمجھتے کہ حصول مراتب عقبیٰ کچھ پیشنمازی اور زیاتی علم پر منحصر نہین ہین جسکے قلب مین اسکی توفیق ہو بھاری عمامہ سر پر رکھکر اور سیاہ عبا ٹخنون سے نیچی لٹکتی ہوئی پہنکر پیشنمازی کے لئے کھڑا ہو جانا اور زبان عربی پڑھکر کتب عربی کا سمجھ لینا اور احادیث کا ترجمہ کر لینا دوسری بات ہی اور قلب کا احادیث پر عمل کرنا اور بمقابلہ امور دنیا کے امور عقبیٰ کا عزیز سمجھنا اور ہر وقت اصلاح امور عقبیٰ مین مشغول رہنا دوسری چیز ہی چنانچہ دیکھا جاتا ہی کہ بمقابلہ پیشنماز اور صاحبان علم کے وہ لوگ نوافل پنجگانہ کے زیادہ تر پابند ہین کہ جو لوگ اس زمرہ مین داخل نہین ہین اور پیشنماز و صاحبان علم مین بھی اگر کوئی مؤمن پابند نوافل ہے بھی تو شاذ و نادر اور شاذ بھی شاذ و نادر کیا تقاضائے علم و عہدۂ پیشنمازی یہ ہی ہی کہ نوافل پنجگانہ کو کہ جو متمم صلوٰۃ ہین ترک کر دیا جائے اگر یہ ہی ہی تو ایسے علم اور پیشنمازی کو سلام ہی اس سبب سے کہ جو فعل متمم صلوٰۃ واجبہ ہو

اُسی کو ترک کردیا جائے تو ایسے علم سے کیا نفع اور ایسے پیشنمازی سے کیا فائدہ اور
اگر بمقابلہ ایک ہزار مؤمنین کے ایک مؤمن یا بمقابلہ بیس پیشنمازون کے ایک پیشنماز
یا بمقابلہ پچاس صاحبان علم کے ایک صاحب علم پابند نوافل پنجگانہ نہ ہوا بھی تو
اس سے نوافل کی ترقی نہین ہوسکتی تاوقتیکہ جمیع پیشنماز اور صاحبان علم اور صلحا
ادائے نوافل کی جانب توجہ نفرمائین چنانچہ بعض پیشنماز نوافل مغرب وعشا کو
ادا کرتے ہین تو اُنکو دیکھکر بعض مؤمنین بھی نوافل مغرب وعشا کی پابندی کرتے ہین
اسی طرح اگر نوافل نماز صبح وظہر وعصر[علہ] کے بھی ادا کرین تو اُنکو دیکھکر بعض مؤمنین بھی
پابند نوافل مذکور کے ضرور ہوجائین ہر مؤمن کو خصوصاً اُن مؤمنین کو کہ جنکو قابل پیشنمازی
کے خیال کیا جاتا ہی یا جو پیشنمازی فرماتے ہین نوافل کی پابندی لازم ہی اس سبب سے
کہ جب ایسے ہی مؤمنین ایسے سنّت مؤکدہ کو کہ جو متمم صلوٰۃ ہی ادا نکرین تو پھر کیا اسکے

علہ ایک پیشنماز نے مجھ سے فرمایا کہ نوافل مغرب کی تاکید زیادہ ہی اس وجہ سے ادا کی جاتی ہی
اور نوافل ظہر وعصر کی اتنی تاکید نہین ہی مین نے عرض کیا کہ مین اسکا مطلب نہین سمجھا کہ آپ
تاکید سے کیا مراد سمجھے ہین فرمایا کہ نوافل مغرب کی سفر مین بھی قصر نہین ہین مین نے عرض کیا کہ چونکہ
نماز مغرب کی سفر مین قصر نہین ہی لہذا اُسکے نوافل بھی سفر مین قصر نہین ہی اسی طرح نوافل صبح
کی بھی سفر مین قصر نہین ہی اور نماز شب کی بھی سفر مین قصر نہین ہی پس آپ نوافل صبح اور نماز
شب کو کیون نہین ادا فرماتے اسکا تو جواب نہ دیا یہ فرمایا کہ نوافل ظہر کی مثل نوافل مغرب یا نماز
شب کے تاکید نہین ہی مین نے عرض کیا کہ احادیث مین جناب رسولخداؐ نے جہان نماز شب کی
تاکید فرمائی ہی اُسی کے ساتھ نوافل ظہر کی بھی تاکید فرمائی پس معلوم ہوا کہ قریب قریب نماز شب کے
نوافل ظہر کی بھی فضیلت ہی یہ دوسری بات ہی کہ نوافل ظہر کے بسبب قصر ہونے نماز ظہر کے
سفر مین ساقط ہین الا حضر مین جس طرح نماز شب کا ادا کرنا اُسپر لازم ہے اُسیطرح نوافل
ظہر کا ادا کرنا بھی لازم ہے۔

ادا کرنیکا بار اُن لوگون پر ہی کہ جنکو احادیث سے وقفیت نہین ہی نوافل کے ادا کرنے سے
یہ کیسا بڑا نفع ہی کہ اول تو خود نماز واجبہ اُنکی تمام و کامل ہو ناقص نہ رہے دوسرے جسقدر
مؤمنین اُنکو دیکھکر پابندی نوافل کی کرین تو وہ بھی ثواب مین داخل ہوتے رہین اور پھر
اُنسے دوسرے لوگ اور پھر اُنسے اور لوگ غرضکہ جب تک پابندی نوافل کا سلسلہ جاری
رہے وہ بھی ثواب مین داخل ہوتے رہین گے اور اسی طرح اگر کسی سے ترک نوافل کا سلسلہ
جاری ہوا اور وہ جب تک قائم رہیگا تو وہ شخص بھی ضرور مواخذہ مین گرفتار رہیگا پس
ہر مؤمن کو خصوصاً پیشنمازون کو اور صاحبان علم کو نوافل کا ادا کرنا ضرور ہی اس سبب سے
کہ ہر مؤمن پیشنمازون کے اور صاحبان علم کے افعال کو مستحسن خیال کرتا ہی اس سے کوئی

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۳۵)

حدیث از تہذیب جناب شیخ صدوق علیہ الرحمہ نے فرمایا جناب امام جعفر صادق عہ نے کہ فرمایا جناب
رسولخدا صلعم نے جناب امیر عہ سے کہ مین تمکو وصیت کرتا ہون اسپر عمل کرنا پس تین مرتبہ فرمایا۔ لازم ہی تمکو نماز شب
لازم ہی تمکو نماز شب لازم ہی تمکو نماز شب۔ بعد اسکے تین مرتبہ فرمایا۔ لازم ہی تمکو نوافل ظہر
لازم ہی تمکو نوافل ظہر۔ لازم ہی تمکو نوافل ظہر۔

حدیث از وسائل الشیعہ جناب شیخ حر عاملی علیہ الرحمہ فرمایا جناب امام صادق عہ نے کہ
جناب رسولخدا صلعم نے جناب امیر عہ کو وصیت فرمائی اور تین مرتبہ فرمایا۔ لازم ہے تمپر نوافل ظہر۔
لازم ہی تمپر نوافل ظہر۔ لازم ہی تمپر نوافل ظہر۔ اور اسکی صراحت علما نے بھی کی ہی کہ آیا نوافل پنجگانہ
مین سے یکے بادیگرے کون کون سے نوافل افضل ہین چنانچہ جناب محمد حسن صاحب اعلی اللہ مقامہ منہاج مین
تحریر فرماتے ہین کہ نوافل ظہر کی جمیع نوافل نماز واجبہ سے افضل ہین اور بعد نوافل ظہر کے نافلہ صبح کی افضل ہی
جمیع نوافل سے اور بعد نافلہ صبح کے نافلہ مغرب کی افضل ہی جمیع نوافل سے اور نافلہ عصر کے افضل ہی
نافلہ عشا سے اور جناب ملا محمد باقر مجلسی علیہ الرحمہ نے بحار الانوار مین بھی اسکی صراحت فرمائی ہی
اور اگر جمیع احادیث اوقات فضیلت رو نوافل پر نظر ڈالکر اخذ کیا جائے تو اُنسے افضلیت نوافل کی
اسیطرح ثابت ہوتی ہی کہ جسطرح جناب محمد حسن صاحب اعلی اللہ مقامہ نے صراحت فرمائی ہی ۱۲

غرض نہین کہ وہ فعل جو وہ اختیار کئے ہوئے ہین مضرت رسان عقبیٰ کا ہو یا نفع بخش ہو چنانچہ اکثر پیشنماز و صاحبان علم نے نوافل کو ترک کر دیا تو اُنکو دیکھکر عام مؤمنین نے بھی خیال کر لیا کہ اگر ادائے نوافل سے کچھ نفع ہوتا تو مولانا صاحب قبلہ خود ادا فرماتے اور اگر ترک نوافل سے کچھ نقصان آخرت کا ہوتا تو مولانا صاحب قبلہ ہرگز ترک نکرتے مگر یہ نہین سمجھتے کہ مولانا صاحب قبلہ نے تو اپنی استراحت و آرام و امور دنیا مین خلل ڈالکر نماز واجبہ ہی کو ادا کر لیا تو بہت بڑا کام کیا نوافل کو کون ادا کرے اُنھون نے تو چار رکعت نماز واجبہ کے رکوع و سجود مین جو کچھ زحمت فرمائی وہ بھی قہراً جبراً غالباً محض اس خیال سے کہ اگر نماز واجبہ بھی ادا نکرین تو کہین لوگ بدگمان ہو کر پیچھے نماز کا پڑھنا اور دست بوسی کرنا نہ چھوڑ دین جب چار رکعت نماز واجبہ ایسی بے رغبتی کے ساتھ ادا کی گئی تو اب بھلا اُسکی آٹھ رکعت نوافل کون ادا کرے اور اگر یہ کہا جاوے کہ نماز واجبہ شوق کے ساتھ ادا کی جاتی ہی تو کیا وجہ ہی کہ اس نماز کے اتمام اور کامل ہونے کے لئے نوافل ادا نہین کیجاتین اس موقع پر کئی سبب خیال مین آسکتے ہین۔

(اوّل)۔ یہ کہ یا تو ایسے لوگ کہ جو تارک نوافل ہین نوافل کو متمم صلوٰۃ ہی نہین سمجھتے کہ جسکی وجہ سے عمداً ترک کرتے رہتے ہین اگر درحقیقت ایسا ہی ہی تو گویا تکذیب کی احکام جناب رسولخدا کی اور جسنے تکذیب کی احکام جناب رسولخدا کی اُسنے تکذیب کی احکام خدا کی اور جسنے تکذیب کی احکام خدا کی وہ شخص مواخذہ دار خدا کا ہی اور اگر نوافل کو متمم صلوٰۃ سمجھا جاتا ہی کہ جیسا احادیث مین حکم ہی (ملاحظہ ہون احادیث نمبر ۱۲ و ۱۳ و ۱۵ و ۱۷ باب ہذا) تو پھر نوافل کو کیون ترک کیا جاتا ہی۔

(دویم)۔ یہ کہ یا نوافل کو سُبک سمجھکر ترک کیا جاتا ہی اگر یہ صحیح ہی تو معاذ اللہ اُنھون نے سُبک سمجھا جناب رسولخدا[علیہ] کو

علہ یہ قاعدہ ہر شخص کا ہی کہ جسکی وقعت کی جاتی ہی اُسکی ہر بات کی وقعت مد نظر ہوتی ہی یعنے جسکی وقعت اور عزت اور خوف ہمارے قلب مین ہی اُسکے حکم کی تعمیل ہم سے بلا عذر ہوتی رہیگی

کو ملاحظہ ہو حدیث نمبر ۱۵ باب ہذا اور جسنے سُبک سمجھا جناب رسولخدا صلعم کو اُسنے سبک سمجھا خدا کو اور جسنے سبک سمجھا خدا کو وہ شخص مواخذہ دار خدا کا ہی اور اگر سبک نہین سمجھا جاتا تو پھر کیا وجہ ہی کہ نوافل کو ادا نہین کیا جاتا۔

(سویم)۔ یا یہ کہ بمقابلہ شغل امور عقبیٰ کے شغل امور دنیا انکے نزدیک عزیز ہین کہ جنکی وجہ سے نوافل کو ترک کرکے کارہائے دنیا ہی مین مشغول رہنا اچھا سمجھتے ہین یہانتک کہ نوافل کی قضا تک ادا نہین کرتے حدیث مین آیا ہی کہ جو شخص کارہائے دُنیا مین مشغول رہنے کی وجہ سے نوافل کو قضا کرے اور پھر اُسکی قضا تک ادا نکرے وہ شخص ملاقات کریگا خدائے تعالیٰ سے ایسی حالت مین کہ وہ استخفاف کنندہ اور اہانت کنندہ اور ضایع کنندہ حرمت جناب رسالتمآب صلعم کا ہی ملاحظہ ہو حدیث نمبر ۲۵ باب ہذا پس ہر مومن کو لازم ہی کہ نوافل کی جانب توجہ کرکے نماز واجبہ کو معہ نوافل کے ادا کرے تاکہ نماز واجبہ کامل ہو جمیع اعمال مین نماز واجبہ افضل تر ہی احادیث مین آیا ہے کہ اول جسکا حساب لیا جائیگا وہ نماز واجبہ ہی پس اگر نماز قبول ہوئی تو اُسکے کل اعمال بھی قبول ہونگے اور اگر نماز واجبہ قبول نہ ہوئی تو کوئی عمل اُسکا قبول نہ ہوگا اسی نماز کے لئے طہارت اور اسی نماز کے اتمام اور کامل ہونے کے لئے نوافل مقرر کئے گئے ہین ورنہ کوئی ضرورت طہارت اور نوافل مقرر کرنے کی نہ تھی یہ توضیح ہی کہ پیشنماز[علہ] اور نیز دیگر مومنین کہ جو قابل

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۳۷)

اور جسکی عزت اور خوف قلب مین نہ ہوگا اُسکے کہنے پر عمل اسطرح ہوگا کہ اس کان سے سُنا اور اُس کان سے اُڑا دیا پس اول ہمکو اپنے قلب کی حالت درست کرنا چاہیئے اور احکام خدا و رسولؐ کا خوف کم سے کم اتنا تو کرنا چاہیئے کہ جس طرح ہم اپنے کسی آقا کے حکم کا خوف کرتے ہین حالانکہ آقا کے خوف سے خدا اور رسولؐ کا خوف بدرجہا زائد ہونا چاہیئے۔

علہ اسمین کوئی شک نہین ہی کہ اسوقت تک جہانتک عام مومنین کو طہارت ظاہریہ سے واقفیت ہوئی ہی یہ انھین پیشنمازون کی طہارت کا نتیجہ ہی کہ انکی پابندی کی وجہ سے عام مومنین

پیشنمازی کے خیال کئے جاتے ہین اور نیز علاوہ انکے اکثر مومنین کو طہارت ظاہریہ کی طرف توجہ زیادہ ہی بشرطیکہ یہ طہارت بھی کامل طور سے ہو تو صرف اس سے یہ نفع ہوگا کہ نماز واجبہ ادا ہو جائیگی اسیطرح قرأت ہی کہ قرأت صرف شرط نماز ہی الا قبول ہونا نماز کا اسپر منحصر نہین ہی قبولیت نماز کے شرائط اور ہین منجملہ اُنکے ایک شرط یہ ہی کہ نماز واجبہ کو وقت[ع۱] فضیلت پر ادا کرنا دوسری شرط توجہ[ع۲] قلب کی ہی۔ انہین سے وقت فضیلت کی پابندی تو ممکن ہی الا توجہ قلب کے ساتھ جیسا کہ چاہیئے پوری نماز کا ادا ہو جانا قریب قریب غیر ممکن[ع۳] ہے
(بقیہ حاشیہ صفحہ ۳۸)

اس سے واقف ہوے حتی کہ عورتین تک واقف ہین اسی سبب سے کہ جب اُنکے مرد واقف ہوے تو اُنھون نے عورتون کو ہدایت کی اسیطرح اگر نوافل کی پابندی ہوتی تو اسکی تاکید ہوتی تو عام مومنین اس کے پابند ہوکر عورتین تک اسکی پابند ہوتین۔

ع۱ احادیث مین آیا ہی کہ جو نماز وقت فضیلت پر ادا کیجائے اسکو شرف اور کمال حاصل ہوتا ہی اور وہ نماز آسمان پر نورانی جاتی ہی اور جو غیر وقت فضیلت پر ادا کیجائے وہ واپس ہوتی ہی قبول نہین ہوتی۔

ع۲ احادیث مین آیا ہی کہ جو نماز یا جسقدر حصہ نماز کا بلا توجہ قلب کے ہو قبول نہین ہوتا ملاحظہ ہون احادیث نمبر ۱۲ و ۱۶ و ۱۷ باب ہذا اور بھی احادیث اسکے مؤید ہین ملاحظہ ہو باب طہارت باطنیہ۔

ع۳ توجہ قلب کے ساتھ پوری نماز کا ادا کرنا ائمہ علیہم السلام ہی کا کام تھا مگر اسپر بھی اُنھون نے پابندی نوافل کی فرمائی اگر خود پابندی نوافل کی نفرماتے تو ہمکو ادائے نوافل کی ایسی تاکید نکرتے پس اب ہمکو اپنی حالت دیکھنی چاہیئے کہ ایک رکعت تک بتوجہ قلب ادا نہین ہو سکتی پس جب ایک رکعت تک بتوجہ قلب ادا نہین ہو سکتی تو پھر اسپر بھی نوافل کی پابندی نکرین تو اتمام نماز واجبہ کا کیسے ہوا اور جب تمام نہوا تو ناقص ہی اور جب ناقص ہی تو کل نماز درجہ قبولیت کو نہ پہونچیگی مین نے یہ اپنی حالت لکھی ہی سچ تو یہ ہی کہ اتنی عمر بن آجتک مجھ سے ایک سجدہ یا رکوع تک بھی بتوجہ قلب جیسا کہ چاہیئے ادا نہ ہو سکا تو پھر ایسی صورت مین نوافل کو ادا نہ کیا جائے تو اتمام نماز کا کیسے ہوا اور جب وہ فعل کہ جسپر اتمام نماز کا منحصر ہی عمداً ترک کیا گیا تو وہ اس مواخذہ سے بری الذمہ نہین ہو سکتا کہ اُسنے نماز کو تمام و کامل کیون نہین کیا اس سبب سے کہ جب احادیث متواترہ سے ثابت ہی کہ نماز کا تمام اور کامل ہونا نوافل پر منحصر ہی تو نوافل کو عمداً اُسنے کیون ترک کیا۔

پس جسقدر نماز توجہ قلب کے ساتھ ادا ہوئی ہی اُسیقدر قبول ہوتی ہی اور جسقدر نماز بلا توجہ قلب کے ادا ہوئی ہی
وہ درجۂ قبولیت کو نہین پہونچتی لہذا اپنے نقص کے رفع ہونیکے لئے جناب رسولخدا نے نوافل کو مقرر فرمایا تاکہ
نوافل سے اتمام نماز واجبہ کا کہ جسقدر بلا توجہ قلب کے ادا ہوئی ہی ہوجائے اور وعدہ فرمایا اور حکم دیا کہ جو
نماز واجبہ نوافل کے ساتھ ادا کیجائے وہ نماز نوافل سے تمام اور کامل ہوجاتی ہی یعنی ناقص نہین رہتی ہی پس جو
شرائط قبولیت نماز کے ہین وہ جبتک پورے ادا نہ کئے جائین اُمید قبولیت نماز کی نہین ہوسکتی اور جب تمام
عمر مین ایک نماز بھی قبول نہ ہوئی تو اس سے زیادہ اور کیا سخت تربات ہوگی حدیث مین آیا ہی کہ ایک
فرشتۂ خاص نماز ہی پر مامور ہی کہ وہ نماز کو آسمان پر لیجاتا ہی اور جب وہ نماز کسی نقص کی وجہ سے قبول
نہین ہوتی تو واپس لے آتا ہی پس جسطرح طہارت ظاہریہ کی جانب توجہ ہی اُسیطرح اتمام نماز کی جانب
بھی کامل توجہ ہونا چاہیئے یعنی نماز واجبہ کو معہ نوافل کے ادا کرنا چاہیئے تاکہ نماز ناقص نہ رہے کامل اور
تمام ہوجائے اور یہ عذر کہ نماز تو ہمنے ادا کردی اب قبول کرنا نکرنا خدا کے اختیار ہی ٹھیک نہین ہی اس
سبب سے کہ مثلاً کوئی شخص نماز واجبہ کو اُن شرائط مین سے کہ جو باعث بطلان نماز ہین کسی شرط کے ساتھ
دیدہ و دانستہ ادا کرے اور پھر یہ کہے کہ ہمنے نماز تو ادا کردی اب خدا کو اختیار ہی تو ایسا شخص مواخذۂ
نماز سے بری الذمہ نہین ہوسکتا اس سبب سے کہ اُسنے اُس شرط کے ساتھ کہ جو باعث بطلان نماز بھی نماز کو
کیون ادا کیا اسیطرح جو شخص نماز واجبہ کو ان شرائط کے ساتھ کہ جو شرائط قبولیت نماز کے ہین بجا نہ لائے
اور اسکے بعد وہ یہ کہے کہ ہمنے نماز تو ادا کردی اب قبول کرنا نہ کرنا خدا کا اختیار ہی تو ایسا شخص اُس بارے
کہ جو قبولیت نماز کے مقرر ہوچکے ہین سبکدوش نہین ہوسکتا اس سبب سے کہ جب شرائط قبولیت نماز
کے بحکم باریتعالی جناب ائمہ علیہم السلام نے مقرر فرمادی تو پھر اُن شرائط کو کیون بجا نہ لایا اور جب
شرائط قبولیت نماز کے ادا نہ ہوئے تو نماز قبول نہ ہوگی اور جب نماز قبول نہ ہوئی تو اُسکا کوئی عمل
قبول نہ ہوگا پس ایسے شخص کا نتیجہ ہر شخص نکال سکتا ہی کہ کیا ہوگا جناب شیخ یوسف بحرینی علیہ الرحمہ کہ
علمائے جلیل القدر امامیہ سے ہین حدائق مین تحریر فرماتے ہین خلاصہ اُسکا یہ ہی کہ جو اخبار و احادیث اُس
شخص کی نماز کے کہ جسمین توجہ قلب نہ ہو عدم قبولیت پر دلالت کرتے ہین اور وہ احادیث جن مین

یہ ارشاد ہی کہ نماز قبول نہ ہوگی مگر اُسیقدر کہ جسقدر توجہ قلب کے ساتھ ادا ہوئی ہو اور نیز دیگر احادیث کہ جنمین یہ ذکر ہی کہ شارب الخمر کی نماز چالیس روز تک قبول نہ ہوگی اور بندۂ گریختہ کی نماز جبتک وہ اپنے آقا کے پاس نہ آئے قبول نہ ہوگی (اور ملاحظہ ہون احادیث مندرجہ حاشیہ علی) پس مفاد ان احادیث کا یہ ہی کہ قبولیت کامل درجہ پر نہ ہوگی باین معنی کہ اُسمین فی الجملہ استحقاق قبولیت کا اور ثواب کا ہی مگر کامل نہین یا ان احادیث کا یہ مفاد ہی کہ بالکل ہی نماز قبول نہ ہوگی اور کچھ بھی ثواب نہ ملیگا۔ اسمین اختلاف ہی بعض علماے رضوان اللہ علیہم کے کلام سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ مفاد اخبار کا قول اول ہی کیونکہ جب نماز کی صحت تسلیم کر لیگئی اور پھر تکلیف اسپر باقی نہ رہے تو یہ بات اُسکے ثواب کے حاصل ہونیکے لئے مستلزم ہی اور بعض علما کا یہ قول ہی کہ نماز بالکل ہی قبول نہ ہوگی اور ثواب نماز کا بھی کچھ نہ ملیگا اور یہ بات کہ نماز سے برأت حاصل ہوجاتی ہی اور صحیح سمجھی جاتی ہی یہ دوسری چیز اور قبولیت عبادت کی دوسری بات ہے ان دونون مین کوئی تلازم نہین ہی کیونکہ ہوسکتا ہی کہ نماز صحیح ہو اور اُسپر سے تکلیف ساقط ہو اور مقبول نہ ہو چنانچہ سید مرتضیٰ علم الہدیٰ کا یہ قول ہی کہ شیخ بہائی علیہ الرحمہ کا میلان بھی اسی طرف ہی

علی مثلاً جیسے یہ احادیث ہین **حدیث** از بحار الانوار فرمایا جناب رسولخدا صلعم نے کہ جو شخص ایک لقمہ حرام کا کھائے چالیس شب تک اُسکی نماز قبول نہین ہوتی اور نہ چالیس روز تک دعا قبول ہوتی ہی۔

حدیث ایضاً ابن عمیر نے روایت کی ہی جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ فرمایا آنحضرت نے کہ جس شخص پر والدین ظلم کرتے ہون اور وہ شخص والدین پر نظر تند سے یعنی غضب کی نظر سے دیکھے تو خدائے تعالیٰ اُسکی نماز کو قبول نہ کریگا۔

حدیث از کافی فرمایا جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ جو عورت ایسی حالتمین ایک شب بسر کرے کہ شوہر اُسکا اُس سے ناراض ہو اُسکی نماز قبول نہ ہوگی جبتک کہ شوہر اُس سے راضی نہ ہو۔

منہ مؤلف - ان احادیث سے اور نیز جسقدر احادیث اس قسم کے وارد ہوئی ہین صاف ظاہر ہی کہ ایسے لوگونکی نماز قبول نہین ہوتی اس بارہ مین بعض کو یہ توہم ہوا ہی کہ اگر نماز قبول نہ سمجھی جائے تو اُنپر قضا لازم ہونا چاہئیے اسکا جواب یہ ہی کہ قضا اُسوقت لازم ہونا چاہئیے کہ جب نماز باطل ہو یعنی نماز شرائط بطلان نماز مین سے کسی شرط کے ساتھ ادا ہوا ور یہ امور شرائط بطلان نماز سے خارج ہین پس جب یہ امور شرائط بطلان نماز سے خارج ہین تو

سن مؤلف جہانتک غور کیا جاتا ہی مفاد احادیث ویسا ہی نکلتا ہی کہ جیسا جناب سید مرتضیٰ علم الہدیٰ
وجناب شیخ بہائی وغیرہ علمائے رضوان اللہ علیہم نے سمجھا ہی اور اگر ان احادیث سے یہ مطلب نکالا جائے
کہ نماز قبول ہوتی ہی مگر قبولیت وثواب کا درجہ کامل نہین ملتا کہ جو بتوجہ قلب اداکرنے سے حاصل ہوتا ہی تو ایسی صورت مین
وہ اندیشہ اور خوف کہ جو عدم قبولیت نماز سے پیدا ہوتا ہی باقی نہین رہتا اس سبب سے کہ گو درجۂ قبولیت وثواب کامل کا
نملا مگر درجۂ ادنی تو قبولیت وثواب کا حاصل ہو جاتا ہی پس جب بے گاہ باریتعالی سے درجۂ ادنی ہی قبولیت وثواب کا حاصل ہو گیا تو
پھر کوئی اندیشہ اور خوف عدم قبولیت کا باقی نہین رہا کیونکہ اندیشہ اور خوف تو نماز کی عدم قبولیت ہی مین ہی اسلیے کہ
حدیث مین آیا ہی کہ اگر نماز قبول ہوئی تو دیگر اعمال خیر بھی قبول ہونگے اور اگر نماز قبول نہ ہوئی تو کوئی عمل

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۴۱) نماز کی قضا لازم نہین ہی اسلیے کہ نماز باشرائط صحت نماز ادا ہو گئی اگرچہ وہ نماز شرائط عدم قبولیت نماز
مین سے کسی شرط کے ساتھ ادا ہوئی تو پھر قضا اسکی نہین ہی مثلاً کسی شخص نے عمداً بلا عذر شرعی کے وقت فضیلت نماز واجبہ کا ضایع
کرکے آخر وقت پر نماز کو پڑھا تو ایسی صورت مین اُس نماز کی قضا نہین ہی ہان البتہ وہ نماز اُسکی قبول نہ ہو گی (ملاحظہ ہون
احادیث مندرجۂ باب اوقات فضیلت نماز) اس قصور مین کہ اُسنے عمداً وقت فضیلت کو ضایع کیا اسیطرح نماز اُن لوگونکی کہ جنکا
ذکر احادیث مذکور مین ہی قبول نہ ہو گی ان قصورات کی وجہ سے کہ جنکا ذکر احادیث مذکور مین ہی مگر قضا اُنپر نہین ہی
اسلیے کہ یہ امور شرائط بطلان نماز سے خارج ہین عبادت کا ادا ہونا دوسری بات ہی اور اسکا قبول ہونا دوسری بات ہی
انمین کوئی تلازم نہین ہی یعنی یہ کہ عبادت کا قبول ہو جانا لازم ہی ہو ممکن ہی کہ قبول نہو یہی قول جناب سید مرتضیٰ
علم الہدیٰ وغیرہ علمائے رضوان اللہ علیہم کا ہی اور جیسا کہ بعض نے سمجھا ہے کہ نماز شارب الخمر وغیرہ کی (ملاحظہ ہون
احادیث مندرجۂ بالا) قبول ہو گی مگر درجۂ کامل قبولیت کا نملیگا ایسا ہی سمجھا جائے تو پھر کوئی خوف و اندیشہ عدم قبولیت نماز کا
باقی نہین رہتا اسلیے کہ نماز تو قبول ہو گئی گو کسی درجہ پر ہو اور جب نماز قبول ہو گئی تو دیگر اعمال بھی ضرور ہی قبول ہونگے کیونکہ
قبولیت دیگر اعمال کی صرف قبولیت نماز پر منحصر ہی لہذا ایسی صورت مین وہ خوف جو عدم قبولیت نماز کیوجہ سے ہوتا ہی نہین رہتا
اور جب شرب خمر اور خوردن اشیاء حرام سے عبادت مین دربارۂ عدم قبولیت کوئی نقصان نہ پہونچا یعنے عبادت قبول تو ہو گئی
گو کسی درجہ پر ہو تو پھر ان گناہون مین کوئی سخت اندیشہ نہ رہا حالانکہ ایسے گناہ ہو نہین یعنے شرب خمر اور خوردن اشیاء حرام مین
جو سخت تر اندیشہ اور خوف ہی وہ یہی ہی کہ قطعی نماز کا قبول نہ ہونا اور دعا کا قبول نہ ہونا احادیث مذکور مین بہ الفاظ

اُسکا قبول نہ ہوگا جناب شہید ثانی علیہ الرحمہ اسرار الصلوۃ مین دربارۂ توجہ قلب خوب تحریر فرماتے ہین خلاصہ اُسکا یہ ہو کہ رُخ کر لینا اپنا نماز مین یہ مثال توجہ قلب کی ہے (نہ توجہ قلب بلکہ توجہ قلب سے مراد یہ ہو کہ قلب سوائے خدا کے کسی دوسری طرف متوجہ نہو) پس اگر توجہ قلب کی خدا کی طرف نکریگا تو گویا اُسنے خدا کی طرف سے اپنے قلب کی پشت کر لی پس شک نہین ہو کہ ایسا بندہ ذلت و خواری کا مستحق ہو اور فیض سے محروم رہنے کا چنانچہ حدیث مین آیا ہو کہ بدرستیکہ اللہ تعالیٰ تمھاری صورتون کی طرف نظر نہین فرماتا بلکہ تمھارے قلوب کی طرف دیکھتا ہو۔

من مؤلف عبارت مذکور تفصیل کے ساتھ نمبر ۱۲۳ باب ۱۶ مین تحریر ہو چکی ہو

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۴۲) نہین ہین کہ نماز کامل طور پر قبول نہ ہو گی اگر یہ الفاظ ہوتے تو بیشک یہ سمجھا جا سکتا تھا کہ انکی نماز کامل طور پر قبول نہ ہو گی بلکہ درجۂ اولی پر احادیث مین یہ ہی الفاظ ہین کہ نماز قبول نہ ہو گی پس ایسی صورت مین خواہ مخواہ توجیہات مذکور کے پیدا کرنیکی ضرورت نہین ہے ہان البتہ یہ بات اُنکے فائدہ کی ہو کہ جو شراب اور سیندھی وغیرہ پیتے ہون اور رزق حرام کھاتے ہون کیونکہ گو اُسکی سزا آتش دوزخ ہی مگر عبادت تو قبول ہی گو کسی درجہ پر ہو حالانکہ شراب اور نیز دیگر اشیاء حرام کے کھانے سے نماز قبول نہین ہوتی چنانچہ عدم قبولیت کا ثبوت یہ ہی کہ ایسے لوگون کی دعا بھی قبول نہین ہوتی پس جب دعا قبول نہین ہوتی تو نماز کیسے قبول ہو سکتی ہی حتی کہ توبہ تک قبول نہین ہوتی اسی سبب سے ایسے لوگون کے لئے شرائط توبہ مین سے ایک شرط یہ بھی ہو کہ اول اپنے اُس گوشت پوست کو جو اشیاء حرام سے پیدا ہوا ہی باندہ گھولا دے اُسکے بعد توبہ کرے اور اگر یہ کہا جائے کہ جب نماز کی صحت تسلیم کر لی گئی اور پھر تکلیف اسپر باقی نہ رہی لہذا یہ بات اُسکی قبولیت کے حاصل ہونے کے لئے کافی ہے اسکا جواب یہ ہی کہ تکلیف کا باقی نہ رہنا صرف نماز کے بصحت ادا ہو جانے پر ہی نہ قبولیت پر ممکن ہی کہ نماز بصحت ادا ہو جائے مگر قبول نہ ہو انشاء اللہ اسکو تفصیل کے ساتھ زاد المتقین مین بشرط یاد تحریر کیا جائیگا۔ ۱۲

اور جو احادیث اسبارہ مین ہین کہ نماز قبول ہو گی تو اُسکے دیگر اعمال بھی قبول ہونگے اور اگر نماز
قبول نہ ہوئی تو کوئی عمل اُسکا قبول نہ ہو گا اُنمین کوئی تخصیص قبولیت درجۂ کامل کے نہین ہی
گو کسی درجہ پر قبول ہو درجۂ اعلیٰ ہو یا اوسط ہو یا ادنیٰ ہو صرف غرض قبولیت نماز سے ہی
اور ہر سہ درجات مین بھی قبولیت کے درجات ایک سان نہین ہین علیحدہ علیحدہ ہین جیسا درجہ
ہو گا اُسی درجہ پر اُسکی قبولیت ہو گی مثلاً درجۂ کامل توجہ قلب کا ہی پس مثلاً ایک شخص نے
کہ جسکو ہر طرحکا اطمینان قلب حاصل ہی نماز بتوجہ قلب ادا کی اور دوسرے ایسے شخص نے
کہ جسکو بسبب عُسرت اور ضیق معاش کے سبب سے افکارات ہین نماز بتوجہ قلب ادا کی
اگرچہ دونون کی نماز باعتبار رکوع و سجود و توجہ قلب کے ایکسان ہی مگر بمقابلۂ شخص اول کے
شخص ثانی کی نماز کا درجہ بڑھا ہوا ہی اسیطرح درجۂ اوسط و درجۂ ادنیٰ کی کیفیت ہے
پس جو نماز قبول نہ ہو گی اُسکے صلہ ملنے کے بھی امید نہین ہو سکتی مثال اسکی یہ ہی کہ مثلاً
ایک شخص نے کوئی تحفہ کسی بادشاہ دنیا کے روبرو پیش کیا پس اگر بادشاہ نے اُسکو قبول کر لیا
تو جس درجہ کا وہ تحفہ ہو گا اُسی درجہ کا اسکو صلہ دیا جایگا اور اگر قبول نہ کیا واپس کر دیا تو
اُس شخص کو اُس تحفہ کا کچھ صلہ نہین مل سکتا اور نہ اُس شخص کا یہ استحقاق ہو سکتا ہی کہ وہ اُس
تحفہ کا کہ جسکو بادشاہ نے قبول نہین کیا صلہ طلب کرے اسلیئے کہ صلہ تو تحفہ کی قبولیت پر
منحصر ہی نہ عدم قبولیت پر اسیطرح نماز ہی کہ اگر درگاہ باریتعالیٰ مین درجۂ قبولیت کو پہونچیگی
تو جس درجہ پر اُسکی قبولیت ہوئی ہی اُسی درجہ کا اُسکو ثواب ملیگا اور اگر نماز قبول نہ ہوئی
واپس کر دی گئی تو کوئی صلہ اُسکا نہین مل سکتا یہ ہی قول جناب سید مرتضیٰ علم الہدیٰ وغیرہ
علمائے رضوان اللہ علیہم کا ہی اب رہی یہ بات کہ ایسی نماز کہ کچھ توجہ قلب کے ساتھ اور کچھ
عدم توجہ قلب کے ساتھ ادا ہوئی ہی تو جسقدر نماز بلا توجہ قلب کے ادا ہوئی ہی آیا اُسقدر
نماز بھی اُسکے ساتھ قبول ہو گی یا نہین اسکی نسبت جہانتک احادیث پر غور کیا جاتا ہی
اوس سے یہ بات ثابت ہوتی ہی کہ اوسقدر نماز (یعنی جسقدر نماز عدم توجہ قلب کے ساتھ

ادا ہوئی ہی قبول نہ ہوگی پس ایسی صورت مین نماز مذکور ناقص رہی یعنی کچھ درجہ اُسکا
قبول ہوا اور کچھ قبول نہوا اور جب نماز ناقص رہی تو ایسی نماز کے درجۂ قبولیت کو پہونچنے
کی امید نہین ہی اور جب پوری نماز قبول نہ ہوئی تو وہ ہی اندیشہ اور خوف باقی رہا کہ جو اوپر
تحریر ہو چکا ہی اور اُس حدیث مین کہ جسکو جناب شہید ثانی علیہ الرحمہ نے اسرار الصلوۃ مین
بروایت عیص بن قاسم جناب امام جعفر صادق ؑ سے تحریر کیا ہی یہ الفاظ ہین کہ فرمایا جناب
امام جعفر صادق ؑ نے کہ قسم خدا کی جب ایک شخص کا سن پچاس برس کا ہوتا ہی اور اُسکی
ایک نماز بھی قبول نہ ہوئی تو اُسکے لئے اس سے زیادہ سخت تر کونسی چیز ہی۔ پس ایسی سختی
اور نقص کے رفع ہونے کے لئے یعنے جسقدر نماز بلا توجہ قلب کے ادا ہوئی ہی باریتعالی نے
نوافل کو مقرر فرمایا کہ اُسکا اتمام نوافل سے ہوجائے اسی سبب سے نوافل متمم صلوۃ قرار
دی گئین ورنہ کوئی ضرورت نوافل کے مقرر کرنے کی نہ تھی اور خصوصًا ہم سے گنہگارون
کے لئے توجہ قلب بہ نماز ایک ایسی چیز ہی کہ جو قریب قریب غیر ممکن کے ہی بلکہ قطعی غیر ممکن ہی
سچ تو یہ ہی کہ بسبب خرابی قلب کے ہم سے تمام عمر مین ایک پوری نماز کا بتوجہ قلب ادا ہوجانا
تو در کنار ایک رکعت کا بھی بتوجہ قلب ادا ہونا ممکن نہین ہی اور نہ توجہ قلب ایسی چیز ہی
کہ جسپر ہم سے گنہگار قادر ہوسکین پس ایسی صورت مین انصاف باریتعالی کا مقتضی اسبات
کا تھا کہ بالعیوض توجہ قلب کے اور کوئی شرط بھی ایسی مقرر کی جائے کہ جسکا ادا کرنا ہم سے ممکن
ہوسکے اسلیے باریتعالی نے نوافل کو مقرر فرمایا کہ نماز مین جسقدر نقص عدم توجہ قلب کی وجہ سے
ہوگیا ہی اُسکا اتمام نوافل سے ہوجائے اگر چشم بصیرت سے دیکھا جائے تو نوافل کا مقرر
ہونا ہمارے لئے ایک نعمت عظیم کا ملنا ہی یہ کیسی نعمت عظیم ہی کہ ہماری نماز تو بلا توجہ
قلب کے ادا ہو مگر چند رکعتین نوافل کے ادا کرلینے سے وہ ہی نماز ہماری توجہ قلب
مین محسوب ہوجائے اور اگر نماز کی قبولیت کے لئے صرف شرط توجہ قلب ہی کی رہتی
اور اُسکے عیوض مین نوافل مقرر نہ ہوتین تو ہم سے گنہگارون کی ہلاکت مین تو کوئی

شک نہ تھا اس سبب سے کہ ہم سے پوری نماز نہ توجہ قلب کے ساتھ ادا ہوتی اور نہ
قبول ہوتی اور جب نماز ہی قبول نہ ہوتی تو ہمارے دیگر اعمال بھی قبول نہ ہوتے اور
جنکے قلوب ایسے روشن وصاف تھے کہ جنکی نماز تمام وکمال بتوجہ قلب ادا ہوا کرتی تھی
اُنھون نے بھی نوافل کو ترک نہین کیا یعنے جناب ائمہ صلوات اللہ علیہم اجمعین بھی نوافل
کو ادا کرتے چلے آئے اگر نوافل کے ادا کرنے سے نفع نہ تھا تو اُنکو کوئی ضرورت نوافل کے
ادا کرنے کی نہ تھی پس جنکی تمام وکمال نماز بتوجہ قلب ادا ہوتی تھی اُنھون نے بھی نماز
واجبہ کو مع نوافل ہی کے ادا کیا تو پھر ہمارا نوافل کا ادا نہ کرنا تو گویا خود ہی نقصان کا
گوارا کر لینا اور اپنے کو ہلاکت مین ڈالدینا ہی چنانچہ ایسی ہلاکت سے بچنے کے لئے نوافل
مقرر کی گئین۔ جناب شہید ثانی علیہ الرحمہ نے اسرار الصلوۃ مین جو حدیث بروایت
ابو حمزہ ثمالی تحریر فرمائی ہی کہ جس مین جناب امام زین العابدین ع نے فرمایا کہ نماز قبول
نہین ہوتی مگر اُسقدر کہ جسقدر نماز مین رجوع قلب ہو پس ابو حمزہ ثمالی نے عرض کیا
کہ ہم تو ہلاک ہوئے فرمایا حضرت نے ہرگز نہین بہ تحقیق کہ اللہ تعالی نے نوافل کو اس کا
اتمام کنندہ قرار دیا ہی۔ ملاحظہ ہو حدیث مذکور نمبر (۱۶) باب ہذا۔ اور ہنگام تذکرہ
فضیلت نوافل کی ایک پیشنماز صاحب نے مجھ سے فرمایا کہ جس طرح نماز جعفر طیار وغیرہ
وغیرہ مستحب ہین اسی طرح نوافل بھی ہین پس اگر نماز جعفر طیار وغیرہ کو پڑھا جائے
ثواب حاصل ہوگا اور اگر نہ پڑھا جائے تو کچھ نقصان نہین اسیطرح نوافل کو پڑھا جائے
ثواب ہی نہ پڑھا جائے تو کوئی حرج نہین مین نے عرض کیا کہ جناب ملانا صاحب بھلا نوافل سے اور نماز
جعفر طیار وغیرہ سے کیا مقابلہ ہو سکتا ہی آپ غور فرمایئے کہ نماز جعفر طیار وغیرہ سے
نماز واجبہ کو کوئی نفع حاصل نہین ہوتا اور نوافل شبانہ روز سے نماز واجبہ کو
یہ نفع حاصل ہوتا ہے کہ نوافل کی وجہ سے نماز واجبہ اتمام کو پہونچتی ہے
اور کامل ہو جاتی ہے اور اگر نوافل کو ادا نہ کیا جائے تو نماز واجبہ ناقص رہتی ہی

اسی سبب سے نوافل کے قضا کی بھی تاکید فرمائی گئی ہو ملاحظہ ہون احادیث ورچونکہ نماز جعفر طیار وغیرہ سے نماز واجبہ کو کوئی نفع حاصل نہین ہوتا لهذا ایسی نمازون کی تاکید مثل نوافل کے نہین کی گئی ادا کیجیے تو ثواب ہو نہ ادا کیجیے تو کوئی نقصان نماز واجبہ کو نہین پہونچتا پس اب ملاحظہ فرمایئے کہ نوافل کے مقابلہ مین کوئی نماز مستحبی ہوسکتی ہی اسپر مولانا صاحب خاموش ہوئے افسوس کہ اسی قسم کے پیشنمازون نے ترک نوافل کا رواج قائم کردیا مولانا صاحب قبلہ نے تو بسبب عدم شوق عبادت وغیرہ کے نوافل کو ترک کیا اور مؤمنین نے یہ سمجھا کہ مولانا صاحب نے مستحب ادا کیا لهذا ہم بھی اسی طریقہ پر چلین یہ نہ سمجھے کہ مولانا صاحب نے ایک ایسی سنت موکدہ کو ترک کیا کہ جو متمم صلوٰۃ واجبہ اور باعث خوشنودی پروردگار اور باعث حصول تقرب باریتعالی تھی پس جو پیشنماز یا صاحب علم تارک نوافل ہو تو اسکو دیکھکر ہمکو یہ لازم نہین ہو کہ ہم بھی نوافل کو ترک کردین اپنے اپنے فعل اپنی اپنی جزا مین نے کسی پیشنماز کو آجتک وعظ مین بھی فضیلت اور فوائد نوافل کے اور اسکے ترک کے نقصانات بیان کرتے ہوئے نہین دیکھا وجہ اسکی یہی ہی کہ وہ خود نوافل کے پابند نہین ہین تو ایسی حالت مین اگر ادائے نوافل کے فوائد اور اسکے ترک کے نقصانات بیان کئے جائین اور اسوقت کوئی یہ کہدے کہ پھر آپ کیون نہین پابندی فرماتے تو اسکا کیا جواب دے سکتے ہین مجھ سے اکثر پیشنمازون سے اور صاحبان علم سے معاشرت رہی مگر مین نے تو انمین سے اکثر کو مثل ڈھول کے خالی ہی پایا جب دیکھیے امور دنیا کو خوب عمدگی کے ساتھ انجام دیتے ہین اور عقبیٰ کی جانب کچھ بھی توجہ نہین جس طرح عشق امور دنیا کا ہی اسیطرح اگر عشق امور عقبی کا ہو تو ضرور امور عقبی بھی توجہ کے ساتھ کئے جائین اگر زیادہ نہین تو امور عقبی کی جانب اتنی تو توجہ

عا نماز ہائے مستحبہ مین سوائے نوافل شبانہ روز کے اور کسی نماز کا مثل نماز عیدین وغیرہ کے قضا کے ادا کرنے کا حکم نہین ہی۔

ہونا چاہیئے کہ جتنے امور دنیا کی جانب ہی مگر افسوس امور عقبیٰ پر اتنی بھی توجہ نہین ہی اور
امور عقبیٰ کا اتنا بھی عشق نہین کہ جتنا امور دنیا کا ہی چنانچہ فی زمانہ ایک حقہ پینے کا شوق ہی
پیشنماز یا غیر پیشنماز کے حقہ کو ملاحظہ فرمائے کہ جیسا حقہ ہوگا اُسی کے مطابق اُسپر نیچہ بھی
ہوگا اور جیسا نیچہ ہوگا اُسی کے موزون اُسپر چلم بھی ہوگی اور گٹہ بھی نیچہ کا حقہ کے
موافق بندھا ہوا ہوگا اور آواز بھی درست اور ٹھیک آتی ہوگی غرضکہ حتی الامکان
حقہ مین کوئی سقم نہ رکھا جائیگا اور ہر طرح سے اُسکو کامل اور تمام کردیا جائیگا پس اسیطرح
اگر نماز واجبہ کا عشق ہو تو کیا نماز واجبہ کے نقصان رفع ہونے کے لئے اور اُسکے تمام
اور کامل ہونے کے لئے نوافل کو ادا نہین کرسکتے ضرور نوافل کو بھی ادا کرسکتے ہین مگر چونکہ
عشق حصول عقبیٰ نہین ہی لہذا مجبور ہین اسیطرح لباس کو ملاحظہ فرمایئے کہ لباس کے قطع
اور وضع اور سلائی مین بھی کوئی سُقم اور نقصان نہ رہنے دینگے اس خیال سے کہ اگر حسب قاعدہ
درست نہ ہوگا تو لوگ اعتراض کرینگے صرف لوگون کے اعتراض کے اندیشہ سے ایسا اہتمام
لباس مین کیا جاتا ہی پس جو تمام مخلوق کا خالق ہی اور اُسکے حکم کے موافق جو نماز واجبہ
ادا کی جاتی ہی تو اُسکے خوف سے نماز واجبہ مین کیون نہین ایسا اہتمام کیا جاتا یعنے
جو اسباب اُس نماز کی تکمیل اور اتمام کے ہین اُنکی پابندی کیون نہین کی جاتی سچ تو یہ ہی
کہ عشق عبادت و خوشنودی خدا اور خوف خدا خاص قلب سے تعلق رکھتا ہی جسکے قلب
مین اسکی توفیق ہو عشق عبادت اور خوشنودی خدا اور خوف خدا کچھ علم عربی پر نہین ہے
چنانچہ مین نے اکثر صاحبان علم عربی کو اس سے خالی پایا زبان عربی اسکے لئے حاصل
کی جاتی کہ کتب فقہ و احادیث کو سمجھا جائے اور اُسپر عمل کیا جائے پس جس شخص نے باوجود
تحصیل علم عربی و احادیث کے اُسپر عمل نہ کیا تو وہ شخص جاہل سے بدتر ہے اس سبب سے
کہ جاہل تو بسبب عدم واقفیت کے عمل نہین کرتا اور یہ شخص باوجود واقف ہونے کے عمداً
عمل نہین کرتا اسی طرح عمل بے علم دین کچھ لباس پر نہین ہی یعنی بھاری عمامہ کا سر پر رکھ لینا

اور عبائے سیاہ کا پہن لینا چنانچہ مین نے بعض ایسے مؤمنین کو پابند نوافل شبانہ روز معہ نماز
شب کے پایا کہ جنکے لباس ظاہری سے قطعی ایسا گمان نہین ہوتا جب مین ایک عرصہ کے
بعد اُنکی اس حالت سے واقف ہوا تو مین نے کہا کہ جب آپکی عبادت خدا مین یہ کیفیت ہی
اور خوف خدا سے آپ کی یہ حالت ہی تو آپ اس لباس کو ترک کرکے لباس شرعی یعنے عبا و
عمامہ وغیرہ کیون نہین پہنتے اسپر انھون نے آنکھون سے آنسو جاری کرکے یہ جواب دیا کہ کہان
ہم گنہگار اور کہان یہ لباس ذرا خیال کرنا چاہئے کہ ایسے صلحا کہ جو اپنا بہت بڑا وقت باُمید
خوشنودی خدا عبادت خدا مین صرف کرتے ہین وہ اپنے کو اس لباس تک کے لائق نہین سمجھتے
اور واقعی اُنکا یہ خیال بہت ہی صحیح ہی اور جو لوگ اس لباس کو پہنتے ہین اُنمین سے اکثر اس
لباس کی توقیر نہین کرتے اور اُن امور عقبیٰ کے بجا لانے مین کہ جن مین فوائد ہی فوائد ہین
فضول حجتین پیدا کرکے دیگر مؤمنین کو بھی اُن اعمال سے کہ جو باعث حصول فوائد عقبیٰ کے
ہین محروم رکھتے ہین ایک پیشنماز نے فرمایا کہ تحقیق ہی کہ صاحب جواہر الکلام نوافل نہین
پڑھتے تھے مین نے عرض کیا کہ یہ سماعی حال قابل اطمینان نہین ہی اس سبب سے کہ ایسا
عالم جلیل القدر اپنی تالیف یعنی جواہر الکلام مین تو نوافل شبانہ روز کی فضیلت و تاکید مین
احادیث لکھے اور خود اُن احادیث پر عمل نہ کرے اور اگر بالفرض ذرا دیر کو تسلیم بھی
کرلیا جائے تو اسکا جواب یہ ہی کہ اگر اُنھون نے باوجود قائل ہونے قول بالمواسعہ کے نوافل
شبانہ روز کو عمداً ترک کردیا تو اُنھون نے خود اپنا نقصان عقبیٰ حاصل کیا اسلئے کہ جو فوائد
نوافل شبانہ روز سے اُنکی نماز واجبہ کو حاصل ہوتے وہ اُنسے محروم رہے کتاب جواہر الکلام
کا بشرطیکہ اُسکو باریتعالیٰ نے قبول کیا ہو اجر ضرور ملیگا مگر کتاب جواہر الکلام متمم صلوٰۃ
واجبہ نہین ہوسکتی اس سبب سے کہ ہر فعل کی جزا علیحدہ علیحدہ ہی پس اتمام نماز واجبہ کا
نوافل پہ ہی نہ دوسرے عمل خیر پر اور اگر بالفرض کوئی مجتہد یا پیشنماز بشرطیکہ قول بالمواسعہ
کا قائل ہو (ملاحظہ ہو قول بالمواسعہ مندرجہ نمبر ۳۲ باب ہذا) تو اوسکا یہ فعل ترک نوافل کا

ہمارے لئے نظیر نہین ہو سکتا اس سبب سے کہ اُسکے اس فعل ترک نوافل سے نوافل کا ترک
کر دینا جائز قرار نہین پا سکتا اور نہ اس سے سنت رسول مین فرق آسکتا ہی نوافل کا درجہ
اور اُسکے فوائد جیسے کہ جناب رسالت مآب ؐ نے فرمائے ہین کم نہین ہو سکتے یعنے نوافل
سنت موکدہ اور متمم صلوٰۃ ہی رہینگی لہذا ہمکو لازم نہین ہی کہ ہم بھی کسی پیشنماز یا مجتہد کو تارک
نوافل دیکھکر نوافل کو ترک کرین اپنے اپنے اعمال اور اپنی اپنی جزا جناب سرکار میر
آغا صاحب مجتہد اعلی اللہ مقامہ پر غور فرمایا جاے کہ کتابین لکھنا اور درس بھی دینا اور جوابات
مسائل بھی لکھنا اور نیز دیگر امور اجتہاد مین بھی مصروف رہنا اور پھر نوافل شبانہ روز بھی
ادا کرنا پس اگر امور عقبیٰ کی جانب توجہ کامل ہو تو ہر شخص نوافل کو ادا کر سکتا ہی جس طرح
امور دنیا مین نماز واجبہ کے لئے وقت نکال لیا جاتا ہی اسیطرح نوافل کے لئے بھی
وقت نکل سکتا ہی نوافل مین زیادہ وقت صرف نہین ہوتا آٹھ رکعت نوافل غالبًا پانچ چھ
منٹ مین تمام ہو جاتے ہین پس اگر پانچ چھ منٹ نوافل مین صرف کر دئے جائین تو
دوسرے کامون مین کچھ بھی ہرج واقع نہین ہو سکتا مگر عشق امور آخرت اور خوف خدا
قلب مین ہونا شرط ہی بغیر اسکے مشکل ہی۔

مسئلہ اجماع علما کا اسپر بھی ہی کہ نوافل کو بلا عذر کے بیٹھ کر بھی ادا کر سکتا ہی پس
اگر نوافل کا کھڑے ہو کر ادا کرنا گران گذرے تو بیٹھکر بجا لائے کوئی قباحت نہین ہے
مگر افضل اور اولی مثل نماز واجبہ کے ادا کرنا ہی اور اگر نوافل مین بعد سورۂ حمد کے
دوسرے سورہ کا پڑھنا بار گذرے تو نوافل کے لئے یہ بھی حکم ہی کہ سورۂ حمد پر بھی
اکتفا کر سکتا ہی مگر افضل مثل نماز واجبہ کے ادا کرنا اور حمد اور دوسرے سورہ کا پڑھنا ہی
خلاصہ یہ ہی کہ اگر شوق حصول عقبیٰ ہو تو نوافل کا ادا کرنا ہر طرح ممکن ہی ورنہ فضول بیکار
بیس طرح کی حجتین ادائے نوافل مین نکال سکتے ہین ایک پیشنماز نے فرمایا کہ چونکہ تعلیم
علم واجب ہی لہذا بسبب درس کے نوافل کو ترک کر دیا جاتا ہی اس خیال سے کہ جتنا وقت

نوافل مین صرف ہو وہ تعلیم ہی مین صرف ہونا بہتر ہی مین نے عرض کیا کہ ابھی یہ دو شخص آپکے پاس آئے اور کم سے کم بیس ۲۰ پچیس ۲۵ منٹ آپ انسے دنیوی باتین کرتے رہے آپ نے ایک فعل واجب کو چھوڑ کر اتنا وقت دنیوی باتون مین کیون صرف کیا

۱۱۶ ایک صاحب طالب علم پابند نوافل شب کے تھے (طالب علم کو پابند نوافل یعنی نماز شب کا ہونا ضرور ہی اس سبب سے کہ باعث قوت حافظہ ہی) مین نے اُنسے عرض کیا کہ اگر آپ نوافل ظہر و عصر کی بھی پابندی کیجیئے تو بہتر ہی اس سبب سے کہ اس سے تمام نوافل شبانہ روز کی تکمیل ہو جائیگی اُسوقت ایک پیشنماز صاحب کہ جو تارک نوافل تھے موجود تھے اُنھون نے فرمایا کہ طلب علم واجب ہی یا نوافل مین نے عرض کیا طلب علم فرمایا کہ پھر نوافل کی کیا ضرورت ہی مین نے عرض کیا کہ اسکی کیا ضرورت ہی کہ جب ایک سنت موکدہ کی وجہ سے طلب علم کو کچھ نقصان نہ پہونچ سکے تو بھی بلا وجہ اس سنت موکدہ کو ترک کر دیا جائے کہ جو متمم صلوٰۃ ہو کوئی شخص اتنی محنت نہین کر سکتا کہ جو تمام دن طلب علم ہی مین رہے اور ذرا دیر کو بھی دوسرے کامو مین معروف نہ ہو پس پس جسطرح بحالت طلب علم اپنا وقت امور دنیا مین صرف کیا جاتا ہی اسیطرح اگر پانچ منٹ نوافل مین بھی صرف کر دئے جائین تو کوئی قباحت نہین ہی بلکہ سراسر فوائد ہی فوائد ہین مذہب اہلسنت مین بھی تو طالب علم ہین کہ جو نماز واجبہ کو معہ نوافل کے ادا کرتے ہین پس جسطرح ادائے نوافل کی وجہ سے طلبائے مذہب اہلسنت کا طلب علم مین کچھ نقصان نہین ہوتا (مذہب اہلسنت مین بھی بہت سے طلبا مولوی عالم مولوی فاضل وغیرہ وغیرہ کا امتحان دیتے ہین) اسیطرح ہمارے مذہب امامیہ کے بھی طلباء کا ادائے نوافل کی وجہ سے طلب علم مین کچھ ضرر نہین ہو سکتا افسوس کہ ایسے ہی پیشنماز کہ جو بلا وجہ عمداً تارک نوافل ہین دوسرون کو بھی ترک نوافل کی ترغیب دیتے ہین جب ادائے نوافل کی وجہ سے معلم یا متعلم مذہب اہلسنت کو کچھ نقصان نہین پہونچتا تو ہمارے مذہب امامیہ کے بھی معلم یا متعلم کو ادائے نوافل کی وجہ سے کچھ نقصان نہین پہونچ سکتا وہ بھی انسان ہین ہم بھی انسان جسطرح نوافل اُنکو نقصان نہین پہونچا سکتین اسیطرح ہمکو بھی کچھ ضرر نہین پہونچا سکتین یہ بات اُسوقت ثابت ہو جائیگی کہ جب معلم اور متعلم ہمارے مذہب امامیہ کی نظر انصاف سے غور کرین -

اسکا معقول جواب نہین دیا مین نے عرض کیا کہ جسطرح آپ نے اپنا وقت ان باتون مین صرف
اسیطرح آپ اپنا وقت پانچ منٹ کے لئے نوافل مین بھی صرف کرسکتے ہین منصف مزاج
تھے اس میری عرض پر مسکرا دئے مین نے بعض پیشنمازون کو دیکھا کہ نہ تو نوافل کو خود
ادا کرتے ہین اور نہ مقتدی کو ادائے نوافل کی مہلت دیتے ہین چنانچہ مین بعض ایسی
جماعتون مین شریک ہوا کہ ادھر جناب مولانا صاحب قبلہ نے نماز ظہر کو ادا کیا اور ابھی
تسبیح پڑھکر سجدہ شکر سے بھی فارغ نہ ہونے پائے کہ مؤذن نے نماز عصر کے لئے اقامت
شروع کردی مقتدی کو اتنی مہلت نہ ملی کہ جو نوافل عصر کو قبل نماز کے ادا کرلے
اگر خود پیشنماز صاحب نے اپنے کو ثواب و فوائد نوافل سے محروم رکھا ہی تو مقتدی کو تو
ادائے نوافل کی مہلت دیدینا چاہیئے یہ کیا کوئی ضروری بات ہی کہ انسان خود بھی
ایسی سنت موکدہ کو ترک کرتا رہے کہ جو متمم صلوۃ واجبہ ہو اور دوسرے کو بھی مہلت
اسکے ادا کرنے کی ندے اس طریقہ کا اثر بہت ہی خراب پڑتا ہی یعنے جو لوگ احادیث سے
واقف نہین ہین اُن کے ذہن نشین ہوجاتا ہی کہ نوافل کے پڑھنے سے کوئی نفع
نہین ہی اور نہ اسکے ترک مین کوئی نقصان ہی اگر ادائے نوافل سے کوئی نفع ہوتا تو
پیشنماز کیون نہ ادا کرتے یا کوئی نقصان ہوتا تو یہ کیون ترک کرتے بس انھین خیالات
سے ترک نوافل مین ترقی ہوتی چلی جاتی ہی اور اس ترقی کا بار انھین پیشنماز صاحبان
وغیرہ کی گردن پر رہتا ہی اور رہتا چلا جائیگا کہ جو موجد اس ترقی کے ہوئے اور ہوتے ہین
جس طرح امور دنیا کو چھوڑ کر نماز واجبہ ادا کی جاتی ہی اُسی طرح اُس نماز کے اتمام و کامل
ہونے کے لئے نوافل یومیہ بھی ادا ہوسکتے ہین ذرا مذہب اہل سُنت پر غور کیا جائے
کہ اس مذہب کے پیشنماز اور غیر پیشنماز سب نماز واجبہ کو مع نوافل کے ادا کرتے ہین حالانکہ مذہب
اہل سُنت مین بھی نوافل نماز یومیہ کے واجب نہین ہین سُنت[علہ] موکدہ ہین اور

علہ ما بین ہمارے اور اُنکے اتنا فرق ہی کہ ہمارے مذہب امامیہ مین جمیع نوافل یومیہ

اُنکے یہان کی احادیث مین بھی نوافل یومیہ کے یہ ہی نفع تحریر ہین کہ یہ متمم صلوۃ ہین
اور ہمارے مذہب امامیہ مین بھی نوافل یومیہ سنّت مؤکدہ اور متمم صلوۃ ہین پس
نہایت افسوس اور تعجب کی بات ہے کہ جس مذہب کو (یعنے مذہب اہل سُنت کو)
یہ کہا جاتا ہی کہ یہ مذہب پیرو احکام ائمہ علیہم السّلام کا نہین ہی اُسکے مذہب کے جمیع پیشنماز اور غیر
پیش نماز واجبہ کو نوافل کے ساتھ ادا کرین اور ہمارے مذہب کو جو دعویٰ پیروی احکام
ائمہ علیہم السّلام کا ہی سو ہمارے مذہب کے پیشنماز اور غیر پیشنماز سب نوافل یومیہ کو
قطعی ترک کر دین (اور اگر کوئی پابند نوافل یومیہ ہی بھی تو شاذ نادر) یہ کیسی پابندی
احکام ایمہ علیہم السلام کی ہی کہ جو عمل جمیع اعمال مین افضل تر ہو اور باعث قبولیت دیگر
اعمال خیر بھی ہو اُسی عمل کے اتمام اور کامل ہونے کے اسباب کو قطعی ترک کر دیا جائے
احادیث مین آیا ہی کہ افضل اعمال نماز واجبہ ہی اول حساب نماز واجبہ کا لیا جائیگا اگر
نماز واجبہ قبول ہوئی تو جمیع اعمال بھی قبول ہونگے اور اگر نماز واجبہ قبول نہ ہوئی تو
کوئی عمل اُسکا قبول نہ ہوگا لہذا اسباب قبولیت نماز کو عمداً ہرگز ترک کرنا لازم نہین ہے
اسباب قبولیت نماز مین سے قرات نہین ہی کہ جیسا اوپر تحریر ہو چکا ہی پس جاننا چاہیئے
کہ قرأت صرف شرط صحت نماز ہی نہ شرط قبولیت نماز مثلاً کسی شخص نے نماز کو با قرأت ادا
کیا تو نماز اُسکی صحیح ادا ہو گئی مگر قبول نہین ہو سکتی اس سبب سے کہ محض قرأت باعث قبول
نماز نہین ہی منجملہ شرائط قبولیت نماز مین سے ایک شرط نماز واجبہ کا وقت فضیلت پر ادا
کرنا دوسری شرط توجہ قلب کی ہی یعنی بوقت ادائے نماز کے ابتداء نماز سے آخر نماز تک
قلب اُسکا سوائے خدا کے امور دنیا کی طرف متوجہ نہو اگر قلب امور دنیا کی طرف متوجہ ہوگا

سُنت مؤکدہ ہین اور اُنکے یہان ایسا نہین ہی جیسے آٹھ رکعت نوافل ظہر کے ہین تو اہلسنت مین منجملہ انکے
چھ رکعت سنّت مؤکدہ ہین اور دو رکعت غیر مؤکدہ اسیطرح چار رکعت نوافل مغرب اسمین سے
دو رکعت سنّت مؤکدہ اور دو غیر مؤکدہ اسیطرح اور نوافل کی کیفیت ہی۔

اور قلب مین امور دنیا داخل تو جسقدر نماز ایسی حالت مین ادا کی گئی وہ قبول نہ ہوگی
اور جب اتنی نماز قبول نہ ہوئی تو کل نماز ناقص رہی اور جب کل نماز ناقص رہی تو
حسب احادیث ناقص نماز درجۂ قبولیت کو نہین پہونچ سکتی (احادیث مین آیا ہی کہ
کہ جس طرح کوئی شخص ناقص ہدیہ قبول نہین کرتا اسیطرح سے باری تعالی بھی ناقص نماز
قبول نہین کرتا ملاحظہ ہو باب طہارت باطنیہ) پس اسی نقص کے رفع کرنے کے لیے (یعنے
جسقدر نماز بغیر توجہ قلب کے ادا ہوئی ہی اُسکے اتمام اور کامل کرنے کے لیے) جناب
رسولخداؐ نے نوافل مقرر فرمائے (کہ جیسا اوپر تحریر ہو چکا ہی) لہذا نماز واجبہ کا اتمام
نوافل سے ہو جاتا ہی یعنے جو نماز واجبہ مع نوافل کے ادا کی جائے وہ تمام اور کامل ہو جاتی ہی
ناقص نہین رہتی اب غور کرنا چاہیے کہ ہم عمداً ترک نوافل کی وجہ سے کیسا بھاری نقصان
اٹھا کر اپنے قیمتی نفع کو چھوڑ رہے ہین جو شخص عقل سلیم رکھتا ہی وہ شخص عمداً اپنا فائدہ
چھوڑ کر نقصان گوارا نہین کر سکتا اور اگر کوئی شخص عمداً اپنا نقصان گوارا کرے بھی تو
اُسکو صاحب عقل نہین کہہ سکتے بلکہ اُسکو مجنون کہا جائیگا کیونکہ یہ کام مجنون ہی کا ہی کہ جو دیدہ و دانستہ
اپنے فوائد کو ترک کر کے نقصانات قبول کرتا چلا جائے پس ہمکو اپنے فوائد و نقصانات اخروی کا
بخوبی غور کر لینا لازم ہی جو امور باعث نقصانات عقبیٰ کے ہین اُنکو ترک کرین اور جو امور
باعث فوائد آخرت کے ہین اُنکو بجا لائین مگر یہ بات وقفیت احادیث پر منحصر ہی اور
جب ہمنے احادیث سے وقفیت حاصل کر لی اور اُس سے ہمکو یہ بات ثابت ہوئی
کہ نوافل یومیہ متمم صلوۃ ہین تو ہمکو نوافل یومیہ کا ہرگز ہرگز ترک نکرنا چاہیئے اس معاملہ مین
ہمکو نہ مجتہد کی تقلید سے[علہ] غرض (بشرطیکہ وہ قول بالمواسعہ کا قائل ہو) اور نہ پیشنماز کی

علہ مثلاً ہم ایسے مجتہد کی تقلید کر رہے ہین کہ جو قول بالمواسعہ کا قائل ہی ملاحظہ ہو نمبر (۳۲
باب ہذا) اور اُس مجتہد نے عمداً نوافل کو ترک کر دیا تو ہمکو کوئی ضرورت نہین ہی کہ ہم بھی اس
فعل مین اُسکی تقلید کرین مجتہد مذکور کے ترک کر دینے سے نوافل کا ترک کر دینا جائز نہین ہو سکتا

اگر مجتہد یا پیشنماز نے (بشرطیکہ قول بالمواسعہ کے قائل ہون، عمداً نوافل یومیہ کو ترک کر دیا
تو اُنکو دیکھکر ہمکو یہ لازم نہین ہی کہ ہم بھی نوافل کو ترک کر دین اس سبب سے کہ وہ مجتہد اور
پیشنماز ایسی صورت مین کہ قول بالمواسعہ کے قائل ہین نوافل کو عمداً ترک کیے ہوئے ہین
تو وہ اپنا نقصان عقبیٰ کر رہے ہین ہمکو کیا ضرورت ہی کہ ہم بھی اُنکو دیکھکر اپنا نقصان عقبیٰ

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۵۴)

حسب احادیث نوافل متمم صلوٰۃ ہی رہین گے غیر متمم صلوٰۃ نہین ہو سکتے اور جب متمم صلوٰۃ رہین
تو اُنکا عمداً ترک کر دینا جائز نہین ہو سکتا مجتہد ہو یا پیشنماز (یا غیر پیشنماز (بشرطیکہ قول بالمواسعہ کا
قایل ہو) عمداً ایسی سُنت موکدہ کو (یعنے نوافل یومیہ کو ترک کرتا رہے کہ جو متمم صلوٰۃ ہے اور
باعث خوشنودی پروردگار اور باعث حصول تقرب باریتعالی ہی تو اُسکا قلب صحیح نہین ہی
بلکہ بیمار ہی اگر اُسکا قلب صحیح ہوتا تو وہ ایسی سنت موکدہ کو عمداً ترک نکرتا اس قسم کے نقصانات
سبب عوارض قلب کی وجہ سے ہوتے ہین (ملاحظہ ہون عوارض قلب مندرجہ باب طہارت باطنیہ
اور عوارض کا قلب مین پیدا نہ ہونا کچھ اجتہاد و پیشنمازی پر منحصر نہین ہی بلکہ جسکو خدائے تعالی
یہ توفیق عطا فرمائے یہ قلب کے (عوارض وغیر عوارض) ایک پوشیدہ حالت ہی اور اجتہاد و
پیشنمازی ظاہری کیفیت ہی چنانچہ حیدرآباد دکن مین ایک مولانا صاحب (جنکا نام مین نے
قلم انداز کر دیا ہے) سررشتہ تعلیم مین ملازم تھے اجتہاد[عل] کرتے تھے اور پیشنمازی بھی حیدرآباد کے
بعض مؤمنین اُنکے مقلد تھے اور اُنکے پیچھے نماز پڑھا کرتے تھے اُنکی نسبت یہ معاملہ مشہور ہوا اور
اخبار مشیر دکن مین شایع ہوا کہ اُنھون نے ایک طالب علم کے ساتھ ارتکاب خلاف وضع فطری کا کیا
بالآخر مولانا صاحب اپنے عہدہ سے برخاست کیے گئے اس موقع پر اس تحریر سے میری غرض یہ ہے
کہ اُنکے اجتہاد و پیشنمازی نے اُنکے قلب کو کچھ نفع نہین دیا وجہ اُسکی وہ ہی مادہ خراب عارضہ قلبی ہے

[عل] خاص حیدرآباد ہی کے بعض ساکنین نے اُنکو مجتہد قرار دے لیا تھا اس سبب سے کہ یہان کے
اکثر لوگ معمولی احکام دین سے بھی پورے طور پر واقف نہین ہین پس جو شخص معمولی احکام دین سے
بھی واقف نہ ہو تو وہ شخص مجتہد و غیر مجتہد مین کیا تمیز کر سکتا ہے۔

گوارا کرین اسکی مثال ایسی ہی کہ مثلاً کوئی شخص جسکو جنون کی جھنک ہو وہ اپنی سکونت
کے لیئے ایک مکان ناتمام (یعنی اگر دیوارین ہین تو چھت نہ ہو اور چھت ہو تو دیوارین نہون)
تیار کرا کر اُسی مکان کو اپنی سکونت کے لئے پسند کرے تو صاحب عقل سلیم کے لیئے یہ
لازم نہین ہی کہ وہ بھی اُسکو دیکھکر اپنے لئے ویسا ہی مکان ناتمام تعمیر کرائے

کہ جسکی وجہ سے قلب نے اُس مادہ خراب و عارضہ کو بھی سب پر ظاہر کر دیا باریتعالی ایسے لوگون پر
لعنت کرے کہ جو بظاہر پیشنمازی کرین اور اجتہاد بھی اور باطن مین ایسے افعال کے مرتکب
ہون کہ جن افعال کے ارتکاب پر امتہاے سابقہ مسخ کردی گئین لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ پس اس مثال سے یہ بات
ثابت ہوئی کہ ظاہری لباس شرع و افعال ریا مانع عوارض قلب کے نہین ہین قلب مین
عوارض کا پیدا نہ ہونا یا عوارض کا قلب سے زائل ہونا بغیر اُن امور کے کہ جنکا ذکر
باب طہارت باطنیہ مین تحریر ہو چکا ہے مشکل بلکہ غیر ممکن ہے اُن مین سے ایک
خواہشات نفسانی ہے کہ اول اسپر غالب آنا ضرور ہی اگر انسان خواہشات نفسانی پر غالب
آگیا تو گویا اُسنے اس میدان کا بہت بڑا حصہ طے کر لیا اور اگر خواہشات نفسانی غالب
آگئین تو جس طرح چاہا انسان کو نچاتی رہینگی اسلیئے کہ ہر فعل کا ارتکاب اور اُسکا ترک
قلب ہی پر منحصر ہے انسان سے کوئی عمل نیک ترک نہین ہو سکتا مگر خواہشات نفسانی کی
وجہ سے چنانچہ نوافل یومیہ پر مداومت نہ کرنا بھی خواہشات نفسانی کی وجہ سے ہوتا ہے
اگر انسان نے قلب پر غالب آکر نوافل یومیہ کی پابندی کر لی تو انسان نے وہ نفع
عقبی کا حاصل کر لیا کہ جسکا مقابلہ کوئی نفع نہین کر سکتا اور اگر انسان مغلوب ہو گیا
تو اس نفع عظیم سے محروم رہا پس خلاصہ یہ ہی کہ ہر مؤمن کو نوافل شبانہ روز کی پابندی
لازم ہے علامات مؤمن مین سے ایک علامت پابندی نوافل شبانہ روز کی بھی ہے
لہذا پابندی نوافل کی ضرور چاہیئے اور اگر کوئی شخص جو عمداً نوافل کو ترک کیئے ہوئے ہی
بشرطیکہ وہ قول بالمواسعہ کا قابل ہو۔

تو اُسکے اس فعل کو دیکھکر ہمکو نوافل کا ترک کردینا ہرگز نہ چاہیئے کیونکہ ایک شخص جو عمداً
نقصانات اُخروی حاصل کر رہا ہی تو اُسکو دیکھکر ہمکو بھی نقصانات اُخروی کا اختیار
کرلینا بالکل خلاف عقل ہی اور اگر ایسا کریگا تو اُس شخص کا شمار بھی صاحبان عقل سلیم مین
نہین ہوسکتا بلکہ وہ شخص بھی مجانین مین داخل رہیگا کیونکہ یہ کام مجنون ہی کا ہی کہ جو باوجود
قدرت کے مکان کی تعمیر کو عمداً ناتمام رکھکر اُسی کو پسند کرے یہ جنون باعتبار دنیا کے ہی
اور باعتبار آخرت کے وہ شخص مجنون ہی کہ جو عمداً کسی عمل نیک کے ناتمام اور ناقص رہنے
کو پسند کرکے درگاہ باریتعالی سے اُسکی قبولیت کی کوئی غرض نہ رکھے اور عمداً نقصانات
اُخروی حاصل کرتا رہے اِسی کے متعلق منجملہ اور تمثیلات کے ایک تمثیل نوافل ہی کے ہی
مثلاً کوئی شخص عمداً نماز یومیہ کو (بشرطیکہ قول بالمواسعہ کا قایل ہو) بغیر نوافل کے ادا کرے
مثال اسکی یہ ہی کہ مثلاً ایک غلام ہی کہ جسکی سپرد اُسکے آقا نے گوشت پکانے کا کام متعلق کیا
اور اُسکو یہ حکم دیا کہ گوشت ہمیشہ دہی کے ساتھ بھونا جاے جس مرتبہ گوشت کو دہی سے نہ بھونکر
پکایا جائیگا تو وہ گوشت اگرچہ عمدہ پکا ہوا ہو مگر ناقص پکا ہوا شمار کیا جائیگا اور آقا نے اپنے
رحم کی وجہ سے یہ بھی کہدیا ہو کہ گوشت کو ناقص (یعنی دہی سے نہ بھونکر) پکا دینے کی وجہ سے
تم سے اسکا مواخذہ نہ کیا جائیگا کہ تمنے گوشت نہین پکایا در حقیقت گوشت پکا دیا مگر چونکہ شرط
گوشت کے ساتھ دہی کی لگائی گئی تھی اُسکے ترک کردینے کی وجہ سے ناقص رہیگا لہذا وہ قابل
قبول نہ ہوگا تو اب غور کرنا چاہیئے کہ اگر غلام مذکور باوجود شرط مذکور کے عمداً گوشت کو بغیر
دہی کے بھونکر ہمیشہ پکایا کرے تو کیا وہ غلام اس بات کی امید رکھ سکتا ہی کہ مجکو اسکا صلہ
ملجائیگا نہ غلام کو اس بات کی امید ہوسکتی ہی اور نہ آقا اُسکا اسکو صلہ دے سکتا ہے پس یہ ہی
مثال نوافل کے ہی کہ بغیر نوافل کے نماز ناقص رہتی ہی اگرچہ نماز واجبہ کو با طہارت اور با قرأت
و با آداب و شرائط ادا کردینے سے نماز ادا ہو جائیگی اس سبب سے کہ یہ شرائط صحت نماز سے
ہین مگر چونکہ اُسنے اُس شرط کو کہ جسکو باریتعالی نے متمم صلوٰۃ قرار دیا تھا عمداً ترک کیا لہذا وہ

تو گویا اُسنے عمداً نماز یومیہ کو ناقص اور ناتمام رکھا اس سبب سے کہ اُسنے اُس فعل کو ترک کیا کہ جو متمم صلوٰۃ تھا ایسے شخص کا شمار مجانین مین ہی نہ صاحبان عقل سلیم مین اگر صاحب عقل سلیم ہوتا تو ایسے بھاری نقصانات اُخروی کو ہرروز گوارا نہین کر سکتا تھا ہان البتہ جو شخص اُس جماعت علما کا قائل ہو کہ جو قول بالمضائقہ کی قائل ہی ملاحظہ ہو نمبر (۳۱) باب ہذا تو البتہ وہ شخص نوافل کو بشرطیکہ اُسکے ذمہ نماز واجبہ قضا ہو ناادا کرنے قضاے نماز واجبہ کے ترک کریگا اس سبب سے کہ اُسکے نزدیک ناادا کرنے قضاے نماز واجبہ کے جملہ نمازہاے سنتی مثل نماز عیدین و نمازہاے ماہ رجب وغیرہ وغیرہ سب باطل ہین اس جماعت کے احکام نہایت سخت ہین ملاحظہ ہو نمبر (۳۱) باب ہذا۔

(۳۰) **اقوال بالمضائقہ و بالمواسعہ** مین نے بعض پیشنماز اور غیر پیشنماز کو دیکھا کہ جب اُنکو کوئی حیلہ ظاہری ترک نوافل کا نہین ملتا اور ایسا موقع کہ جسمین ذکر فضیلت و تاکید نوافل کا آجاتا ہی تو یہ عذر کر دیتے ہین کہ چونکہ نوافل بغیر ادا قضاے واجبہ کے باطل ہین اس سبب سے نہین پڑھتے لہذا مناسب معلوم ہوتا ہی کہ اس موقع پر کچھ صراحت اسکی بھی کیجائے کہ جس شخص پر قضاے یومیہ ہو آیا وہ نوافل ادا کر سکتا ہی یا نہین اسمین دو قول ہین ایک مضائقہ اور ایک مواسعہ۔

(۳۱) **جو علما قول مضائقہ** کے قائل ہین صرف اُنھین کے نزدیک بغیر ادا

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۵۷) نماز ناقص رہیگی اور جب نماز ناقص رہی تو وہ نماز درجۂ قبولیت کو نہ پہونچیگی احادیث مین صاف صراحت کر دی گئی ہی کہ جسقدر نماز بلا توجہ قلب کے ادا ہو وہ قبول نہین ہوتی اُسکا اتمام نوافل سے ہو جاتا ہے لہذا نوافل متمم صلوٰۃ قرار دی گئین یعنے جو نماز واجبہ معہ نوافل کے ادا کی جائے وہ ناقص نہین رہتی پس جو شخص عمداً نوافل یومیہ کو ترک کرتا رہے تو گویا اُسنے خود اپنا نقصان گوارا کر لیا اور یہ کام فاتر العقل ہی کا ہی کہ جو دیدہ و دانستہ عمداً اپنے فوائد کو ترک کر کے نقصان گوارا کرتا رہے۔

قضائے یومیہ کے نوافل یومیہ و جمیع نمازہائے سنتی باطل ہین مضائقہ سے مراد ضیق وقت ہی
یعنے نماز واجبہ کی قضا کو فوراً ادا کرنا چاہیے اور جب تک اُسکی قضا ادا نہ ہو اوسوقت تک
کسی کام مین مشغول ہونا سوائے ضرورات ستہ کے جائز نہین ہی بلکہ حرام ہے ضرورات
ستہ سے مراد یہ ہی۔ کھانا بقدر ضرورت ۔ پینا بقدر ضرورت ۔ یعنی کھانا پینا بقدر ضرورت
سے مراد یہ ہی کہ اتنا کھائے پیے کہ جو باعث حیات کا ہو سیر ہو کر کھانا پینا جائز نہین ہی
حرام ہی ۔ سونا بقدر ضرورت ۔ بول ۔ براز ۔ حاجت ضروری کہ جسکے ترک سے ضرر ہو
مال کا یا جان کا پس اس جماعت کے نزدیک یہ ہی کہ جسکے ذمہ قضائے واجبہ ہو اُس شخص
کو جب تک اُسکی قضا ادا نہ کرے کھانا اور پینا سیر ہو کر اور سونا ضرورت سے زیادہ قطعاً
حرام ہی اور اسی طرح سوائے ضرورات ستہ کے اور کامون مین مشغول ہونا جائز نہین ہی
حرام ہی چنانچہ جناب مرزا محمد حسن اعلی اللہ مقامہ صاحب جواہر الکلام تحریر فرماتے ہین
کہ قائل اس قول کے (یعنے مضائقہ کے) جناب شیخ مفید علیہ الرحمہ اور جناب شیخ
ابو جعفر طوسی علیہ الرحمہ اور جناب سید مرتضیٰ علم الہدیٰ علیہ الرحمہ ۔ اور جناب سید ابن طاوس
علیہ الرحمہ اور جناب قاضی ابن براج علیہ الرحمہ اور جناب حلی ابن ادریس علیہ الرحمہ
اور جناب شیخ ورام علیہ الرحمہ اور بعضے محدثین اور بعض علمائے معاصرین کہ وہ نماز قضائے
یومیہ کی پڑھنے مین فوراً مشغول ہونا تمام اوقات مین واجب جانتے ہین مگر بوقت
تنگی وقت نماز حاضرہ کے اور جو افعال ضروریات معاش سے ہو وین مثل بیع وشرا
واکل وشرب وغیرہ کے کہ یہ بھی بقدر ضرورت یعنی ایسا فعل کہ جسپر حیات موقوف ہو
اور نفقہ واجبہ موقوف ہو جائز ہین اور باقی جمیع افعال مباح اور اعمال حسنہ جائز نہین ہین
پس انکے نزدیک قضائے یومیہ کا ادا کرنا فوراً واجب ہی اور شیخ ابو جعفر طوسی و سید
مرتضیٰ و سید ابن طاؤس و قاضی ابن براج و حلی ابن ادریس نے تصریح کی ہی کہ باوجود
وسعت وقت کے اگر نماز حاضرہ کو (یعنے اُسوقت کی نماز کو) قضائے یومیہ پر مقدم پڑھیگا

تو نماز حاضرہ باطل ہی اور جناب شیخ مفید نے بصراحت تحریر فرمایا ہی کہ حرام ہی پس نماز مذکور فاسد ہی اور ان سب کے نزدیک کوئی فرق نہین ہی نماز قضا مین ایک دنکی ہو یا کئی دن کی ہو یا اُسی روز کی ہو خواہ نماز سہواً قضا ہوئی ہو اور بعد کو یاد آئے یا عمداً قضا ہوئی ہو اور شیخ مفید نے اِسی مسئلہ کی بنا پر فرمایا ہی کہ نوافل یومیہ (یعنے نوافل پنجگانہ) و نوافل غیر یومیہ (یعنے جمیع نمازہائے سنتی ماہ ہائے مبارک و مثل نماز عیدین وغیرہ وغیرہ) اُس شخص پر کہ جسپر نماز واجبہ قضا ہو حرام ہی اور وجہ اسکی یہ ہی کہ جسقدر افعال ضد ہین (یعنے جتنے افعال مانع ہین ادا کرنے قضائے یومیہ مین اور اُسکے مشغول ہونے مین) سوائے ضرورت ستہ کے وہ سب حرام ہین حتے کہ انکے نزدیک یہ ہی کہ اگر نماز حاضرہ پڑھتا ہو اور اُس پڑھنے کی حالت مین یاد آیا کہ ایک نماز قضا اُسکے ذمہ ہی تو نیت کو اُسکی طرف (یعنی قضا کی طرف) عدول کر دینا واجب ہی اور محقق ابوالقاسم صاحب شرایع نے اپنی کتاب معتبر مین تحریر فرمایا ہی کہ بنا بر قول مضایقہ کے لازم آتا ہی کہ جسکے ذمہ نمازین واجب قضا بہت ہون اُسکے لئے جائز نہین ہی کہ سیر ہو کر کھائے اور ضرورت سے زیادہ سووے اور اکتساب معاش زیادہ کرے مگر بقدر قُوت ایک روز کے اپنے اور اپنے عیال کے لئے پس اگر اُسکے پاس ایک درہم ایک روز کی قوت کا ہووے حرام ہی اُسپر زیادہ اکتساب معاش کا کرنا۔

من مؤلف مؤید قول مضائقہ کے جو احادیث ہین اُنکو بخیال طول ہونے رسالہ ہذا کے قلم انداز کیا جاتا ہی اس سبب سے کہ علماے متاخرین قول مضائقہ کے قائل نہین ہین قول مواسعہ کے ہین کہ جسکی تصریح آیندہ کی جائیگی جو علما قول مضائقہ کے قائل ہین اُنکے نزدیک اُس شخص کو سیر ہو کر کھانا پینا اور ضرورت سے زیادہ سونا اور سوائے اُن ضروری کامون کے کہ جنکی وجہ سے ضرر جان یا مال کا ہو اور کامون مین مشغول ہونا تا وقتیکہ نماز واجبہ کی قضا ادا نکرلے قطعاً حرام ہو پس انسان مثلاً پاد دُبھر

کھانا کھاتا ہی تو آدھ پاؤ کھائے اسیطرح مثلاً پانی پاؤ بھر پیتا ہی آدھ پاؤ پئے اسی طرح
مثلاً چھ گھنٹہ سوتا ہی تین گھنٹہ سووے باقی تین گھنٹہ ادائے قضائے یومیہ مین صرف
کرے اسیطرح اگر قوت اپنا اور اپنے اہل وعیال کا ایک دن کا موجود ہو اُسپر زیادہ
اکتساب معاش کا کرنا قطعاً حرام ہی اس سبب سے کہ جو وقت زیادہ اکتساب معاش مین
صرف کرتا ہی اُسوقت مین قضا نماز واجبہ کی ادا کرے پس سوائے ضرورات ستہ کے کہ
کہ جنکا اوپر ذکر ہو چکا ہی اور کامون مین مشغول ہونا اگرچہ وہ کام مستحب ہی ہون حرام ہی
اس سبب سے کہ اُن اوقات مین قضائے یومیہ کا ادا کرنا واجب ہی نہ دوسرے کام کا
اس جماعت کے نزدیک بلا ادائے قضائے واجبہ کے نوافل یومیہ و جمیع نمازہائے سنتی
ماہہائے رجب و شعبان و رمضان المبارک وغیرہ و نمازہائے عیدین وغیرہ وغیرہ سب
باطل ہین اس سے زیادہ اور کیا ہو سکتا ہی کہ اس جماعت کے نزدیک یہ ہی کہ اگر نماز وجبہ
حاضرہ کو وسعت وقت مین بلا ادا قضائے یومیہ کے ادا کرے تو نماز حاضرہ بھی باطل ہی
پس اگر اس جماعت کی تقلید کی جائے تو اُنکے احکام کی بھی پابندی واجب ہی اور اگر
اُنکے احکام کی پابندی نکرے تو گویا اس جماعت کی تقلید ہی نہین ہی یہ کیا بات کہ تکیہ
لگائے ہوئے حقہ پی رہے ہین یا لیٹے بیٹھے آرام یا کتاب بینی کر رہے ہین اخبارات
دیکھ رہے ہین اور فضول باتون مین مشغول مرثیہ و احادیث پڑھنے کو تیار مجالس مین
جانے کے لئے حاضر سیر کرنے کے لئے موجود دل مین آیا تو ذرا سیر کو یا دوست احباب
کی ملاقات کو چلے گئے واپس آئے تو خوب سیر ہو کر کھانا کھایا پانی پیا پھر سوئے تو ایسا سوئے
کہ نماز صبح یا نماز ظہر کا وقت فضیلت بھی ضایع کر دیا پس یہ فعل بلکہ وہ جمیع افعال کہ جو مانع
ادائے قضائے یومیہ کے ہین سوائے ضرورات ستہ کے وہ سب حرام ہین پس ایسا کیون
کیا جاتا ہی مین نے ایک پیشنماز سے عرض کیا کہ آپ نے اسوقت نوافل ظہر و عصر کی
کیون نہین ادا کین فرمایا کہ بسبب قضائے یومیہ کے مین نے عرض کیا کہ جب آپ کے

ذمہ قضائے یومیہ تھی تو نماز حاضرہ کو آپ نے وسعت وقت مین بغیر ادا قضائے یومیہ کے کیون ادا فرمایا یہ نماز باطل ہی اسی طرح آپ نے جو نماز عید کی پڑھائی وہ بھی باطل ہی اگر قول مضائقہ کی تقلید ہی تو اُن علما کے احکام کی کہ جو قول مضائقہ کے قائل ہین پابندی کرنا چاہیئے اسکا جواب معقول ندیا افسوس کہ جب پیشنماز ہی پابند احکام کے نہ ہون تو عام مومنین کو کس طرح وقفیت ہو سکتی ہی بظاہر ادائے نوافل مین تو مومنین کے روبرو یہ عذر کہ بسبب قضائے یومیہ کے نوافل ادا نہین کی جاتین اور اس بارہ مین جو مواقع دکھتے ہین اُنکو عام مومنین پر ظاہر نہ کرنا صرف اس خیال سے کہ کہین کوئی یہ نہ کہدے کہ پھر آپ کیون نہین پابندی فرماتے زیبا نہین ہی جس جماعت علما کی انسان تقلید مین ہو اُسکے احکام کی خود پوری پابندی کرکے دوسرون کو بھی اُس سے آگاہ کرنا چاہیے یہ ہر مومن کو اختیار ہی کہ قول مضائقہ کی پابندی کرے یا مواسعہ کی۔

(۳۲) جو علما قول مواسعہ کے قائل ہین اُنکی تعداد بمقابلہ علمائے قائلین قول مضائقہ کے بہت زیادہ ہی مواسعہ سے مراد وسعت ہی بنابران علما کے کہ جو مواسعہ کے قایل ہین نماز واجبہ قضا ہو جائے تو اسکا ادا کرنا واجب فوری نہین ہی یعنے جسوقت چاہے قضائے واجبہ کو ادا کرے خواہ نماز حاضرہ پر مقدم کرے یا مؤخر کرے اور نماز خاص کو اول وقت پڑھے خواہ آخر وقت پڑھے اور یہ مذہب مشہور علمائے متاخرین کا ہی چنانچہ صاحب جواہر الکلام اعلی اللہ مقامہٗ تحریر فرماتے ہین کہ فاضل متبحر جناب سید عماد علیہ الرحمہ و جناب سید محمد جواد علیہ الرحمہ و جناب فاضل محقق اسد اللہ علیہ الرحمہ وغیرہ کا یہ ہی قول ہی اور کتاب مختلف اور کشف الرموز و غایۃ المراد اور ذخیرہ اور مصابیح علامہ طباطبائی سے بھی یہ ہی مستفاد ہوتا ہی اور جملہ فقہائے متبحرین مثل جناب شیخ مفید علیہ الرحمہ و جناب قطب الدین راوندی علیہ الرحمہ

و جناب عماد الدین محمد بن علی علیہ الرحمہ و جناب نصیر الدین ابی طالب علیہ الرحمہ و جناب عبد اللہ بن حمزۃ الطوسی علیہ الرحمہ و جناب سدید الدین محمود الحمصی علیہ الرحمہ و جناب شیخ ابی علی الحسن ابن طاہر الصوری علیہ الرحمہ و جناب علی ابن عبید بن بابویہ منتجب الدین علیہ الرحمہ و جناب شیخ یحیی نجم الدین بن حسن بن سعید علیہ الرحمہ و جناب شیخ نجیب الدین یحیی بن احمد بن یحیی علیہ الرحمہ و جناب سید علی ابن موسی ابن طاؤس صاحب کرامات علیہ الرحمہ و جناب علامہ حلی علیہ الرحمہ اور اُنکے والد اور اُنکے فرزند علیہ الرحمہ و جناب سید عمید علیہ الرحمہ و جناب سید ضیاء الدین علیہ الرحمہ و جناب محمد ابن مکی شہید اوّل علیہ الرحمہ و جناب شیخ زین الدین شہید ثانی علیہ الرحمہ و جناب مقداد علیہ الرحمہ و جناب شیخ حسن صاحب معالم علیہ الرحمہ اور اُنکے فرزند جناب شیخ محمد علیہ الرحمہ و جناب شیخ ابی طالب علیہ الرحمہ و جناب شیخ بہائی علیہ الرحمہ اور اُنکے والد جناب شیخ جواد بن سعید کاظمی علیہ الرحمہ و جناب محدث کاشانی علیہ الرحمہ و جناب علامہ محمد باقر مجلسی علیہ الرحمہ اور اُنکے والد محقق شیروانی علیہ الرحمہ و جناب سید محمد باقر بہبہانی علیہ الرحمہ (اور بہت اسماء اُن علمائے جلیل القدر کے ہین کہ جو اسی جماعت مین شامل ہین اُنکے اسمار بخیال طول ہوتے کتاب ہذا کے قلم انداز کئے گئے) اور اکثر علمائے معاصرین مواسعہ کے قائل ہین (یعنے قضائے یومیہ کو جب چاہے ادا کرے) بنا بر قول مواسعہ کے اُس شخص کو کہ جسکے ذمہ قضائے واجبہ ہی جمیع افعال مباح جائز ہین تو افعال مباح کے مقابلہ مین نماز نافلہ کا پڑھنا تو بطریق اولیٰ جائز ہی۔

(۳۳) من مؤلف نماز افضل عبادات مین سے ہی نافلۂ یومیہ ہو یا غیر یومیہ ہو۔

حدیث از جواہر الکلام وغیرہ فرمایا جناب رسولخدا نے کہ قرۃ عین نماز ہی۔

حدیث ایضاً فرمایا جناب ائمہ علیہم السلام نے کہ نماز بہترین عبادات سے ہی۔

حدیث فرمایا کہ نماز قریب کرنیوالی ہی خدا سے پرہیزگار کو۔

من مؤلف ہر سہ احادیث مذکورہ مطلق ہین ان مین نوافل یومیہ وغیر یومیہ (یعنے جمیع نماز ہائے سنتی) سب شامل ہین پس بنابران احادیث کے اور قول بالمواسعہ کے جسکے ذمہ قضائے یومیہ ہو اُس شخص کو بلا ادائے قضائے یومیہ کے جمیع افعال مستحبہ مثل تعلیم علوم وکتاب بینی و تالیفات و تصنیفات دینی و زیارت مومنین کے لئے جانا اور قضائے حاجات مومنین مین وقت کا صرف کرنا اور دیگر کارہائے نیک مین شریک ہونا اور مجالس عزا و وعظ وغیرہ و نیز دیگر امور مستحبہ و مباح مین مشغول ہونا اور نماز نوافل یومیہ کا پڑھنا اور نماز شب کا بجالانا اور دیگر نماز ہائے مستحبہ مثل نماز عیدین و ماہ ہائے رجب وغیرہ وغیرہ کا ادا کرنا جائز ہی باطل نہین ہی پس جو شخص قول مواسعہ کی تقلید کرے اُسکو علاوہ ادا کرنے قضائے واجبہ کے جمیع نوافل یومیہ کا بھی نماز واجبہ کے ساتھ ادا کرنا ضرور ہی اس سبب سے کہ نوافل یومیہ متمم صلوۃ ہین جن احادیث سے نوافل یومیہ کا پڑھنا جائز ہے اُن مین سے کچھ احادیث ذیل مین تحریر کیے جاتے ہین۔

(الف) حدیث از وسائل الشیعہ عبداللہ بن سنان نے جناب امام جعفر صادقؑ سے روایت کی ہی کہ آنحضرتؑ فرماتے تھے کہ بدرستیکہ جناب رسولخداؐ سو گئے اور غلبہ نیند کا ہوا پس بیدار نہ ہوئے یہانتک کہ حرارت آفتاب سے اذیت پہونچی پس بیدار ہوے اور دو رکعت نماز نافلہ صبح کی آپ نے پڑھی بعد اُسکے نماز صبح پڑھی (یعنی اول نافلہ صبح کی قضا پڑھی بعد اُسکے نماز صبح کی قضا پڑھی) اور فرمایا بلال سے کہ اے بلال کیا ہوا تجھکو پس بلال نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ جسنے آپکو سولا دیا اُسنے مجکو سُولا دیا فرمایا حضرت نے کہ یہان سے اُٹھکر چلو کہ یہان غفلت ہوئی ہی۔

من مؤلف اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ خدائے تعالی نے پیغمبر کو سُولا دیا اس سبب سے کہ اُمت کو یہ معلوم ہو جائے کہ جناب رسولخداؐ بھی انسان ہین پس

بسبب غلبۂ نیند کے وقت نماز کا قضا ہو جانے سے قدح حضرت کی عصمت مین نہین آسکتی
اور اسکی تاویل جناب شیخ یوسف بحرینی علی اللہ مقامہٗ و نیز دیگر علمائے متبحرین نے
یہی کی ہی اور اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوا کہ جن مقامات پر عبادت سے غفلت ہو
اُن مقامات پر رہنے سے اجتناب کرے مجکو اسکا تجربہ ہوا ہی اور نیز اکثر اخبارات
معتبرہ سے ثابت ہی کہ بعض مکان اور زمین مین بسبب معاصی کے تاثیر ہو جاتی ہی کہ
جب تک اُس جگہ انسان رہے طاعت خدا مین اُس سے غفلت ہوتی رہے یا قلب اُسکا
طاعت خدا کی جانب راغب نہو غرض کہ جیسے گناہ زمین پر ہون ویسی ہی تاثیر زمین مین ہو جاتی ہی
جیسا کہ مین نے باب کبائر مین تحریر کیا ہی۔

(ب) حدیث ایضاً ابی بصیر نے روایت کی ہی کہ مین نے سوال کیا جناب امام
جعفر صادق ع سے کہ ایک شخص صبحکو سو گیا یہانتک کہ آفتاب نے طلوع کیا پس فرمایا حضرت
نے کہ اول دو رکعت نماز نافلہ صبح کی پڑھے بعد اُسکے نماز صبح کی پڑھے (یعنے اول دو رکعت
نماز نافلہ صبح کی قضا پھر دو رکعت نماز صبح کی قضا پڑھے)۔

(ج) حدیث ایضاً زرارہ نے روایت کی ہی جناب امام محمد باقر ع سے کہ فرمایا جناب
رسولخدا ص نے کہ جبکہ وقت نماز واجبہ کا آجائے پس نافلہ صحیح نہین ہی تا آنکہ نماز واجبہ پڑھے
پس مین کوفہ مین آیا اور مین نے حکم بن عطیبہ کو اور اُنکے اصحاب کو اس حدیث سے
خبر دی اُنھون نے مجھ سے اس حدیث کو قبول کیا پھر سال آیندہ مین بخدمت جناب
امام محمد باقر ع حاضر ہوا پس حضرت نے مجھ سے یہ ارشاد فرمایا کہ جناب رسولخدا ص نے بعضے
سفر مین مقام کیا اور فرمایا کہ کون ہمکو اُٹھائیگا بلال نے عرض کیا کہ مین پس بلال اور
سب لوگ سو گئے یہانتک کہ آفتاب نے طلوع کیا پس جناب رسولخدا ص نے بلال سے فرمایا
کہ اے بلال تو کیون سو گیا عرض کیا کہ یا رسول اللہ جسنے آپکو سولایا اُسنے مجکو سولایا پس فرمایا
حضرت نے کہ اُٹھو اور اس جائے غفلت سے علٰحدہ ہو اور بلال سے فرمایا کہ اذان کہہ

پس بلال نے اذان کہی حضرت نے دو رکعت نماز نافلہ صبح کی پڑھی بعد اُسکے کھڑے ہو کر نماز صبح کی بہ جماعت پڑھی اور فرمایا کہ جو شخص بھول جائے کسی نماز کو پس جسوقت یاد آئے اوس نماز کو پڑھے بدرستیکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہی وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ۔ یعنی قایم کر تو نماز کو بوقت میرے ذکر کے (یعنے جسوقت نماز قضا یاد آئے اُسکو بجالائے تفسیر اس آیہ کی اسی طرح وارد ہی) زرارہ کہتا ہی کہ مین نے اس حدیث کے حکم کو اُنکے اصحاب تک پہونچایا پس اُنھون نے کہا کہ یہ حدیث تمھاری حدیث اول کی نقیض ہی پس مین پھر جناب امام محمد باقرؑ کی خدمت مین آیا اور جو کچھ اُن لوگون نے کہا تھا حضرت سے عرض کیا فرمایا حضرت نے کہ اے زرارہ کیون آگاہ نہ کیا تمنے اُنکو کہ بتحقیق دونون وقت فوت ہو گئے (یعنے وقت نافلہ صبح کا بھی قضا ہوا اور نماز صبح کا بھی قضا ہو گیا) اور جناب رسولخداؐ اسیطرح قضا بجالائے (یعنے اول دو رکعت نماز نافلہ صبح کی قضا پڑھی پھر نماز صبح کی قضا ادا کی۔

(د) حدیث از نہج البلاغہ۔ فرمایا جناب امیرؑ نے کہ تقرب بہ نوافل نہین ہی جبکہ فرائض کو ضرر پہونچائین اور فرمایا حضرت نے کہ جبکہ نوافل فرائض کو ضرر پہونچائین پس نوافل کو ترک کردو من مؤلف اس حدیث سے یہ ثابت ہوا کہ جب وقت فضیلت تنگ ہو اور صرف اتنا وقت ہو کہ اُسمین نماز واجبہ ہی ادا ہو سکتی ہی تو ایسے وقت مین اول نماز واجبہ ادا کرے بعد ازان نوافل کو ادا کرے اگر وقت فضیلت مین وسعت ہی تو اول نوافل کو ادا کرنا جائز ہی اور اسیطرح اگر وقت اخیر مین اتنی وسعت ہو کہ جسمین نوافل بھی ادا کر سکتا ہی تو ایسی حالت مین اول نوافل کو بہ نیت قضا یا قربتاً ادا کرے اُسکے بعد نماز واجبہ کو بجالائے اور اگر اداے نوافل کے لائق وقت اخیر مین بھی وسعت نہین تھی تو ایسی صورت مین اول نماز واجبہ کو ادا کریگا اسکے بعد نوافل کی قضا بجا لائیگا۔

(ھ) حدیث از وسائل الشیعہ۔ حریز نے زرارہ سے روایت کی ہی کہ کہا

زرارہ نے کہ مین نے جناب امام محمد باقرؑ سے عرض کیا کہ ایک شخص کے ذمّہ قضائے یومیہ ہی وہ قضا پڑھتا ہی پس اُسکو خوف ہوا صبح کے طلوع ہوجانیکا اور نماز شب کو اُس شب کی نہین پڑھا تھا فرمایا حضرت نے نماز قضا مین تاخیر کرے اور اول نماز شب کو پڑھ لے۔

من مؤلف اس حدیث سے یہ بات ثابت ہوئی کہ اُس شخص کے لئے کہ جو قضائے یومیہ پڑھتا ہی اور اُس پڑھنے کی حالت مین وقت نافلہ کا تنگ ہوجائے تو چاہیئے کہ نافلہ کو اول ادا کرلے اور قضائے یومیہ کو بعد پڑھے اس سبب سے کہ وقت نوافل کا تو قضا ہوجائیگا اور قضائے یومیہ کے ادا کرنے کے لئے ابھی وقت باقی ہی پس جسکے ذمہ قضائے یومیہ ہو اسکو بھی نوافل کا ادا کرنا جائز ہی اور نوافل اُسکے صحیح ہین اگر قضائے یومیہ ہو تو چاہیئے کہ قضائے یومیہ کو بھی ادا کرے اور نوافل کو بھی اس سبب سے کہ نوافل متمم صلوۃ ہین نوافل کو ہرگز ترک نہ کرے۔

مسئلہ۔ بجناب مستطاب تورّع مآب قبلہ و کعبہ ہر دوسرا نائب امام غائب مولانا و مقتدانا جناب سید آقا حسن صاحب مجتہد العصر و الزمان مدظلہ العالی عرض یہ ہی کہ دربارہ ادائے نوافل یہانتک جو کچھ مین نے لکھا ہی عمل اسپر صحیح ہی یا نہین اور جسپر نماز واجبہ قضا ہو وہ بلا ادا کرنے قضائے واجبہ کے نوافل کو پڑھ سکتا ہی یا نہین۔ بینوا توجروا۔

جواب

باسمہ سبحانہ ولہ الحمد عمل اسپر جائز ہی اور جسپر نماز قضا ہو وہ بھی نوافل بجالاسکتا ہے۔ فجزاکم اللہ خیر الجزاء واجزل مثوبا لکم بجزیل الاجر والحباء وانا الراجی عفو ربہ ذی المنن المحتو بالمشجن السیّد آقا حسن عفی عنہ

نقل مہر

الیس اللہ بکاف ۱۳۱۴
عبدہ
السیّد آقا حسن

باب بیسوان اوقات مشترک و مختص و فضیلت نماز ظہر و عصر

اوقات مشترک و مختص ظہر و عصر۔ (۱) حدیث از من لایحضرہ الفقیہ جناب شیخ صدوق علیہ الرحمہ۔ عبیدہ بن زرارہ نے وقت نماز ظہر و عصر کا جناب امام جعفر صادق ؑ سے دریافت کیا پس حضرت نے فرمایا کہ جب زوال شمس ہو جائے تو وقت ظہر و عصر کا داخل ہو جاتا ہی مگر وقت نماز ظہر کا قبل نماز عصر کے ہے بعد اسکے تجکو اختیار ہی نماز ظہر و عصر کے ادا کرنے مین یہانتک کہ آفتاب غائب ہو۔

(۲) حدیث ایضاً زرارہ نے روایت کی ہی جناب امام محمد باقر ؑ سے کہ فرمایا آنحضرت نے جب آفتاب کو زوال ہو جائے تو وقت نماز ظہر و عصر کا داخل ہو جاتا ہے اور جب آفتاب غروب ہو جائے تو وقت نماز مغرب و عشا کا داخل ہو جاتا ہی۔

(۳) حدیث از جواہر الکلام۔ داؤد بن مرقد نے روایت کی ہی کہ فرمایا جناب امام جعفر صادق ؑ نے کہ جب زوال شمس ہو جائے تو وقت ظہر کا داخل ہو جاتا ہی یہانتک کہ گذرے اُس سے اسقدر وقت کہ اُسمین چار رکعت نماز پڑھ سکے اور بعد اسکے وقت عصر کا داخل ہو جاتا ہی اور ان دونون کا وقت رہتا ہی جب تک کہ غروب مین بمقدار (پانچ رکعت کے وقت باقی رہے اور اگر بمقدار) چار رکعت کے باقی رہے پس ظہر کا وقت خارج ہو گیا عصر کا وقت ہی جب تک کہ آفتاب غائب ہو جائے اور جبکہ آفتاب غروب کرے تو مغرب کا وقت داخل ہوتا ہی یہانتک کہ تین رکعت نماز مغرب کی پڑھ سکے اور بعد اسکے وقت عشا کا داخل ہو جاتا ہی اور ان دونون کا وقت رہتا ہی جب تک کہ نصف شب مین چار رکعت کا وقت باقی رہے پس اسوقت مغرب کا وقت خارج ہو جاتا ہی اور عشا کا وقت باقی رہتا ہی جب تک کہ نصف شب ہووے۔

(۴) من مؤلف احادیث مذکورہ سے ثابت ہوا کہ بعد زوال شمس کے وقت

ظہر و عصر کا داخل ہو جاتا ہی مگر وقت مختص نماز ظہر کا اوّل زوال شمس سے بمقدار رکعت شخص حاضر کیٔے لیٔے اور دو رکعت کا مسافر کے لیٔے اور بعد اس مقدار کے وقت نماز عصر کا داخل ہو جاتا ہی اور نماز ظہر و عصر دونون کا وقت رہتا ہی تا وقتیکہ غروب مین چار رکعت کا وقت شخص حاضر کے لیٔے اور دو رکعت کا وقت مسافر کے لیٔے یہ وقت مختص نماز عصر کا ہی پس جب غروب آفتاب مین وقت چار رکعت کا باقی ہو شخص حاضر کے لیٔے اور دو رکعت کا مسافر کے لیٔے تو چاہیٔے کہ اسوقت نماز عصر کو پڑھے اور نماز ظہر کو قضا کرے ہان البتہ اگر غروب آفتاب مین وقت پانچ رکعت کا حاضر کے لیٔے اور تین رکعت کا مسافر کے لیٔے ہو تو ایسی صورت مین اوّل نماز ظہر بجا لاکر نماز عصر کو بجا لائیگا بشرطیکہ ایک رکعت نماز عصر کی قبل غروب کے ادا ہو جائے۔

حدیث مین آیا ہی کہ جسنے ایک رکعت کو پایا اُسنے تمام نماز کو پایا مگر یہ اوقات صاحب عذر کے لیٔے ہین نہ غیر صاحب عذر کے لیٔے اگر عمداً بلا عذر شرعی کے وقت فضیلت کو ضایع کرکے آخر وقت پر نماز پڑھیگا تو وہ شخص مواخذہ دار خدا کا ہوگا احادیث مین آیا ہے کہ خدائے تعالیٰ فرماتا ہی کہ جو شخص عمداً وقت فضیلت کو ضایع کرے اُسکا اختیار مجکو ہے چاہے اُسکو اس قصور پر کہ اُسنے عمداً وقت فضیلت کو ضایع کیا عذاب کرون یا اُسکی اس خطا کو بخشدون۔ ملاحظہ ہون احادیث مندرجہ نمبر (۵۱) باب بائیس‌ؔ کتاب ہذا و اقوال علما مندرجہ باب مذکور کیونکہ وقت فضیلت کا عمداً بلا عذر شرعی کے ضایع کرنا جائز نہین قرار دیا گیا ہی ملاحظہ ہون اقوال علما مندرجہ نمبر ۲۴ و ۴۸ وغیرہ باب بائیس‌ؔ کتاب ہذا۔

اوقات فضیلت نماز ظہر و عصر۔ (۵۵) حدیث از جواہر الکلام جناب شیخ محمد حسن علیہ الرحمہ۔ معویۃ ابن وہب نے کہا کہ جناب رسولخدا صلعم نے فرمایا کہ دروازہ خانۂ کعبہ پر جبرئیل میرے پاس دو مرتبہ آئے اوّل دن میرے ساتھ نماز ظہر کی

پڑھی جبکہ زوال شمس ہوا تھا اور نماز عصر پڑھی اسوقت کہ جب سایہ ہر شئے کا بقدر اُسکے
تھا بعد اسکے جب دوسرا دن ہوا تو جبرئیل نے نماز پڑھی میرے ساتھ ظہر کی اُسوقت
کہ جب سایہ ہر چیز کا بقدر اُسکے تھا اور نماز عصر کی پڑھی اُسوقت کہ جب سایہ ہر چیز کا
دو مثل اسکے ہوا تھا پس جبرئیل متوجہ ہوئے میری طرف اور کہا کہ اے محمد صلعم یہ وقت
اُن انبیا کا ہی کہ جو تمھارے قبل تھے اور مابین ان وقتون کے بھی وقت ہی۔

من مؤلف حدیث مذکور کو صاحب جواہر الکلام نے مختصر کیا ہی پوری حدیث جناب
شیخ یوسف بحرینی علیہ الرحمہ نے تحریر فرمائی ہی ملاحظہ ہو نمبر (۶) باب ہذا۔

(۶) حدیث از حدائق جناب شیخ یوسف[علہ] بحرینی علیہ الرحمہ۔ معویہ ابن وہب نے
جناب امام جعفر صادق ؑ سے روایت کی ہی کہ فرمایا آنحضرت نے کہ جبرئیل بوقت زوال
شمس جناب رسولخدا ص کے پاس آئے اور حکم کیا نماز ظہر کا پس جناب رسولخدا ص نے نماز
ظہر پڑھی بعد اسکے پھر جبرئیل اُسوقت آئے کہ جب سایہ ایک قامت کے برابر تھا
(یعنے برابر بہر قامت انسان کے) پس حکم نماز عصر کا کیا آنحضرت ص نے نماز عصر کی پڑھی
پھر جبرئیل ؑ اُسوقت آئے جبکہ آفتاب نے غروب کیا تھا حکم نماز مغرب کا کیا آنحضرت ص
نے نماز مغرب کی پڑھی بعد اسکے پھر جبرئیل ؑ اُسوقت آئے کہ جب شفق مغرب زائل
ہو چکی تھی پس حکم نماز عشا کا کیا پس آنحضرت ص نے نماز عشا کی پڑھی پھر جبرئیل طلوع
صبح صادق کے وقت آئے پس حکم نماز صبح کا کیا آنحضرت ص نے نماز صبح پڑھی پھر
دوسرے دن بعد زوال شمس کے جبرئیل اُسوقت آئے کہ جب سایہ ایک قامت تھا
(یعنے برابر ایک قامت انسان کے) پس حکم نماز ظہر کا کیا آنحضرت نے نماز ظہر کی

علہ بحرین ایک مقام عرب مین ہی وہان کے لئے جناب رسولخدا ص نے دعا فرمائی ہی اُس
دعا کا اثر اب تک یہ ہی کہ مقام مذکور مین علمائے جلیل القدر امامیہ سے ہوتے ہین چنانچہ جناب
شیخ یوسف علیہ الرحمہ علمائے جلیل القدر امامیہ سے ہین۔

پڑھی بعد اسکے پھر جبرئیلؑ اُسوقت آئے کہ جب سایہ دو قامت تھا (یعنے برابر دو قامت انسان کے) پس حکم نماز عصر کا کیا آنحضرتؐ نے نماز عصر پڑھی پھر جبرئیلؑ اُسوقت آئے کہ جب آفتاب غروب کر چکا تھا (یعنی قریب زوال سرخی مغرب پر) حکم نماز مغرب کا کیا پس آنحضرتؐ نے نماز مغرب کی پڑھی بعد اسکے پھر جبرئیلؑ اُسوقت آئے کہ جب ثلث شب ہوئی تھی اور حکم کیا نماز عشا کا حضرت نے نماز عشا پڑھی بعد اُس کے جبرئیلؑ اُسوقت آئے کہ جب طلیع ہوئی (یعنی قریب طلوع سرخی مشرق پر) پس حکم نماز صبح کا کیا آنحضرتؐ نے نماز صبح پڑھی بعد اسکے دکھا کہ یہ اوقات اُن انبیا کے ہین جو تمھارے قبل تھے اور) کہا کہ مابین اِن دونون وقتون کے بھی وقت ہے۔

من مؤلف پس جبرئیل کا یہ کہنا کہ مابین ان دونون وقتون کے بھی وقت ہی اس سے بعض لوگ نماز ظہر و عصر کے لئے یہ مراد لے لیتے ہین کہ یہ وقت فضیلت نماز ظہر و عصر دونون کا ہی اگر اسکو تسلیم کر لیا جائے تو اسمین یہ بہت بڑا سقم پیدا ہو جائیگا کہ نماز ظہر کے لئے وقت فضیلت کا دو قامت تک ہو جائیگا حالانکہ کسی حدیث مین وقت فضیلت ظہر کا زوال شمس سے دو قامت تک نہین ہی بلکہ ایک قامت تک ہی اور نہ علمائے امامیہ مین سے کوئی عالم اس بات کا قائل ہوا ہی کہ وقت فضیلت نماز ظہر کا دو قامت تک ہی اسیطرح حسب مراد مذکور وقت فضیلت مغرب مین یہ اعتراض ہو سکتا ہی کہ وقت فضیلت نماز مغرب کا غروب شمس سے تا ثلث شب قرار پائیگا اور کوئی حدیث ایسی نہین ہی کہ جس سے یہ ثابت ہو کہ وقت فضیلت نماز مغرب کا ثلث شب تک ہی اور نہ کوئی عالم علمائے امامیہ مین سے اسبات کا قائل ہوا ہی کہ وقت فضیلت نماز مغرب کا غروب شمس سے تا ثلث شب ہی پس ثابت ہوا کہ مراد مذکور درست و صحیح نہین ہو سکتی اور یہ بھی ثابت ہوا کہ جبرئیل کا یہ کہنا کہ مابین ان دونون

وقتون کے بھی وقت ہی یعنے جناب رسولخدا نے جن دو وقتون مین ہر نماز کو علیحدہ علیحدہ
ادا کیا ہی یہ وقت فضیلت خاص اُسی نماز کا ہی نہ دوسری نماز کا یعنے وقت فضیلت نماز
ظہر کا زوال شمس سے ایک قامت تک ہی اور نیز مابین اسکے اسیطرح وقت فضیلت
عصر کا سایہ ایک قامت سے دو قامت تک ہی اور نیز مابین اسکے اسیطرح نماز مغرب کے
لئے وقت فضیلت کا غروب شمس سے دوری شفق تک ہی اور نیز مابین اسکے اسیطرح نماز
عشا کے لئے وقت فضیلت کا دوری شفق سے تا ثلث شب ہی اور نیز مابین اسکے۔
پس جبرئیل کے اس کہنے سے کہ مابین ان دونون وقتون کے بھی وقت ہی یہی
بات ثابت ہوئی کہ جیسا اوپر تحریر کیا گیا اس سبب سے کہ اول دن جناب رسولخدا
نے حسب کہنے جبرئیل کے ہر نماز کو اُسکے شروع وقت فضیلت پر ادا کیا اور دوسرے دن ہر
نماز کو اُسکے ختم وقت فضیلت پر ادا کیا کہ جس سے یہ ثابت ہوا کہ ہر نماز کا دخول وقت
فضیلت اور ختم وقت فضیلت یہ ہی اور مابین ان دونون وقتون کے بھی اُسی نماز کا وقت
فضیلت ہی کہ جسکو اول و آخر ادا کیا گیا ہی نہ دوسری نماز کا اور یہ اوقات فضیلت کے
جناب رسولخدا کے روبرو قائم ہو چکے لہذا بعد اُنکے ان اوقات مین تغیر و تبدل نہین ہو سکتا۔
(۷) حدیث از وسائل الشیعہ و جواہر الکلام۔ احمد بن محمد یعنی ابی نصر نے
جناب امام جعفر صادق عم سے وقت فضیلت نماز ظہر و عصر کا دریافت کیا حضرت نے
تحریر فرمایا کہ وقت فضیلت نماز ظہر کا زوال شمس سے ہی جبکہ سایہ ایک قامت ہو اور
اُسکے بعد سے ایک قامت اور فضیلت نماز عصر کے لیے ہی۔
من مؤلف اس حدیث مین قامت سے مراد قامت انسان ہی۔
(۸) حدیث از وسائل الشیعہ و جواہر الکلام۔ محمد ابن حکیم نے روایت کی ہی
کہ سنا مین نے جناب امام موسیٰ کاظم عم سے کہ فرماتے تھے کہ اول وقت فضیلت نماز
ظہر کا زوال شمس سے ہی اور آخر وقت اُسکا جب زوال سے سایہ ایک قامت ہو

اسوقت تک ہی) پس اسی کے بعد سے اول وقت (فضیلت) نماز عصر کا ہی اور آخر وقت اسکا زوال شمس سے دو قامت تک ہی مین نے کہا کہ ایام گرمی و سردی مین برابر ہی فرمایا ہان۔ من مؤلف اس حدیث سے یہ ثابت ہوا کہ وقت فضیلت نماز ظہر کا ابتدا زوال شمس سے ہی اور جب سایہ ایک قامت ہو تو یہ وقت فضیلت نماز ظہر کا آخر ہی اور جب سایہ ایک قامت سے زیادہ بڑھا پس یہ ہی وقت ابتدا وقت فضیلت نماز عصر کا ہی اور زوال شمس سے جب سایہ دو قامت پر پہونچ جاوے تو یہ آخر وقت فضیلت نماز عصر کا ہی اور جب سایہ دو قامت سے زیادہ بڑھا پھر وقت فضیلت نماز عصر کا باقی نہین رہتا۔

(۹) حدیث از جواہر الکلام خلاصہ اُسکا یہ ہی کہ روایت کی یزید ابن حنظلہ نے کہ فرمایا جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ وقت فضیلت نماز ظہر کا زوال شمس سے اُسوقت تک ہی کہ جب سایہ قامت کے برابر ہو جب قامت پر پورا تمام ہو جائے تو یہ آخر وقت ہی بعد اسکے فضیلت نماز عصر کا وقت شروع ہو جاتا ہی اور اُسوقت تک باقی رہتا ہی کہ جب سایہ ایک قامت اور ہو (یعنے زوال شمس سے دو قامت تک) علاوہ احادیث مذکورہ کے اور بھی احادیث ہین کہ جنکو بسبب طول ہونے کتاب ہذا کے قلم انداز کیا گیا۔

(۱۰) صاحب جواہر الکلام تحریر فرماتے ہین کہ مراد قامت سے قامت انسان ہے نہ ذراع اگرچہ بعض احادیث مین تفصیل قامت کی ند راع وارد ہوئی ہی مگر ان احادیث مین (ملاحظہ ہون احادیث مذکورہ) قامت انسان ہی۔

من مؤلف اور یہ ہی قول دیگر علمائے معتبرین متاخرین کا ہی۔

(۱۱) حساب ابتدائے سایہ قامت و قامتین۔ صاحب جواہر الکلام اعلی اللہ مقامہ تحریر فرماتے ہین کہ بوقت زوال شمس جسقدر سایہ باقی رہتا ہی اُس سے جب سایہ زیادہ ہو تو اُسوقت سے اعتبار سایہ کے ایک قامت اور دو قامت کا کیا جاویگا (یعنے زوال شمس پر جسقدر سایہ باقی بچ رہتا ہی اس باقی ماندہ سایہ سے

حساب ایک قامت اور دو قامت کا لیا جائے۔

(۱۲) اوقات نوافل ظہر وعصر جسوقت وقت فضیلت نماز ظہر وعصر کا باقی ہے اُسیوقت تک اُسکے نوافل کا بھی وقت ہی ملاحظہ ہو باب اُنیس ۱۹ کتاب ہذا۔

(۱۳) جو شخص عمداً وقت فضیلت نماز ظہر وعصر کا ضایع کرکے آخر وقت پر نماز ظہر وعصر کی پڑھے تو نماز ظہر وعصر اُسکی قبول نہین ہو ملاحظہ ہون احادیث نمبر ۱۴ باب ہذا وغیرہ ونیز دیگر احادیث مندرجہ باب اکیس ۲۱ کتاب ہذا۔

(۱۴) حدیث از حدائق جناب شیخ یوسف بحرینی علیہ الرحمہ ابراہیم کرخی نے کہا کہ سوال مین نے جناب امام موسی کاظم ؑ سے کہ اگر زوال شمس سے بعد گذرنے وقت فضیلت کے نماز ظہر پڑھے آیا اُسنے آپکے نزدیک نماز کو ادا نہین کیا حضرت نے فرمایا کہ اگر اس طرح کیا ہو تو اُسنے مخالفت کی سُنت کی اور وقت کی اور نماز ظہر اُسکی مقبول نہ ہوگی اور اسیطرح اگر کوئی شخص نماز عصر کو تاخیر کرے عمداً بدون کسی عذر کے یہانتک کہ آفتاب قریب بغروب ہو تو نماز اُسکی قبول نہ ہوگی بتحقیق کہ جناب رسولخدا ؐ نے نماز واجبہ کے لئے اوقات معین کئے ہین اور اُنکے لئے حد معین کی ہو پس جو شخص کہ اُس سے روگردانی کرے ایسا ہو کہ اُسنے فرائض خدا سے روگردانی کی۔

مِن مؤلف مؤید اس حدیث کے حدیث نمبر بائیس ۲۲ باب ۲۲ بھی ہو۔ اور نیز حدیث نمبر ۳۲ باب ۲۲ کتاب ہذا۔

(۱۵) حدیث از بحار الانوار بحوالۂ کتاب ثواب الاعمال جناب شیخ صدوق علیہ الرحمہ ابی سلام عبدی نے بخدمت جناب امام جعفر صادق ؑ عرض کیا کہ کیا فرماتے ہین آپ اُس شخص کے حق مین کہ جو نماز عصر مین وقت فضیلت سے تاخیر کرے عمداً فرمایا حضرت نے کہ بروز قیامت آئیگا تنہا نہ اہل رکھتا ہوگا اور نہ مال مین نے کہا کہ اگرچہ وہ اہل بہشت سے ہو فرمایا حضرت نے کہ اگرچہ اہل بہشت سے ہو مین نے کہا

کہ مرتبہ اُسکا بہشت مین کیا ہی کہ جو تنہا ہوگا نہ اہل ہو نہ مال ہی فرمایا حضرت نے کہ وہ مہمان ہوگا اہل بہشت کا اور اُسکے لئے کوئی گھر نہ ہوگا۔

من مؤلف اس حدیث کو صاحب جمال الصالحین اعلی اللہ مقامہ نے بھی تحریر فرمایا ہی

(۱۶) حدیث ایضاً عبداللہ حلبی نے روایت کی ہی جناب امام جعفر صادقؑ سے کہ فرمایا جناب امامؑ نے کہ فرمایا جناب رسولخداؐ نے کہ وہ شخص کہ جو نماز عصر کو ضایع کرے (وقت فضیلت سے) وہ موتور ہی اہل و مال سے مین نے عرض کیا کہ موتور کیا ہے فرمایا حضرت نے کہ اُسکے لئے نہ اہل ہونگے نہ مال کیونکہ ضایع کیا اُسنے نماز کو اور ترک کیا عمداً یہانتک کہ آفتاب زرد ہوگیا۔

(۱۷) طریقہ ادائے نوافل و نماز ظہر و عصر حتی الامکان نوافل ظہر و نماز ظہر کو ہمیشہ زوال شمس پر ادا کرے حدیث مین آیا ہی کہ جو مؤمن اسوقت رکوع یا سجود یا قیام مین ہو تو خدائے تعالیٰ اُسکے جسم کو آتش دوزخ پر حرام فرماتا ہی ملاحظہ ہو حدیث نمبر (۱۰) باب اُنتالیس ۳۹ کتاب ہذا اور یہ وہ وقت ہی کہ اسوقت در ہاے آسمان کھُل جاتے ہین اور جو دعا کی جائے خدائے تعالیٰ مستجاب فرماتا ہی ملاحظہ ہون احادیث نمبر ۶ و ۷ و ۹ باب اُنتالیس ۳۹ کتاب ہذا یہ وقت خاص اوقات استجابت دعا مین سے ہی پس اُسوقت سے سایہ ایک قامت تک وقت فضیلت نماز ظہر کا ہے یعنے زوال شمس سے سایہ ایک قامت تک وقت فضیلت ظہر کا باقی رہتا ہی اور بعد سایہ ایک قامت کے پھر وقت فضیلت ظہر کا باقی نہین رہتا اور جب سایہ ایک قامت پر تمام ہو کر زیادہ ہو تو یہی شروع وقت فضیلت نماز عصر کا ہی بنابر قول اول کے اور بنابر قول دویم کے بعد ادائے نماز ظہر ہی سے وقت فضیلت عصر کا شروع ہو جاتا ہی قبل ختم سایہ ایک قامت کے انشاء اللہ قول اوّل و قول دویم کو بصراحت آئندہ تحریر کیا جائیگا چونکہ دخول وقت فضیلت ہر نماز کا بمقابلہ وقت وسط اور آخر وقت فضیلت کے

افضل تر ہے ملاحظہ ہو نمبر (۴۹) باب بائیس ۲۲ کتاب ہذا لہذا اسوقت نوافل عصر کے ادا کر کے
نماز عصر کی ادا کرے پس بعد خارج ہونے وقت فضیلت ظہر سے وقت فضیلت نماز عصر کا
شروع ہو کر ایک قامت تک باقی رہتا ہے یعنی زوال شمس سے دو قامت تک اسکے بعد سے
پھر وقت فضیلت عصر کا باقی نہین رہتا۔ مگر بسبب اختلاف احادیث کے مابین علما کے
اختلاف ہو گیا ہی ایک جماعت علما ذراع و ذراعین لی قائل ہی اور ایک جماعت علما
قامت و قامتین کے جو علما قامت و قامتین کے قائل ہین اُنہین زیادہ تر اختلاف وقت
فضیلت عصر مین واقع ہو گیا ہی اگر اُن جمیع احادیث مختلفہ کو تحریر کیا جائے تو کتاب
ہذا کو بہت طول ہو جائے لہذا بخیال طول ہونے کتاب ہذا کے انکو قلم انداز کیا گیا
خلاصہ یہ ہے کہ اُن تمام احادیث مختلفہ سے ابتدائے وقت فضیلت عصر
کے دو وقت ظاہر ہوتے ہین (ملاحظہ ہون ابتدائے اوقات فضیلت عصر مندرجۂ قول
اول دویم آیندہ) لہذا جو علما قامت و قامتین کے قائل ہین اُنہین اختلاف ہو گیا ہی
ایک جماعت علما قول اوّل کے اور دوسری جماعت علما قول دویم کی قایل ہی۔

(۱۸) **قول اول** یہ ہی کہ وقت فضیلت نماز عصر کا آخر وقت فضیلت [علہ] ظہر سے شروع
ہوتا ہی نہ قبل اسکے اس قول کے قائل جناب شہید اوّل و شہید ثانی و مقدس احمد
اردبیلی وغیرہ وغیرہ علمائے رضوان اللہ علیہم ہین۔

علہ جو احادیث قامت و قامتین مین وارد ہین جو اوپر تحریر ہو چکے ہین اُنسے یہ بات
ثابت ہی کہ زوال شمس سے ایک قامت فضیلت ظہر کے لئے ہے اور بعد فضیلت ظہر کے ایک قامت
فضیلت عصر کے لئے ہی خلاصہ یہ کہ فضیلت ظہر کے لئے ایک قامت اور فضیلت عصر کے لئے ایک
قامت مگر بربنار قول دویم کی فضیلت عصر کے لئے بعد نماز ظہر کے کچھ کم دو قامت ہو جاتے ہین۔
احتیاط اس موقع پر غور کرنے سے یہ بات ثابت ہوتی ہی کہ ان دونون قولون مین سے
یعنے قول اول و قول دویم مین سے ایک قول مطلوب خدا یعنے موافق حکم خدا کے ہی چاہے قول اول ہو

(۱۹) اور **قول دویم** یہ ہی کہ زوال شمس پر بعد فراغ نماز ظہر کے فوراً وقت فضیلت عصر کا داخل ہوجاتا ہی اگرچہ وقت فضیلت نماز ظہر کا ابھی بہت باقی ہو۔

(۲۰) **قول دویم** کے قائل مثل جناب شیخ مرتضیٰ انصاری وغیرہ وغیرہ علمائے رضوان اللہ علیہم ہین۔ اور جو علما ذراع و ذراعین کے قائل ہین وہ بھی قول اول کے قائل ہین نہ قول دویم کے یعنی وقت فضیلت نماز ظہر کے ختم ہوجانے کے بعد سے وقت فضیلت نماز عصر کا شروع ہوتا ہے نہ قبل اسکے چنانچہ حسب احادیث ذراع و ذراعین کے (بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۰۱)

اور جاہے قول دویم ہو اگر قول اول ہی تو قول دویم صحیح نہین اور اگر قول دویم ہی تو قول اول صحیح نہین لہذا **تقاضائے احتیاط** یہ ہے کہ ان دونون قولون مین سے اُس قول پر عمل کرنا چاہیے کہ جس قول پر عمل کرنے سے موافق دونون قولون کے وقت فضیلت عصر پر نماز عصر کی ادا ہوتی رہے پس اگر **قول دویم پر عمل کیا جائے** تو ایسی صورت مین وقت فضیلت عصر پر بنا بر قول اول کے نماز عصر کی ادا نہین ہوسکتی اس سبب سے کہ بنا بر قول اول کے بعد خارج ہونے وقت فضیلت ظہر کے وقت فضیلت عصر کا شروع ہوتا ہی نہ قبل اسکے مثلاً زوال شمس پر بعد نماز ظہر کے فوراً نماز عصر کو بنا بر قول دویم کے ادا کر لیا تو بنا بر قول اول کے نماز عصر کی وقت فضیلت عصر پر ادا نہین ہوئی اگرچہ نماز عصر کی صحیح ہے مگر بنا بر قول اول کے ثواب وقت فضیلت عصر کا نہین ملا اس سبب سے کہ بنا بر قول اول کے بعد خارج ہونے وقت فضیلت ظہر کے وقت فضیلت عصر کا شروع ہوتا ہے نہ قبل اسکے اور اگر **قول اول پر عمل کیا جائے** تو ایسی صورت مین بنا بر قول دویم کے بھی نماز عصر کی وقت فضیلت عصر پر ادا ہوتی رہیگی وقت فضیلت عصر کا ضایع نہین ہوسکتا اس سبب سے کہ بنا بر قول دویم کے زوال شمس پر نماز ظہر کے بعد سے فوراً وقت فضیلت عصر کا شروع ہو کر دو قامت تک رہتا ہی پس جب بنا بر قول دویم کے وقت فضیلت عصر کا زوال شمس سے دو قامت تک ہی اور بنا بر قول اول کے بعد ختم سایہ ایک قامت کے یعنے بعد ختم وقت فضیلت ظہر کے نماز عصر کو ادا کیا تو اسوقت نماز عصر کی حسب قول دویم کے بھی وقت فضیلت عصر پر ادا ہوگی غیر وقت فضیلت عصر پر پس مقتضائے احتیاط قول اول ہی۔

وقت فضیلت نماز ظہر کا دو ذراع پر تمام ہو جاتا ہی اسکے بعد سے وقت فضیلت عصر کا شروع
ہوتا ہی نہ قبل اسکے چنانچہ جناب شیخ یوسف بحرینی علیہ الرحمہ حدائق الناظرہ مین تحریر
فرماتے ہین خلاصہ اُسکا یہ ہی کہ جو علما ذراع و ذراعین کے قائل ہین بنابر اُنکے نماز عصر کا
قبل دو ذراع کے نہ پڑھنا مستحب ہی مگر صاحب عذر پڑھ سکتا ہی چنانچہ ابن جنید علیہ الرحمہ
نے تحریر فرمایا ہے کہ شخص حاضر اگر نماز ظہر کو اوّل وقت فضیلت پر پڑھے تو بعد اسکے نماز
عصر کو اُسی کے ساتھ نہ پڑھے ہان البتہ اگر مسافر ہو یا بیمار ہو یا خائف ہو تو پڑھ سکتا ہی
پس شخص حاضر کے لئے مستحب ہی کہ زوال شمس سے ایک ذراع سایہ گذرنے تک نوافل
ظہر کو ادا کرلے بعد اسکے نماز ظہر کو پڑھے اور جب سایہ دو ذراع ہو جائے نماز[عـلـه] عصر کو پڑھے
اور جو علما قامت و قامتین کے قائل ہین اُن مین اختلاف ہی بعضے قائل ہین کہ وقت
فضیلت نماز ظہر مین بعد ادائے نماز ظہر کے نماز عصر کے ادا کرنے مین تعجیل کرنا مستحب ہی اور بعضی
قائل بہ تاخیر ہین (یعنے بعد ختم وقت فضیلت ظہر کے نماز عصر کو پڑھنا چاہیے)۔

من مؤلف پس قول دویم کے قائل مثل جناب شیخ مرتضیٰ انصاری وغیرہ وغیرہ علما
رضوان اللہ علیہم ہین اور قول اول کے قائل مثل جناب شیخ ابو عبداللہ محمد ابن مکی
شہید اوّل و جناب شیخ زین الدین شہید ثانی وغیرہ وغیرہ علمائے رضوان اللہ علیہم ہین چنانچہ
جناب شیخ محمد حسن صاحب جواہر الکلام علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہین کہ جناب شیخ ابو جعفر طوسی
علیہ الرحمہ کتاب مبسوط و جمل مین اور جناب سلار علیہ الرحمہ کتاب مراسم مین اور جناب

عـلـه حسب احادیث ذراع و ذراعین کے زوال شمس سے جب سایہ دو ذراع پر تمام ہو جائے تو یہ
وقت فضیلت ظہر کا آخر ہے پس اسی وقت سے ابتدائے وقت فضیلت نماز عصر کا ہے جو علما ذراع
و ذراعین کے قائل ہین انکے نزدیک نوافل و نماز ظہرین کے اوقات کی نہایت پابندی ہے کہ
اُن اوقات سے مقدم و موخر نہین پڑھ سکتا انشاء اللہ اس بارہ مین احادیث آیندہ تحریر
ہونگی ملاحظہ ہو احادیث و اقوال علما از نمبر ۸ تا ۲۰ باب ہذا۔

ابن حمزہ علیہ الرحمہ کتاب وسیلہ مین اور نیز جناب قاضی ابن براج علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہین
کہ وقت فضیلت نماز ظہر کا زوال شمس سے اسوقت تک ہی کہ جب سایہ ہر چیز کا برابر اُسکے
ہو جائے بعد اسکے فضیلت عصر کا وقت ہی یہانتک کہ سایہ (ایک قامت پر تمام ہووے
یعنے زوال شمس سے سایہ) دو چند یعنی دو قامت ہو جائے-
من مؤلف اور جناب شیخ یوسف بحرینی علیہ الرحمہ حدائق مین تحریر فرماتے ہین
کہ ایک جماعت علما اس بات کی قائل ہے کہ نماز عصر کے پڑھنے مین یہانتک تاخیر کرنا کہ
وقت فضیلت نماز ظہر کا خارج ہو جائے مستحب ہی اور کتاب مقنعہ مین جناب شیخ مفید
علیہ الرحمہ نے اسکی تصریح کی ہی اور باب غسل جمعہ مین لکھا ہو کہ احادیث سے ثابت ہی
کہ فرق کرنا دو نمازون مین (یعنے جدا جدا پڑھنا دو نمازون کا) تمام دنون مین باوجود
اختیار و بدون عذر کے افضل ہی لیکن بروز جمعہ اور جناب شیخ محمد ابن مکی علیہ الرحمہ
شہید اول کتاب ذکری مین تحریر فرماتے ہین کہ تاخیر کرنا نماز عصر مین یہانتک کہ وقت
فضیلت نماز ظہر کا گذر جائے مستحب ہی-
من مؤلف- جناب شہید اوّل علیہ الرحمہ نے یہ ہی قول لمعہ مین بھی تحریر فرمایا ہی
اور جناب شہید ثانی علیہ الرحمہ شرح لمعہ مین تحریر فرماتے ہین خلاصہ اُسکا یہ ہے کہ
بعد زوال شمس کے جب سایہ مثل شاخص کے ہو جائے اسوقت تک تاخیر کرنا افضل ہی
اس سے کہ قبل اسوقت کے نماز عصر پڑھی جائے جیسا کہ نماز ظہر کا پڑھنا قبل برابر ہونے
سایۂ شاخص کے افضل ہی بلکہ بعض علما کے نزدیک بعد زوال شمس کے قبل اسوقت
(یعنے قبل برابر ہو جانے سایہ شاخص کے) نماز ظہر کا پڑھ لینا معیّن ہی (یعنے اگر بعد
وقت فضیلت ظہر کے نماز ظہر کو پڑھیگا تو نماز ظہر قبول نہ ہوگی ملاحظہ ہو حدیث نمبر ۱ باب ۱۶)
اور بنا بر قول ذراع و دو ذراعین کے اگر کوئی شخص نافلہ عصر کو وقت فضیلت ظہر مین اول
پڑھ لے تو چاہیئے کہ نماز عصر کے لئے تاخیر کرے یہانتک کہ وقت فضیلت نماز ظہر کا خارج

ہو کر وقت فضیلت) نماز عصر کا آجائے یعنی سایہ بقدر شاخص ہو جائے پس جب سایہ
بقدر شاخص ہو جائے بعد اسکے نماز عصر پڑھے اور یہ قول مشہور بنا بر احادیث و فتاوی کے ہی

من مؤلف منجلہ اُنکے ملاحظہ ہو حدیث نمبر ۳ باب بائیس ۲۲ کتاب ہذا اور جناب
شیخ مفید علیہ الرحمہ نے مقنعہ مین بصراحت تحریر فرمایا ہی کہ نماز عصر کے لئے تاخیر کرنا یہانتک
کہ سایہ ایک مثل شاخص ہو جائے مستحب ہی۔

من مؤلف اور جناب مقدس احمد اردبیلی علیہ الرحمہ شرح ارشاد الاذہان مین تحریر
فرماتے ہین خلاصہ اُسکا یہ ہی کہ اوقات فضیلت نماز ظہر و عصر کے بنا بر قول مشہور علمائے
امامیہ کے ہین اور وہ اسکے قائل ہین کہ نماز ظہر و عصر کا بتفریق یعنے علیحدہ علیحدہ اوقات
فضیلت پر پڑھنا شخص خاص کے لئے ہے اگر یہ حدود اوقات فضیلت کے نہ ہوتے
تو ہر آئینہ وقت فضیلت نماز عصر کا بعد فراغ نوافل ظہر و نماز ظہر کے داخل ہو جاتا حدیث
مین ہی کہ جبکہ زوال شمس ہو جائے تو نماز ظہر کے لئے کوئی چیز مانع نہین ہی مگر نافلہ تیرا عـه
(یعنے نوافل ظہر) بعد اسکے وقت فضیلت نماز ظہر کا ہی یہانتک کہ سایہ ایک قامت ہو جائے
اور یہ اخیر وقت فضیلت ظہر کا ہی بعد اسکے وقت فضیلت نماز عصر کا شروع ہوتا ہے
یہانتک کہ سایہ (ایک قامت ہو جائے) زوال شمس سے دو قامت ہو جائے بعد اسکے
تحریر فرماتے ہین کہ وقت فضیلت نماز عصر کا زیادتی سایہ سے ہے بعد خارج ہونے
وقت فضیلت ظہر کے۔

من مؤلف پس اقوال علمائے رضوان اللہ علیہم مذکورہ بالا سے ثابت ہوا کہ
وقت فضیلت نماز ظہر کا زوال شمس سے اُسوقت تک ہی کہ جب تک سایہ ہر چیز کا برابر
اُس چیز کے رہے اور جب سایہ برابر ہونے سے زیادہ بڑھا تو پھر وقت فضیلت نماز

عـه ہی قول علمائے قائلین ذراع و ذراعین کا ہی یعنی یہ کہ زوال شمس پر قبل نماز ظہر کے ایک
ذراع تک وقت نوافل ظہر کا ہے اور بعد نوافل ظہر کے وقت نماز ظہر کا ہی۔

ظہر کا باقی نہین رہتا اور جب سایہ ہر چیز کے برابر ہو کر بڑھے پس اسوقت سے وقت فضیلت
نماز عصر کا شروع ہو جاتا ہی اور ایک قامت تک رہتا ہی یعنے زوال شمس سے دو قامت تک
اسکے بعد سے پھر وقت فضیلت عصر کا باقی نہین رہتا - اور جناب شیخ بہائی علیہ الرحمہ
نے بھی مفتاح الفلاح مین اوقات فضیلت نماز ظہر و عصر کے یہ ہی تحریر فرمائے ہین
پس اقوال علمائے رضوان اللہ علیہم سے مندرجۂ بالا ثابت ہوا کہ بعد خارج ہونے وقت
فضیلت نماز ظہر کے وقت فضیلت نماز عصر کا شروع ہوتا ہی نہ قبل اسکے اور ان اقوال کے
مؤید وہ احادیث ہین کہ جو اوپر تحریر ہو چکے ہین ملاحظہ ہون احادیث مندرجہ نمبر
۵ و ۶ و ۷ و ۸ و ۹ باب ہذا علاوہ انکے احادیث مندرجۂ نمبر ا و ۲ باب بائیس ۲۲ کتاب ہذا
بھی اسی قول کے مؤید ہین اور نیز حدیث نمبر ۳ باب مذکور اور منجملہ احادیث مذکورہ کے
دو حدیثین مندرجۂ نمبر ۵ و ۶ باب ہذا ابتدائے احادیث ہین اس قسم کے ابتدائی احادیث پر
اوقات فضیلت کے مقرر ہوئے ہین کہ جنسے یہ ثابت ہی کہ یہ اوقات فضیلت جناب رسولخدا صلعم
کے روبرو قائم ہو چکے ہین اور روایات سے ثابت ہی کہ بسبب سلطنت و غلبۂ اہل خلاف
کے احادیث مین اختلاف واقع ہو گیا ہے اسی سبب سے مابین علما کے بھی اختلاف ہی
جو علما قول اول کے قائل ہین انکے نزدیک ابتدا و انتہا اوقات فضیلت نماز ظہر و عصر کے
علحدہ علحدہ ہے اسیطرح فضیلت نماز مغرب و عشا کے علحدہ علحدہ ہی اس نماز کے وقت
فضیلت مین دوسری نماز کا وقت فضیلت داخل نہین ہو سکتا - حدود اوقات فضیلت
کے اسیوجہ سے مقرر کئے گئے ہین تاکہ ہر نماز اسکی وقت فضیلت [عـ۵] پر ادا ہو جناب شہید اول
و جناب شہید ثانی و جناب مقدس احمد اردبیلی وغیرہ وغیرہ رضوان اللہ علیہم خوب تحریر

عـ۵ اور جب ایک نماز کے وقت فضیلت مین دوسری نماز کا وقت فضیلت بھی
داخل ہو جائے تو پھر وقت فضیلت اور وقت مشترک مین کوئی فرق باقی نہین رہتا اور وقت
اخیر ہر نماز کا بعد گذر جانے وقت فضیلت کے ہی ۱۲

فرماتے ہین کہ فرق کرنا دو نمازون مین یعنے جدا جدا پڑھنا دو نمازون کا یعنے ظہر و عصر کا (اسیطرح مغرب و عشا کا) تمام دنون مین باوجود اختیار و بدون عذر کے افضل ہی۔ من مؤلف اس طریقہ کی پابندی سے یہ فائدہ حاصل ہوگا کہ ہر نماز اپنے اپنے وقت فضیلت پر بلا کسی وقت کے ادا ہو جائیگی نہ وقت مشترک پر اور اگر ہر نماز کو اُسکے دخول وقت فضیلت پر ادا کیا جائے تو ثواب اسکا بمقابلہ وقت فضیلت وسط و ختم سے زیادہ تر ہے ملاحظہ ہون احادیث مندرجہ نمبر ۶ و ۷ و ۸ و ۹ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ باب بائیس ۲۲ کتاب ہذا خصوصاً فوائد و ثواب دخول وقت[عہ] فضیلت ظہر و مغرب کے احادیث مین بہت ہین ملاحظہ ہو نمبر ۹۴ باب بائیس ۲۲ کتاب ہذا اب یہ اختیار ہی کہ فرق مابین دو نمازون کے بذریعہ ذکر خدا و تعقیبات کے ہو یا بذریعہ دیگر امور کے پس دخول وقت فضیلت پر ہر نماز دو طریقہ سے ادا ہو سکتی ہی ملاحظہ ہو طریقہ اول و طریقہ دویم مندرجہ نمبر ۹۴ باب بائیس ۲۲ کتاب ہذا سوائے اِن دو طریقون کے اور کوئی طریقہ دخول وقت فضیلت پر نماز ادا کرنیکا خیال مین نہین آتا پس ہر دو طریقہائے مذکور مین سے جس طریقہ کی پابندی ہو سکے بہتر ہی اور اگر طریقہ سویم کے مطابق ادا کرے ملاحظہ ہو طریقہ سویم مندرجہ نمبر ۹۴ باب بائیس ۲۲ کتاب ہذا تو اس طریقہ مین نماز عصر و عشا تو دخول وقت پر ادا ہو جائینگی الا ظہر و نماز مغرب اپنے اپنے دخول وقت فضیلت پر ادا نہین ہو سکتین اور جب یہ ہی دو نمازین اپنے اپنے دخول وقت فضیلت پر ادا نہ ہوئین تو بہت بڑا نقصان حاصل ہوا اس سبب سے کہ بمقابلہ دخول وقت فضیلت عصر و عشا کے انھین دو وقتون کے یعنے دخول وقت فضیلت ظہر و مغرب کے احادیث مین زیادہ تر فضیلت ہی لہذا چاہیئے کہ نماز ظہر و مغرب کو اُنکے دخول وقت فضیلت پر

عہ یعنے بمقابلہ دخول وقت فضیلت عصر و عشا کے دخول وقت فضیلت ظہر و مغرب کی فضیلت بہت ہی ملاحظہ ہون احادیث نمبر ۶ و ۷ و ۹ و ۱۰ مندرجہ باب ۳۹ کتاب ہذا ۱۲

اداکرے اسی طرح وقت فضیلت عصر و عشا داخل ہو تو اُسوقت اُنکو ادا کرے اور جبیسا رواج عمداً بلا عذر شرعی
ترک اوقات فضیلت کا ہمارے مذہب اثنا عشری مین ہو گیا ہی اسکو ترک کرنا چاہیے اس سبب سے کہ عمداً بلا عذر شرعی کے
ترک کرنا اوقات فضیلت کا جائز نہین ہی ملاحظہ ہون نمبر ۴۳ و ۴۸ و ۴۹ و ۵۰ و ۵۱ و ۵۲ مندرجۂ باب بائیس کتاب ہذا

مسئلہ بجناب مستطاب تورع مآب الملک العلما افضل الفضلا نائب امام غائب مولانا و مقتدانا جناب
سید محمد باقر صاحب مجتہد العصر والزمان مدظلہ العالی - عرض یہ ہی کہ جو کچھ دربارۂ ادائے نماز
ظہر و عصر و مغرب و عشا کے حسب احادیث واقوال علما مین نے تحریر کیا ہی اسپر اُس شخص کے نزدیک
کہ جو علمائے قول اول کا قائل ہو عمل کرنا جائز و صحیح ہی یا نہین -

جواب - باسمہ سبحانہ جو اوقات فضیلت نماز ظہرین و مغربین مطابق احادیث واقوال علمائے
اعلام اس کتاب شریف مین جناب مؤلف ممدوح نے تحریر فرمائے ہین عمل کرنا اُنپر جائز و صحیح ہی
قائلین قول اول کے نزدیک ور احادیث اہلبیت طاہرین علیہم السلام مین تاکید اوقات
فضیلت کی بہت کثرت سے وارد ہی اور زیادہ تاخیر کی نہایت مذمت وارد ہی -
(عبارت مہر: لا الہ الا اللہ القوی عبدہ محمد باقر بن محمد بن علی الرضوی)

مسئلہ بجناب مستطاب تورع مآب مولانا و مقتدانا جناب سید آقا حسن صاحب مجتہد العصر والزمان مدظلہ العالی
عرض یہ ہی کہ جیسا کچھ دربارۂ نماز ظہرین و مغربین کے حسب احادیث واقوال علما کے مین نے
تحریر کیا ہی اسپر اُس شخص کو کہ جو علمائے قول اول کا قائل ہو عمل کرنا جائز و صحیح ہی یا نہین -

جواب - جائز و صحیح ہی لیکن اگر کسی شخص کو تفریق مین بسبب امور ضروریہ کے زیادہ وقت در تحصیل
اوقات فضیلت کا یہ بھی عنوان ہو سکتا ہی کہ مثلاً نماز ظہر کو آخر وقت فضیلت مین پڑھے ایسے وقت پر[عہ]
کہ جو بعد ختم نماز ظہر کے دخول وقت فضیلت نماز عصر ہو جائے پس اُسوقت نماز عصر کو بھی اول وقت فضیلت
مین بجالائے پس ہر ایک نماز اپنے وقت فضیلت مین بھی ہو گئی اور پھر زیادہ ضرورت انتظار کی
نہ ہو گی مختصر تعقیب ظہر پڑھکر نماز عصر کو وقت فضیلت عصر مین ادا کر سکیگا اسیطرح مغرب

عہ یہ طریقہ طریقۂ سوئم نمبر ۴۹ باب بائیس مین تحریر ہی ملاحظہ ہو طریقۂ مذکور ۱۲

وعشا کو بھی ادا کر سکتا ہی لیکن افضل وہ ہی ہی کہ اوّل اوقات فضیلت علہ مین (یعنے دخول وقت فضیلت پر) نماز فریضہ کو ادا کرے بعد اسکے تعقیبات وغیرہ مین وقت بسر کرے یہانتک کہ وقت فضیلت دوسری نماز کا داخل ہوا اور ثواب بیحساب حاصل کرے۔ واللہ یعلم حررہ السیّد آقا حسن عفی عنہ۔

نقل مہر

الیس اللہ بکاف ۱۳۱۴
عبدہ
السیّد آقا حسن

(ف ۱۸) احادیث اوقات فضیلت ذراع وذراعین۔ بنابر مشہور ونیز علمائے متاخرین مثل صاحب جواہر الکلام اعلی اللہ مقامہٗ وغیرہ کے نزدیک وقت نماز ظہر کا زوال شمس سے اُسوقت تک ہی کہ جب سایہ ہر چیز کے برابر ہوا اور اسکے بعد سے وقت فضیلت عصر کا اوسوقت تک ہی کہ جب ہر چیز کے دو برابر ہو جاوے کہ جیسا نمبر (۱۰)، باب ہذا مین ذکر کیا گیا ہے۔ مگر علمائے متقدمین اور نیز ایک جماعت علما مثل جناب مجلسی اعلی اللہ مقامہٗ وصاحب مدارک علیہ الرحمہ وصاحب حدائق رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ کے نزدیک ایک ذراع اور دو ذراع ہی۔

حدیث اختلافی

علہ یہ طریقہ طریقۂ اوّل نمبر ۹۴ باب بائیس ۲۲ کتاب ہذا مین تحریر ہے یہ ہی طریقہ جمیع طریقون مین افضل تر ہے ملاحظہ ہون طریقۂ اوّل وطریقۂ دویم وطریقۂ سویم مندرجہ نمبر ۹۴ باب ۲۲ کتاب ہذا ۱۲

ف یہان سے تا نمبر ۲۷۔ اُن احادیث کو لکھا گیا ہے کہ جن مین اختلاف ہے اور ایک جماعت علما انھین احادیث کے قایل ہین ۱۲

حدیث صحیح اعلائی

(۱۹) حدیث[ع۱] زرارہ نے باسناد روایت کے ہی جناب امام محمد باقرؑ سے کہ فرمایا جناب امامؑ نے کہ دیوار مسجد جناب رسولخداؐ کی بقدر قامت تھی جبکہ سایہ ایک ہاتھ اُس سے گذرتا تھا نماز ظہر پڑھتے تھے اور جبکہ سایہ دو ہاتھ گذرتا تھا نماز عصر کو پڑھتے تھے بعد اسکے جناب امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ آیا جانتے ہو تم کہ کیون ایک ہاتھ اور دو ہاتھ مقرر کئے گئے مین نے کہا نہین فرمایا بسبب نافلہ کے پس تو نافلہ ظہر کے زوال شمس سے پڑھے یہانتک کہ سایہ ایک ہاتھ پہونچے اور جبکہ ایک ہاتھ پہونچ جاوے تو فریضہ ظہر کو پڑھ اور نافلہ کو ترک کر اور جبکہ سایہ دو ہاتھ پہونچ جاوے تو فریضہ عصر کو پڑھ اور نافلہ عصر کو ترک کر۔

من مؤلف اس مقام پر صاحب مدارک اعلی اللہ مقامہ تحریر فرماتے ہین کہ بمقتضائے اس حدیث کے نافلہ ظہر کو بعد ایک ہاتھ کے اور نافلہ عصر کو بعد دو ہاتھ کے ترک کرنا چاہیئے اور بعد فریضہ کے نافلہ کو قضا بجالاوے اور ایک جماعت علما نے لکھا ہی کہ وقت نافلہ ظہر کا زوال شمس سے اُسوقت تک ہی کہ جب سایہ ایک ہاتھ یعنی دو قدم تک پہونچے اور اسکے بعد نافلہ عصر کا وقت اُسوقت تک ہی کہ جب سایہ دو ہاتھ تک پہونچے اسکے بعد قضا ہے۔

حدیث اخلاقی

(۲۰) حدیث از وسائل الشیعہ۔ اسمٰعیل جعفی نے جناب امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہی کہ فرمایا جناب امام رضاؑ نے کہ جناب رسولخداؐ جبکہ دیوار کا سایہ ایک ذراع (یعنے ایک ہاتھ) ہوتا تھا نماز ظہر پڑھتے تھے اور اسکے بعد جبکہ سایہ دو ذراع (یعنے دو ہاتھ) ہوتا تھا نماز عصر پڑھتے تھے مین نے کہا کہ دیوار مختلف ہوتی ہی بعض چھوٹی بعض بڑی

ع۱ اس حدیث کو جناب علامۂ مجلسی علیہ الرحمہ نے بحار مین اور جناب شیخ حر عاملی علیہ الرحمہ نے وسائل مین اور جناب صاحب مدارک علیہ الرحمہ نے مدارک مین اور جناب شیخ صدوق علیہ الرحمہ نے من لایحضرہ الفقیہ مین تحریر فرمایا ہی ۱۲۔

ہوتی ہے پس فرمایا حضرت نے کہ دیوارہ مسجد جناب رسولخدا کی اُس زمانہ مین ایک قامت تھی۔

(۲۱) حدیث از بحار الانوار ابن مسکان نے زرارہ سے روایت کی ہی کہ کہا اُسنے مجھ سے کہ آیا جانتے ہو کہ کیون ایک ہاتھ اور دو ہاتھ نماز کے لئے معین کیئے گئے مین نے کہا کہ کیون پس فرمایا کہ نماز فریضہ کے لئے اسواسطے کہ زوال شمس سے جب تک کہ سایہ ایک ہاتھ پہونچے اُسوقت تک نافلہ کو پڑھا اسکے بعد فریضہ ظہر کو پڑھ اور جبکہ سایہ زوال شمس سے دو ہاتھ پر پہونچے اُسوقت نافلہ عصر کو پڑھ اور اگر قبل اسکے نافلہ کو نہین پڑھا ہی تو ترک کر (یعنے نوافل کو قضا کر)۔

(۲۲) حدیث از وسائل الشیعہ۔ زرارہ نے روایت کی ہی کہ مین نے جناب امام محمد باقرؑ سے وقت نماز ظہر کا دریافت کیا حضرت نے فرمایا کہ زوال شمس سے جب سایہ ایک ذراع ہو تو وقت نماز ظہر کا ہے جب اسوقت سے ایک ذراع اور ہو تو وقت نماز عصر کا ہے پس زوال شمس سے یہ کل چار قدم (یعنے دو ہاتھ ہوے

(۲۳) حدیث ایضاً معوبتہ ابن عجلی نے جناب امام محمد باقرؑ و امام جعفر صادقؑ سے روایت کی ہی کہ فرمایا بعد زوال شمس کے جبکہ سایہ دو قدم پر (یعنے ایک ہاتھ) پر پہونچے نماز ظہر کا وقت ہی اور بعد ظہر کے جب سایہ دو قدم اور زیادہ پہونچے تو یہ نماز عصر کا وقت ہی۔

(۲۴) حدیث ایضاً زرارہ سے روایت ہی کہ مین نے بخدمت جناب امام جعفر صادقؑ عرض کیا کہ وقت فضیلت نماز ظہر کا کونسا ہی فرمایا کہ زوال شمس سے جبکہ سایہ ایک ذراع (یعنے ایک ہاتھ) ہووے مین نے کہا کہ ایام گرمی و سردی مین برابر ہی فرمایا ہان۔

(۲۵) حدیث ایضاً یعقوب بن شعیب نے روایت کی ہی کہ مین نے جناب امام جعفر صادقؑ سے وقت فضیلت نماز ظہر کا پوچھا فرمایا جبکہ زوال شمس سے سایہ ایک ذراع (یعنے ایک ہاتھ) پہونچے مین نے کہا کہ ایک ذراع کس چیز کا فرمایا کہ ایک ذراع تیرے سایہ کا۔

حدیث اختلاف

(ایضاً)

(ایضاً)

(ایضاً)

(ایضاً)

(۲۶) حدیث ایضاً اسمٰعیل جعفی نے روایت کی ہی کہ جناب امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ آیا جانتے ہو کسواسطے ایک ذراع اور دو ذراع معین کیئے گئے مین نے کہا کہ نہین پس فرمایا کہ نماز فریضہ کے لیئے تاکہ تو ایک نماز کو دوسری نماز کے وقت مین نہ پڑھے۔

من مؤلف صاحب[۱] مدارک اعلی اللہ مقامہ مدارک مین تحریر فرماتے ہین کہ یہی قول

ف بنابران احادیث کے ابتدا فضیلت ظہر کی زوال شمس سے نافلہ ظہر کے لئے ہے یعنی زوال شمس سے اُسوقت تک کہ جب سایہ دو قدم پر پہونچ جائے تا ہین اسکے نافلہ ظہر کو ادا کرلے یہ خاص وقت نافلہ ظہر کے لئے ہے اگر زوال شمس سے دو قدم سایہ پہونچنے تک نافلہ ظہر کو ادا نہین کیا ہے تو اسکے بعد سے نافلہ ظہر قضا ہے اور اسیطرح اگر بعد زوال شمس کے دو قدم سایہ پہونچنے تک بغیر ادائے نافلہ ظہر کے نماز ظہر کو ادا کریگا تو یہ نماز ظہر اپنے وقت فضیلت پر ادا نہ ہوئی چنانچہ جناب صاحب جواہر الکلام اعلی اللہ مقامہ تحریر فرماتے ہین کہ اگر کوئی شخص نماز ظہر کو بعد زوال شمس قبل ایک ہاتھ سایہ پہونچنے کے بغیر ادا کرنے نافلہ کے ادا کریگا تو وہ نماز ظہر اپنی وقت فضیلت پر ادا نہ ہوگی کیونکہ بنابران احادیث کے وقت فضیلت نماز ظہر کا (زوال شمس سے) بعد ایک ہاتھ سایہ پہونچنے کے ہے۔ پس بنابران احادیث کے زوال شمس سے ایک ہاتھ سایہ پہونچنے تک نافلۂ ظہر کو ادا کرلے یہ وقت خاص نافلۂ ظہر کے لئے ہے پس جب زوال شمس سے سایہ ایک ہاتھ پر پہونچ جائے تو یہ شروع وقت فضیلت نماز ظہر کا ہے اور جب سایہ ایک ہاتھ اور پہونچ جائے اُسوقت تک وقت فضیلت نماز ظہر کا باقی رہتا ہے اسکے بعد پھر وقت فضیلت نماز ظہر کا باقی نہین رہتا پس بعد نماز ظہر کے نافلۂ عصر کو بھی قبل دو ہاتھ سایہ تمام ہوجانے کے ادا کرلے اور جب زوال شمس سے سایہ دو ہاتھ پر تمام ہوجائے تو پھر نافلۂ عصر قضا ہے اور وقت فضیلت نماز عصر کا شروع ہوجاتا ہے یعنے زوال شمس سے جب سایہ دو ہاتھ تمام ہوجائے تو وقت فضیلت نماز عصر کا شروع ہوتا ہے اور ایک ہاتھ سایہ اور پہونچنے تک باقی رہتا ہے اسکے بعد سے پھر وقت فضیلت عصر کا نہین رہتا۔ ۱۲

معتبر ہی کہ ایک ذراع اور دو ذراع اور جناب شیخ حر عاملی نے بھی یہ ہی لکھا ہی اور جناب یوسف بحرینی کتاب حدائق مین بھی یہ ہی تحریر فرماتے ہین کہ ان احادیث سے یہ بات ثابت ہوتی ہی کہ وقت فضیلت نماز ظہر کا بعد زوال شمس کے اُسوقت سے شروع ہوتا ہی جبکہ سایہ دو قدم پر پہونچ جاوے اور جب سایہ چار قدم (یعنے دو ہاتھ) پر تمام ہو جاوے تو پھر وقت فضیلت ظہر کا باقی نہین رہتا پس جبکہ سایہ چار قدم پر (یعنے دو ہاتھ پر) پہونچ جاوے اسکے بعد سے فضیلت نماز عصر کا وقت شروع ہوتا ہی اور اسکے بعد سے جبکہ دو قدم یعنی ایک ہاتھ پر اور سایہ پہونچ جاوے تب تک رہتا ہی یعنی زوال شمس سے چھ قدم یعنے تین ہاتھ پر فضیلت عصر کا وقت تمام ہوجاتا ہی حدیث صحیح زرارہ کی ہے (یعنے حدیث نمبر (۱۹) باب ہذا۔ بعد نقل اس حدیث کے صاحب حدائق یہ عبارت تحریر فرماتے ہین۔ کہ مجلسی علیہ الرحمہ نے کتاب بحار الانوار مین بہت اچھا تحریر فرمایا ہے جبکہ مشہور ما بین مخالفین کے یہ ہی کہ تاخیر کرنا نماز ظہر مین زوال شمس سے جبکہ سایہ برابر ہر چیز کے ہو جاوے اور اسکے بعد عصر کے لئے جبکہ سایہ دو مثل ہو وے پس احادیث مین ہمارے یہان جو کچھ اختلاف ہوا ہی۔ کہ بعض احادیث مین ہی کہ جب سایہ ہر چیز کا برابر اسکے ہووے نماز ظہر پڑھے اور جبکہ دو برابر ہووے نماز عصر پڑھے اور بعض احادیث مین یہ ہی کہ آخر وقت فضیلت نماز ظہر کا اسوقت تک ہی کہ جب تک سایہ برابر رہے اور نماز عصر کا وقت جب تک ہی کہ سایہ دو برابر ہو جاوے جیسا کہ اکثر علمائے متاخرین کا قول ہے اور اکثر اخبار مین یہ ہی کہ زوال کے بعد سے نماز ظہر کا وقت ہی کوئی چیز مانع نہین ہے مگر نافلہ چاہے نافلہ کو طول دے یا مختصر پڑھے پس ان تمام احادیث سے جو کچھ مجھپر واضح ہوا حدیث مثل اور مثلین کی بحالت تقیہ ہی چونکہ یہ قول مشہور مخالفین مین ہے اور بعضے اخبار مین تاویل مثل اور مثلین ہے ساتھ ذراع و ذراعین کے وارد ہوئی ہی پس ان تمام احادیث مین بنا اوقات فضیلت نماز ظہر و عصر مین دو قدم یعنے ایک ہاتھ اور چار قدم یعنے

حدیث اخلاقی

دو ہاتھ ہی پس نافلہ کو ان اوقات سے کہ جیسا ہمنے بیان کیا مقدم مؤخر نہین پڑھ سکتا۔

(۲۷) حدیث از وسائل الشیعہ۔ عمار بن موسی سے روایت کی ہی کہ فرمایا جناب امام جعفر صادق ع نے ایک شخص سے کہ جبکہ زوال شمس ہوجاوے اور وہ حضر مین ہو اور بعد اسکے وہ سفر مین جاوے پس نافلہ ظہر کی پڑھے اور نماز ظہر کو قصر کرے کیونکہ وہ اپنے گھر سے نکلا ہے قبل اسکے کہ نماز ظہر کا وقت ہو پس سوال کیا کہ اگر نکلے بعد وقت ہوجانے ظہر کے پس فرمایا آپ نے کہ اس صورت مین سفر مین ظہر کی چار رکعت نماز پڑھے بعد اسکے پڑھے آٹھ رکعت نافلہ عصر کی کیونکہ اپنے گھر سے نکلا ہی بعد ہوجانے وقت نماز ظہر کے پس جبکہ عصر کا وقت ہو تو نماز عصر کو قصر دو رکعت پڑھے کیونکہ یہ نکلا ہی سفر مین قبل از وقت عصر کے۔

باب اکیسواں اوقات و فضیلت وغیرہ نماز مغرب و عشا مین

(۱) وقت مغرب۔ حدیث از وسائل الشیعہ۔ عبد اللہ بن سنان نے روایت کی ہی کہ فرمایا جناب امام جعفر صادق ع نے کہ وقت مغرب اُسوقت ہے کہ قرص آفتاب غروب ہوجاوے۔

(۲) حدیث ایضاً زرارہ نے روایت کی ہی کہ فرمایا جناب امام محمد باقر ع نے کہ وقت مغرب کا اُسوقت ہی کہ جب قرص آفتاب غایب ہوجاوے۔

(۳) من مؤلف شناخت غروب آفتاب کی یہ ہی کہ جب سُرخی مشرق کی جانب ہوتی ہی وہ سر پر سے گذر کر طرف مغرب کے ہوجاوے پس اُسوقت غروب واقعی آفتاب ہی چنانچہ حدیث ہی۔

(۴) حدیث از وسائل الشیعہ۔ برید ابن معویہ نے جناب امام محمد باقر ع سے روایت کی ہے کہ فرمایا جناب امام ع نے کہ جب سُرخی مشرق کی جاتی رہے تو آفتاب غروب ہوگیا۔

(۵) حدیث ایضاً محمد ابن علی نے کہا کہ مین جناب امام رضاؑ کے ساتھ سفر مین تھا پس مین نے دیکھا کہ امامؑ نے نماز مغرب کی پڑھی جبکہ سیاہی مشرق کی جانب پیدا ہوئی۔

(۶) حدیث ایضاً احمد بن اشیم نے روایت کی ہی جناب امام جعفر صادقؑ سے کہ فرماتے تھے کہ وقت مغرب کا اُسوقت ہی کہ جب سرخی مشرق سے زائل ہو جاوے اور جانتا ہی کہ کیونکر ہی مین نے کہا نہین پس فرمایا حضرت نے اس سبب سے کہ مشرق مسلط ہی مغرب پر اسطرح سے یہ کہکر آپ نے اپنا سیدھا ہاتھ بائین ہاتھ پر اُٹھا کر فرمایا کہ جسوقت آفتاب مغرب سے غائب ہووے پس سُرخی غائب ہو گی مشرق سے۔

(۷) حدیث ایضاً محمد یحیی نے روایت کی ہی کہ فرمایا جناب امام جعفر صادقؑ نے کہ ملعون ہی وہ شخص کہ جو نماز مغرب کو تاخیر مین ڈالے مین نے کہا کہ اہل عراق نماز مغرب کو تاخیر کرتے ہین یہانتک کہ ستارہ ظاہر و روشن ہو جاتے ہین حضرت نے فرمایا کہ عمل (ع) دشمن خدا کا کیا ہوا ہے۔

(۸) حدیث ایضاً زید شحام نے روایت کی ہی کہ فرمایا جناب امام جعفر صادقؑ نے کہ جو شخص نماز مغرب کو تاخیر مین ڈالے یہانتک کہ ستارہ ظاہر و روشن ہو جاوین بدون کسی عذر کے پس مین اُس سے بیزار ہون۔

من مؤلف اس حدیث کو صاحب جمال الصالحین نے بھی تحریر فرمایا ہی۔

(۹) حدیث ایضاً ابن مسکان نے روایت کی ہی کہ فرمایا جناب امام جعفر صادقؑ نے کہ جبکہ آفتاب غروب کرتا تھا جناب رسول خدا کسی کام کو نماز مغرب پر مقدم نہین کرتے تھے یہانتک کہ نماز مغرب پڑھتے تھے۔

(۱۰) حدیث از من لا یحضرہ الفقیہ جناب شیخ صدوق علیہ الرحمہ فرمایا جناب امام جعفر صادقؑ نے دو مرتبہ کہ وہ شخص ملعون ہی ملعون ہی کہ جو نماز مغرب کو تاخیر کرے اُسکی فضیلت حاصل کرنے کے لئے عرض کیا کسی شخص نے

کہ اہل عراق نماز مغرب کو تاخیر کرتے ہین یہانتک کہ ستارہ آسمان پر نکل آتے ہین فرمایا
آپ نے کہ یہ کام (ع) دشمن خدا کا کیا ہوا ہی زید شمام نے کہا کہ مین ایک مرتبہ
کوہ ابو قیس پر چڑھ گیا اُسوقت کہ جسوقت لوگ نماز مغرب پڑھا کرتے تھے پس دیکھا
مین نے کہ آفتاب ابھی غائب نہین ہوا ہی اور اُس پہاڑ کے پیچھے ہے پس مین نے
جناب امام جعفر صادق عؑ کو خبر دی حضرت نے فرمایا کہ تو نے بُرا کام کیا جسوقت آفتاب
کو ندیکھے نماز کو پڑھ لے تجسس کرنا آدمی پر لازم نہین ہی۔

من مؤلف اس حدیث سے یہ ظاہر ہی کہ جبکہ علم و یقین وقت کے داخل ہونیکا
ہو جاوے اُسوقت نماز کو ادا کرے زیادہ تجسس کرنیکی ضرورت نہین ہی۔

(۱۱) وقت فضیلت نماز مغرب وعشا

(۱۲) حدیث از وسائل الشیعہ۔ جابر نے روایت لی ہی جناب امام جعفر صادقؑ
سے کہ مین نے وقت (فضیلت) مغرب کو پوچھا فرمایا کہ غروب آفتاب سے سقوط شفق تک۔

(۱۳) حدیث ایضاً بکر ابن محمد نے روایت کی ہی کہ مین نے جناب امام جعفر صادقؑ
سے سوال کیا (ابتدائے) فضیلت وقت نماز مغرب کا فرمایا کہ جبکہ قرص آفتاب غائب ہو
پھر سوال کیا مین نے وقت (ابتدائے فضیلت) عشا کا فرمایا آپ نے کہ جب شفق
غائب ہو جاوے اور ملاحظہ ہو حدیث مندرجہ نمبر (۶) باب بیسں کتاب ہذا۔

(۱۴) حدیث ایضاً معویۃ ابن عمار نے روایت کی ہی کہ فرمایا وقت فضیلت
عشا کا ثلث شب تک ہی۔

(۱۵) ان احادیث سے یہ ثابت ہوا کہ نماز مغرب کی فضیلت کا وقت غروب آفتاب
سے تا سقوط شفق ہی اسکے بعد وقت فضیلت نماز مغرب کا نہین رہتا اور جب شفق
مغرب زائل ہو جاوے اسوقت سے فضیلت عشا کا وقت شروع ہو کر ثلث شب تک
رہتا ہی پس لازم یہ ہی کہ بحالت اختیار نماز مغرب کو عین دخول وقت فضیلت پر ادا

کرے اسمین تاخیر نکرے کیونکہ جو شخص تاخیر کرے نماز مغرب مین بلا عذر کے یہانتک کہ ستارہ روشن ہو جاوین تو اُسکی نسبت جناب امام جعفر صادق ؑ فرماتے ہین کہ وہ شخص ملعون ہے کہ جیسا حدیث نمبر (۸) باب ہذا سے ظاہر ہے اور اسیطرح نماز عشا کو بھی عین وقت فضیلت پر ادا کرے یعنے بعد سقوط حمرت مغربیہ سے ثلث شب تک ادا کرلے کہ یہ وقت فضیلت عشا کا ہے مگر بحالت عذر نماز عشا کو قبل از ابتدائے وقت فضیلت کے یعنی فضیلت مغرب مین بھی پڑھ سکتا ہی۔

حدیث از وسائل الشیعہ - ابن مسکان نے ابی عبیدہ سے روایت کی ہی کہ کہا اُنھون نے کہ سُنا مین نے جناب امام محمد باقر ؑ سے کہ فرماتے تھے کہ جبکہ شب تاریک ہوتی تھی اور ہوا اور بارش ہوتی تھی تو جناب رسولخدا ؐ نے نماز مغرب پڑھی بعد اُسکے اسقدر توقف کیا کہ لوگون نے نافلہ پڑھی بعد اُسکے مؤذن نے اقامہ کیا پھر حضرت نے نماز عشا پڑھی اور بعد اُسکے اپنے اپنے گھر کو لوگ چلے گئے۔

اور بھی احادیث اسکے مؤید ہین کہ اگر بحالت عذر شرعی کے اسطرح نماز کو ادا کرے تو کوئی قباحت نہین ہی مگر بلا عذر شرعی کے اسطرح نہین ادا کر سکتا اگر ادا کریگا تو گو نماز ادا ہی مگر ثواب وقت فضیلت کا نہین مل سکتا۔

(۱۶) حدیث از جمال الصالحین فرمایا جناب ائمہ ؑ نے کہ جو کوئی نماز عشا کو اتنی دیر کر کے پڑھے کہ سو جاوے اور فضیلت کا وقت گذر جاوے پس ایک فرشتہ مؤکل اُسپر نفرین کرتا ہی۔

(۱۷) حدیث از وسائل الشیعہ - ابن مسکان نے روایت کی ہی کہ فرمایا جناب امام جعفر صادق ؑ نے کہ جو شخص قبل نماز عشا کے سو جاوے اور بیدار نہ ہووے یہانتک کہ نصف شب گذر جاوے پس نماز کو پڑھے اور چاہیئے کہ استغفار کرے۔

(۱۸) اوقات مختص ومشترک نماز مغرب وعشا

(۱۹) حدیث از من لایحضرہ الفقیہ خلاصہ اُسکا یہ ہے کہ فرمایا جناب امام محمد باقرؑ نے کہ جبکہ آفتاب غروب ہوجاوے تو وقت نماز مغرب وعشا کا داخل ہوتا ہی۔

(۲۰) حدیث از وسائل الشیعہ عبداللہ ابن بکیر نے روایت کی ہی زرارہ سے کہ کہا زرارہ نے کہ جناب امام جعفر صادقؑ فرماتے تھے کہ جسوقت آفتاب غروب کرے افطار جائز ہی اور نماز واجب ہو اور جسوقت نماز مغرب کو پڑھے اسکے بعد وقت نماز عشا کا داخل ہوجاتا ہی اور نصف شب تک رہتا ہی۔

(۲۱) حدیث ایضاً داوٗد بن فرقد نے روایت کی ہی کہ فرمایا جناب امام جعفر صادقؑ نے کہ جسوقت آفتاب غائب ہوجاوے وقت مغرب کا داخل ہوتا ہی یہانتک کہ اسقدر زمانہ گذرے کہ تین رکعت پڑھ سکے بعد تین رکعت کے وقت مغرب وعشا کا ہے یہانتک کہ نصف شب مین بمقدار ادائے چار رکعت کے وقت باقی رہے اور جبکہ چار رکعت کا وقت باقی رہے تو نماز مغرب کا وقت خارج ہوجاتا ہی اور وقت عشا کا رہتا ہی نصف شب تک۔

(۲۲) حدیث ایضاً بکر بن محمد نے روایت کی ہی جناب امام جعفر صادقؑ سے کہ فرمایا حضرت نے اول وقت عشا کا زوال حمرت مغربیہ سے ہے اور آخر وقت اُسکا نصف شب تک ہی۔

(۲۳) حدیث ایضاً ابی بصیر نے روایت کی ہی کہ فرمایا جناب امام محمد باقرؑ نے کہ فرمایا جناب رسولخداؐ نے کہ اگر مین خائف نہ ہوتا کہ میری امت پر شاق ہوگا تو ہر آئینہ مین نماز عشا مین تاخیر کے لئے امر کرتا ثلث شب تک مگر تمکو نصف شب تک رخصت ہی۔

(۲۴) من مؤلف ان احادیث سے وقت مختص ومشترک ثابت ہو گیا کہ بعد غروب واقعی آفتاب سے بقدر ادائے تین رکعت کے وقت مختص نماز مغرب کا ہے بعد اسکے وقت نماز عشا کا داخل ہو جاتا ہی اور ان دونون کا وقت رہتا ہی جب تک کہ نصف شب مین چار رکعت کا وقت شخص حاضر کے لیئے اور دو رکعت کا مسافر کے لئے باقی ہو پس یہ وقت مختص نماز عشا کا ہی پس جب نصف شب مین وقت چار رکعت کا حاضر کے لیئے اور وقت دو رکعت کا مسافر کے لئے ہو تو اسوقت نماز عشا کو پڑہے اور نماز مغرب کو قضا کرے اگر نصف شب مین وقت پانچ رکعت کا شخص حاضر کے لئے اور چار رکعت کا مسافر کے لئے ہو تو ایسی حالت مین اول نماز مغرب کو بجالا کر نماز عشا کی بجالائیگا اگرچہ اخیر رکعتین نماز عشا کی بعد نصف شب کے پڑھی جاوین حدیث ہی کہ جسنے ایک رکعت کو وقت مین پایا اُسنے تمام نماز کو پایا جیساکہ آخر نمبر (۶) باب بیس مین تحریر ہو چکا ہی مگر یہ اوقات اخیر صاحب عذر کے واسطے ہین نہ غیر صاحب عذر کے لئے پس وقت فضیلت کو عمداً ضایع نکرے اگر عمداً بلا عذر شرعی کے ضایع کریگا تو مواخذہ دار خدا کا ہوگا خدا کو اختیار ہی کہ اُسکے اس قصور کو کہ اُسنے عمداً بلا عذر شرعی کے وقت فضیلت کو ضایع کیا بخشدے یا اسپر عذاب کرے ملاحظہ ہون احادیث مندرجہ نمبر ۱۵ باب ۲۲ کتاب ہذا و نیز اقوال علما مندرجہ باب مذکور اسی سبب سے عمداً وقت فضیلت کا ضایع کرنا جائز نہین ہی۔ اور چونکہ بعض علما صرف ایک حدیث کی بنا پر اسبات کے قائل ہوئے ہین کہ وقت نماز عشا کا آخر شب تک ہی پس احتیاط اسمین ہی کہ بعد نصف شب کے آخر شب تک نماز عشا کو بہ نیت قربت مطلقاً بدون نیّت ادا و قضا کے پڑھے۔

(۲۵) طریقہ ادائے نماز مغرب وعشا۔ نماز مغرب کو ہمیشہ دخول وقت پر پڑھے کیونکہ یہ وقت عین استجابت دعا کا ہے خدائے تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے کہ

جو شخص اسوقت دعا کریگا اُسکی دعا کو قبول کرونگا (ملاحظہ ہو حدیث نمبر ۲ باب ۱۶) اور جیسا کہ فی زمانہ ہمارے مذہب مین یہ رواج ہوگیا ہو کہ اکثر نماز مغرب کو اُسوقت پڑھتے ہین کہ دو تین ستارہ نکل آئین اور وہ لوگ یہ جانتے ہین کہ وقت نماز مغرب کا اُسیوقت سے شروع ہوتا ہو اور اس سے قبل گویا نہین یہ عمل برخلاف احادیث کے ہی احادیث مین حکم ہی کہ جو شخص نماز مغرب کے لئے اتنی دیر کرے کہ ستارہ ظاہر و روشن ہو جائین تو وہ شخص ملعون ہی (ملاحظہ ہون احادیث نمبر ۷ و ۱۰ باب ہذا) اور جناب شہید ثانی علیہ الرحمہ اسرار الصلوٰۃ مین تحریر فرماتے ہین کہ بعض صلحا ایسے تھے کہ اگر نماز مغرب مین اتنی تاخیر ہوتی تھی کہ دو ستارہ نکل آئین تو دو غلام آزاد کرتے تھے یہ فعل سزاے قلب کے لئے تھا (ملاحظہ ہو تحریر نمبر ۲۶ باب ۱۶) فقرہ مذکور سے یہ ثابت ہوا کہ زمانہ سابق مین نماز مغرب اُسوقت ادا کی جاتی تھی کہ جسوقت تک کوئی ستارہ نہین روشن ہوتا تھا کہ کہ جیسا احادیث مین حکم ہی اور جناب رسولخداؐ بھی نماز مغرب پر کسی کام کو مقدم نہین کرتے تھے یہانتک کہ اول نماز مغرب پڑھتے تھے ملاحظہ ہو حدیث نمبر ۹ باب ہذا پس لازم یہ ہی کہ جمیع کامون پر نماز مغرب کو مقدم کرکے دخول وقت پر یعنے غروب شمس کے ہونے کے بعد ہی فوراً ادا کرے اسکے بعد چار رکعت نماز نوافل مغرب کی ادا کرے۔

وقت نوافل مغرب کا بعد غروب شمس کے تا سقوط حمرت مغربیہ ہے اسکے بعد نوافل قضا ہین مگر جناب محقق ابوالقاسم صاحب شرایع الاسلام کی تحریر سے یہ ظاہر تا ہی کہ جب تک نماز فریضہ کا وقت ہی اُسوقت تک اُسکے نوافل کا بھی وقت ہی مگر مشہور یہ ہی کہ بعد سقوط حمرت مغربیہ کے نافلہ مغرب قضا ہین اور اسی پر اجماع علماے متاخرین کا ہی کہ جب تک وقت فضیلت جس نماز کا ہی اُسوقت تک اُسکے نوافل ادا ہین اور بعد گذر جانے وقت فضیلت کے نوافل قضا ہین (ملاحظہ ہو تحریر صاحب مدارک اعلی اللہ مقامہ کی نمبر ۵ باب ۴۰ مین) اور بعد نماز مغرب کے جب تک حمرت مغربیہ باقی رہنے

اُسوقت تک نماز عشا کو ادا نہ کرے اس سبب سے کہ یہ وقت فضیلت نماز عشا کا نہین ہی
اور اگر اُسوقت نماز عشا کو ادا کریگا تو ثواب و فوائد وقت فضیلت کے حاصل نہین ہوسکتے
پس جب حمرت مغربیہ دور ہوکر وقت فضیلت نماز عشا کا آجائے اسوقت نماز عشا کو
بجالائے تاکہ ثواب و فوائد وقت فضیلت کے حاصل ہون اور اسیطرح اگر وقت فضیلت
نماز عشا مین نماز مغرب کو پڑھیگا تو ثواب وقت فضیلت مغرب کا نہین پاسکتا۔ اور اگر
نماز مغرب وعشا کو ملاکر پڑھے تو اُسیطرح پڑھے کہ جس طرح نماز ظہر وعصر کی نسبت تحریر
کیا گیا ہی ملاحظہ ہو تحریر نمبر ۷ باب بیسؔ کتاب ہذا۔ اور اگر عمداً بلا عذر کے وقت فضیلت
نماز کو ضایع کریگا تو وہ شخص مواخذہ دار خدا کا ہوگا ملاحظہ ہو تحریر مندرجہ نمبر ۴۲ و ۴۶
باب بائیسؔ کتاب ہذا اور جیساکہ طریقہ ادائے نماز مغرب وعشا کا فی زمانہ ہمارے مذہب
امامیہ مین ہوگیا ہی کہ بلا عذر شرعی کے عمداً وقت فضیلت کو ترک کرکے غیر وقت فضیلت پر
نماز ادا کرتے ہین یہ حکم نہ کسی حدیث مین ہی نہ اقوال علما سے کہ عمداً اس طریق سے نماز
مغرب وعشا کو ادا کرنا بہتر ہی پس جب ایسا حکم نہین ہی تو اس طریقہ کو چھوڑنا لازم ہی
اور اوقات فضیلت نماز مغرب وعشا کی پابندی ضرور ہی مین نے اس بارہ مین مفصل
طور پر نمبر ۷ باب بیسؔ کتاب ہذا مین تحریر کیا ہے اب مکرر اُسکے اعادہ کی
ضرورت نہین ہی۔

باب بائیسوان فضائل اوقات فضیلت وعقاب ترک اوقات فضیلت نماز پنجگانہ

(۱) حدیث از من لا یحضرہ فرمایا جناب رسولخدا صلعم نے کہ
جو شخص تمام امور کو چھوڑ کر نماز ادا کرنے کے لئے مستعد رہے اور
منتظر اُسکے وقت فضیلت کا رہے اور اُسکو وقت فضیلت پر ادا کرے

اور رکوع و سجود کو باخشوع تمام کرے بعد اسکے[علہ] تمجید اور حمد باری تعالیٰ کی کرے اور اُسمین مشغول رہے یہانتک کہ وقت (فضیلت) دوسری نماز کا آوے اور مابین دونون نمازون کے کوئی کام دنیا کا نہ کرے پس اللہ تعالیٰ اُسکو ثواب حج اور عمرہ کا عطا فرماتا ہی اور وہ شخص علّیین سے ہوگا۔

من مؤلف۔ اسی مضمون کی ایک حدیث جناب شہید ثانی علیہ الرحمہ نے بھی اسرار الصلوۃ مین تحریر فرمائی ہی وہ یہ ہی۔

(۲) **حدیث** فرمایا جناب رسولخدا صلعم نے کہ جو شخص اپنے نفس کو باز رکھے (مشغول ہونیسے امور دنیا کی طرف) نماز فریضہ مین اور اُسکے رکوع و سجود و خشوع کو پورے طور سے ادا کرے بعد اُسکے خدائے عزوجل کے تمجید اور تحمید کرے یہانتک[علہ] کہ دوسری نماز فریضہ کا وقت فضیلت داخل ہو اور مابین دونون نمازون کے کوئی فعل لغو نہ کیا ہو لکھیگا خدائے تعالیٰ اُسکے لئے ثواب مثل حج کنندہ کے اور وہ علیین سے ہوگا۔

(۳) **حدیث از بحار الانوار**[علہ] جناب امیر علیہ السلام نے محمد ابن ابی بکر کو تحریر فرمایا کہ

[علہ] اس حدیث کے اس فقرہ سے کہ (بعد اسکے تمجید و حمد باریتعالیٰ مین مشغول رہے یہانتک کہ وقت فضیلت دوسری نماز کا آجائے) یہ بات ثابت ہی کہ ایک نماز کے بعد فوراً دوسری نماز کا وقت فضیلت نہین آجاتا تاوقتیکہ وقت فضیلت خارج نہ ہوجائے یعنے نماز ظہر کے بعد نماز عصر کا اسیطرح نماز مغرب کے بعد عشا کا وقت فضیلت داخل نہین ہوجاتا تاوقتیکہ نماز ظہر و مغرب کا وقت فضیلت خارج نہ ہوجائے لہذا اس حدیث سے بھی تائید قول دویم مندرجہ نمبر ۱۷ باب بیسن کی ہوتی ہے ۱۲

[علہ] یہ فقرہ اس حدیث کا موید قول دویم مندرجہ نمبر ۱۷ باب بیسن ہے ۱۲

[علہ] حدیث کے اس فقرہ سے (قبل از وقت فضیلت کے نہ پڑھو) تائید قول اول کی ہوتی ہے ملاحظہ ہو قول اول مندرجہ نمبر ۱۷ باب بیسن کتاب ہذا اور اگر فقرہ مذکور سے مراد قبل از وقت نماز لیجائے یعنے نماز ظہر و عصر کے لئے قبل زوال اور نماز مغرب و عشا کے لئے قبل غروب آفتاب

نماز کے وقت (فضیلت) کا منتظر رہ پس نماز کو وقت فضیلت پر پڑھ اور قبل از وقت فضیلت کے نہ پڑھ اور نہ اُسکے وقت (فضیلت) سے تاخیر کر مگر بسبب کسی کام کے۔

(۴) من مؤلف احادیث نمبر (۱ و ۲ و ۳) سے یہ ثابت ہوا کہ مثلاً وقت فضیلت پر ایک نماز کو ادا کرے تو اس نماز کے بعد دوسری نماز کے وقت فضیلت کا انتظار کرے اور رہا بین ان دونون نمازون کے کوئی فعل لغو نہ کرے اور تمجید اور تحمید باریتعالیٰ مین مشغول رہے یہانتک کہ وقت فضیلت دوسری نماز کا آجاوے اُسوقت دوسری نماز کو ادا کرے تو خدائے تعالیٰ اُسکو ثواب حج و عمرہ کا عطا فرماتا ہی پس اگر کوئی شخص بعد نماز مغرب کے

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۹۷) تو یہ مراد سیاق عبارت حدیث سے نہین نکلتی اس سبب سے کہ قبل از وقت نماز کے تو نماز ہی صحیح نہین ہی (مثلاً کوئی شخص نماز ظہر و عصر و مغرب و عشا کو بعد طلوع شمس کے بوقت چاشت ادا کرے تو نماز ظہر و عصر و مغرب و عشا صحیح نہین ہی) پس اس حدیث کے فقرہ اخیر کا حکم اسپر دلالت کرتا ہی کہ یہ حکم اِن ہر دو فقرات کے لیئے ہے یعنی (قبل از وقت فضیلت کے نہ پڑھ اور نہ اوسکے وقت سے تاخیر کر) مگر بسبب کسی کام کے یعنے اگر کوئی عذر شرعی ہو تو اُسوقت قبل از وقت فضیلت کے نماز عصر و عشا کو وقت مشترک مین پڑھ سکتا ہے یعنی زوال شمس پر بعد ادائے نماز ظہر کے نماز عصر کو اور غروب شمس پر بعد نماز مغرب کے نماز عشا کو پڑھ سکتا ہے اور اسیطرح بحالت عذر شرعی ہر نماز کو آخر وقت پر بھی یعنے بعد گذر جانے وقت فضیلت کے پڑھ سکتا ہی کر جیسا دیگر احادیث سے بھی ثابت ہی عمداً بلا عذر شرعی کے اوقات مذکور مین نماز عصر و عشا کے لیئے اس حدیث سے بھی مخالفت پائی جاتی ہی اس سبب سے کہ نماز عصر و عشا کے لیئے اوقات مذکورہ اوقات مشترک ہین نہ اوقات فضیلت اسلیئے کہ جب تک ایک نماز کا وقت فضیلت خارج نہ ہو جائے دوسری نماز کا وقت فضیلت داخل نہین ہو سکتا جیسے وقت فضیلت ظہر کا جب تک خارج نہ ہو جائے وقت فضیلت عصر کا داخل نہین ہو سکتا اسیطرح جب تک وقت فضیلت مغرب کا خارج نہ ہو جائے وقت فضیلت عشا کا داخل نہین ہو سکتا ملاحظہ ہو قول اول مندرجہ نمبر ۷ ا باب بین ۲ کتاب ہذا ۱۲۔

نماز عشا کو ایسے وقت پڑھے کہ ابھی وقت فضیلت نماز عشا کا شروع نہین ہوا ہے تو یہ ثواب کہ جسکا وعدہ احادیث مذکورہ مین کیا گیا ہی نہین مل سکتا اسلیئے کہ ان احادیث مین قید وقت فضیلت کی ہی نہ غیر وقت فضیلت کی یہی حکم نماز ظہر و عصر کا ہی۔

(۵) حدیث از بحار الانوار- فرمایا جناب امام محمد باقر ع نے کہ جناب موسیٰ ع نے اللہ تعالیٰ سے عرض کیا کہ اُس شخص کو کیا جزا اور ثواب ہے کہ جو خاص اوقات فضیلت پر نماز کو پڑھے فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ اُسکے سوال کو عطا کرونگا اور بہشت اسکے لئے مباح کرونگا یہ حدیث نمبر (۲۰) باب ۱۸- مین بھی تحریر ہو چکی ہی-

(۶) حدیث از وسائل الشیعہ- محمد ابن مسلم نے روایت کی ہی کہ مین نے سُنا جناب امام جعفر صادق ع سے کہ فرمایا حضرت نے کہ جب وقت فضیلت نماز کا داخل ہوتا ہی اعمال کے بلند ہونے کے لئے دروازہ ہائے آسمان کھلجاتے ہین پس حضرت نے فرمایا کہ مین دوست نہین رکھتا ہون کہ قبل میرے اعمال کے کسیکا عمل آسمان پر جاوے اور صحیفہ مین مجھ سے قبل کسیکا نام لکھا جائے۔

من مؤلف اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوا کہ جناب امام جعفر صادق ع دخول وقت فضیلت پر نماز ادا فرمایا کرتے تھے۔

(۷) حدیث ایضاً سعد بن سعد سے روایت کی ہی کہ کہا اُنھون نے کہ فرمایا جناب امام رضا ع نے کہ جب وقت فضیلت نماز کا داخل ہو لازم ہی تجھپر کہ اسوقت نماز نہ پڑھو کیونکہ نہین جانتا کہ بعد کو کیا ہو گا (یعنے مثل اسکے کہ بیمار ہو جاوے یا کوئی کام ضروری آجاوے یا مر جاوے)۔

(۸) حدیث ایضاً فرمایا جناب امام جعفر صادق ع نے کہ فرمایا جناب رسولخدا ص نے کہ کوئی نماز ایسی نہین ہی کہ وقت (فضیلت) اُسکا داخل ہو مگر یہ کہ فرشتہ ندا کرتا ہی کہ ایہا الناس کھڑے ہو اور اُس آتش کو کہ جسکو تمنے اپنے پُشتون پر روشن کیا ہی بجھاؤ بسبب نماز کے

(۹) حدیث ایضاً دریح نے روایت کی ہی جناب امام جعفر صادقؑ سے کہ کہا جبرئیلؑ نے پیغمبر خدا سے کہ افضل وقت اول وقت ہی (یعنے شروع وقت فضیلت)۔

(۱۰) حدیث ایضاً ابو بصیر نے روایت کی ہی کہ ذکر کیا جناب امام جعفر صادقؑ نے اوّل وقت کا (یعنے شروع وقت فضیلت کا) اور اُسکی فضیلت کا پس مین نے کہا کہ مین نوافل کو کسطرح پڑھون فرمایا کہ نوافل کو جسقدر ممکن ہو بہ تخفیف ادا کر۔

(۱۱) حدیث ایضاً زرارہ سے روایت ہی کہ فرمایا جناب امام محمد باقرؑ نے کہ جان تو کہ اول وقت نماز کا ہمیشہ افضل ہی پس تعجیل کر تو خیر کی طرف جہانتک ہو اس سبب سے کہ بہترین اعمال سے ہے نزدیک خدا کے۔

من مؤلف مراد اوّل وقت سے شروع وقت فضیلت ہی۔

(۱۲) حدیث ایضاً زرارہ سے روایت ہی کہ زرارہ نے پوچھا جناب امام محمد باقرؑ سے کہ وقت نماز کا اول وقت افضل ہی یا وسط یا آخر اُسکا فرمایا حضرت نے اول وقت بہ تحقیق کہ فرمایا جناب رسولخداؐ نے کہ اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہی اوس عمل خیر کو کہ جلد کیا جاوے۔

من مؤلف اوّل وقت سے مراد شروع وقت فضیلت ہی اور وسط سے وقت فضیلت اور آخر سے آخر وقت فضیلت۔

(۱۳) حدیث از بحار الانوار۔ ابراہیم بن موسیٰ قزاز نے کہا کہ جناب امام رضاؑ گھر سے باہر تشریف لے گئے اور مین اُنکے ساتھ تھا کہ راستہ مین وقت (فضیلت کا) نماز کا داخل ہوا پس آنحضرت نے ایک مکان کی جانب توجہ کی اور سواری سے اُتر پڑے اور فرمایا کہ اذان کہہ مین نے عرض کیا کہ آمدرفقا کا انتظار فرمائیے حضرت نے فرمایا کہ خدا تجھکو بخشے نماز کو اوّل وقت سے آخر وقت فضیلت تک بدون کسی عذر کے تاخیر نہ کرنا ہمیشہ تجکو لازم ہے کہ نماز اوّل وقت ادا کر

(یعنے شروع وقت فضیلت پر)۔

(۱۴) **منموٴلف۔حدیث نمبر (۱۳)** سے یہ ثابت ہوا کہ جب وقت فضیلت نماز کا داخل ہو فوراً نماز کو ادا کرے اس سبب سے کہ وقت فضیلت مین بھی اول وقت یعنی دخول وقت فضیلت افضل ہی بمقابلہ روسط و آخر وقت فضیلت کے جیسا کہ حدیث نمبر (۱۲) باب ہذا سے ثابت ہی پس للازم یہ ہی کہ وقت زوال شمس پر اول نافلہ ظہر کو ادا کر کے نماز ظہر کی ادا کرے یہ وقت عین استجابت دعا کا ہی بعد نماز ظہر کے جب تک وقت فضیلت ظہر کا رہے حالت اختیار مین نماز عصر کو نہ پڑھے کہ جیسا حدیث نمبر (۳) باب ہذا سے ثابت ہی پس جب وقت فضیلت نماز عصر کا شروع ہو یعنے جب سایہ ہر چیز کے برابر ہو کر زیادہ بڑھے اُسوقت بعد ادائے نوافل عصر کے نماز عصر کو ادا کرے اسیطرح نماز مغرب و عشا کو دخول وقت فضیلت پر علیٰحدہ ادا کرے تا کہ ثواب زیادہ حاصل ہو اور اگر کسی سبب سے بمجرد دخول وقت فضیلت پر نماز کو ادا نہ کرسکے تو وقت فضیلت کو ضایع نہ کرے۔

(۱۵) **حدیث** از بحار الانوار سوید بن غفلہ نے روایت کی ہی جناب امیرؑ سے کہ فرمایا جناب امیرؑ نے کہ فرمایا جناب رسولخداؐ نے کہ نہین ہی کوئی بندہ کہ اہتمام کرے اوقات نماز کا (یعنے اوقات فضیلت کا) اور مواضع شمس کا (یعنے زوال اور طلوع و غروب و غیرہ شمس کا) مگر یہ کہ مین ضامن ہون اُسکی راحت کا بوقت موت کے اور غم و اندوہ کے رفع ہونے کا اور نجات کا آتش جہنم سے۔

(۱۶) **حدیث** از وسائل الشیعہ فرمایا جناب امام جعفر صادقؑ نے کہ جسوقت نماز فریضہ پڑھے پس پڑھو تو نماز کو اُسکے وقت پر (یعنے وقت فضیلت پر) اس طرح سے کہ اُسکو وداع کرتا ہے کہ خوف ہووے کہ شاید پھر نوبت پڑھنے کی نہ آوے (یعنے فوت ہو جاوے)۔

اجادیث وقت فضیلت پر نماز کے ادا کرنے میں

(۱۷) حدیث از بحار الانوار فرمایا جناب امام محمد باقر ع نے کہ جناب موسیٰ ع نے بارتیعالیٰ سے عرض کیا کہ اُس شخص کو کیا جزا اور ثواب ہی کہ جو خاص اوقات فضیلت پر نماز کو پڑھے فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ اُسکے سوال کو عطا کرونگا اور بہشت اُسکے لیئے مباح کرونگا۔

(۱۸) حدیث از وسائل الشیعہ فرمایا جناب امام جعفر صادق ع نے کہ وقت فضیلت پر نماز کا ادا کرنا بہتر ہی اولاد و اموال سے۔

(۱۹) حدیث ایضاً فرمایا جناب امام جعفر صادق ع نے کہ افضلیت وقت فضیلت کی وقت اخیرہ پر مثل آخرت کے ہے دنیا پر۔

من مؤلف یعنے جس طرح بمقابلہ دنیا کے آخرت کو فضیلت ہی اسیطرح بمقابلہ وقت اخیرہ کے وقت فضیلت افضل ہی۔

(۲۰) حدیث ایضاً صاحب وسائل اعلی اللہ مقامہ تحریر فرماتے ہین کہ ایک حدیث ہین کہ جو طویل ہے فرمایا جناب امام رضا ع نے کہ نماز وقت فضیلت پر افضل ہے۔

(۲۱) حدیث ایضاً جناب امیر ع نے جناب امام حسن ع کو وصیت فرمائی کہ ہین وصیت کرتا ہون تجکو ای فرزند کہ نماز کو وقت فضیلت پر ادا کر۔

(۲۲) حدیث از من لایحضرہ الفقیہ فرمایا جناب امام جعفر صادق ع نے کہ جو بندہ وقت فضیلت پر نماز کو پڑھے اور محافظت وقت کی (یعنے وقت فضیلت کی) کرے تو نماز اُسکی بلند ہوتی ہی نورانی پاک اور نماز پڑھنے والے سے کہتی ہی کہ جیسے تو نے میری محافظت کی خدا تعالیٰ تیری حفاظت کرے اور جب وقت فضیلت پر نماز نہ پڑھی جاوے اور محافظت وقت (فضیلت) کی نہ کیجاوے تو نماز اُسکی واپس[علہ] ہوتی ہے

علہ یعنی قبول نہین ہوتی اور مویداس حدیث کے احادیث نمبر ۱۴ باب ۲۰ و حدیث نمبر ۳۲ باب ہذا بھی ہین

تاریک وسیاہ اور کہتی ہی کہ جس طرح تو نے مجکو ضایع کیا خدا تعالی تجکو ضایع کرے۔

ایضاً

(۲۳) حدیث از وسائل الشیعہ- ابن مسعود نے روایت کی ہی کہ مین نے جناب رسولخداؐ سے عرض کیا کہ کونسا عمل اعمال مین سے نزدیک خدا کے محبوب تر ہے فرمایا حضرت نے کہ نماز پڑھنا اُسکے وقت (فضیلت) مین مین نے کہا کہ بعد اسکے کونسا عمل (محبوب تر) ہی فرمایا حضرت نے نیکی کرنا والدین کے ساتھ مین نے کہا کہ بعد اس کے کونسا عمل ہی فرمایا کہ جہاد کرنا راہ خدا مین۔

من مؤلف ذرا غور کرنا چاہیئے کہ جہاد کرنا راہ خدا مین افضل اعمال مین سے ہے کہ جسکی خدا نے اکثر جگہ اپنے کلام پاک مین مدح فرمائی ہی اعلی اعلی مدارج بہشت کا وعدہ کیا ہی مگر اس سے بھی افضل تر والدین کے ساتھ نیکی کا کرنا ہی یعنے والدین کے ساتھ نیکی کرنیکا ثواب جہاد سے زیادہ تر ہی اور والدین کے ساتھ نیکی کرنے سے فضل تر وقت فضیلت پر نماز کا ادا کرنا ہی پس اب سمجھنا چاہیئے کہ وقت فضیلت پر نماز کے ادا کرنے کی کسقدر فضیلت ہوئی۔

ایضاً

(۲۴) حدیث از بحار الانوار فرمایا جناب امام موسیٰ کاظمؑ نے کہ نماز جب وقت فضیلت پر جبکہ بار کان ادا کی جاوے زیادہ تر خوشبو رکھتی ہے اوس شاخ آس سے کہ جو تر و تازہ ہووے اور کاٹی جاوے پس لازم ہے تمکو وقت فضیلت پر نماز کا پڑھنا۔

(۲۵) من مؤلف حدیث نمبر (۲۴) مین جو تشبیہ چوب اُسکی دیگئی ہے اس سے یہ ظاہر ہوتا ہی کہ نماز کو وقت فضیلت پر ادا کرنے مین فوائد و برکات بہت ہین اور غیر وقت فضیلت پر وہ برکات و فوائد حاصل نہ ہونگے۔

(۲۶) عقاب ترک اوقات فضیلت- یعنی عمداً وقت فضیلت کا ضایع کرنا

حدیث از جواہر الکلام بحوالہ کتاب من لایحضرہ الفقیہ عمار ساباطی سے

کہ کہا انھون نے کہ فرمایا جناب امام جعفر صادق ع نے کہ ایک حدیث مین کہ جو شخص نماز کو بدون کسی عذر کے بعد وقت فضیلت کے پڑھے پس اُسنے اوقات نماز کی محافظت نہین کی فرشتہ اُس نماز کو لیجاتا ہی در انحالیکہ وہ نماز سیاہ و تاریک ہوتی ہی اور نماز پڑھنے والے سے کہتی ہی کہ تو نے مجکو ضایع کیا خدائے تعالیٰ تجکو ضایع کرے اور جیسے تو نے میری رعایت نہ کی خدا تیری رعایت نہ کرے۔

من مؤلف یہ بھی ایک طرحکا عقاب ہی کہ جو عمداً وقت فضیلت کو ضایع کرنے کی وجہ سے حاصل ہوتا ہی۔

(۲۷) حدیث از جمال الصالحین فرمایا جناب ائمہ ع نے کہ وقت فضیلت کا ضائع کرنا موجب غضب الٰہی و نزول بلا کا ہوتا ہی

(۲۸) حدیث از بحار الانوار فرمایا جناب امام رضا ع نے کہ محافظت کرو وقت فضیلت کی پس بہ تحقیق کہ بندہ بیخوف نہین ہی حوادث سے اور جبکہ وقت فضیلت داخل ہو جاوے اور اُسمین عمداً دیر کرے پس وہ خاطی ہی کیونکہ خدائے تعالیٰ فرماتا ہی فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ الَّذِیْنَ ھُمْ عَنْ صَلٰوتِھِمْ سَاھُوْنَ۔

(۲۹) حدیث ایضاً فرمایا جناب امام جعفر صادق ع نے کہ فرمایا جناب رسولخدا ص نے کہ کوئی عمل محبوب تر خدا کے نزدیک نماز سے نہین ہے پس تمکو امور دنیا نماز کی اوقات سے (یعنے وقت فضیلت سے) باز نرکھے پس بہ تحقیق کہ اللہ تعالیٰ نے مذمت کی ہی اُن لوگون کی کہ جو نماز کو اُسکے وقت فضیلت نہین پڑھتے۔

فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ الَّذِیْنَ ھُمْ عَنْ صَلٰوتِھِمْ سَاھُوْنَ

یعنے ویل ہے واسطے اُن لوگون کے کہ جو نماز سے غفلت کرتے ہین (یعنے عمداً وقت فضیلت پر نہین پڑھتے)۔

(۳۰) حدیث ایضاً فرمایا جناب رسولخداؐ نے کہ بروز قیامت اوس شخص کو میری شفاعت بسر نہ ہوگی کہ جو تاخیر کرے نماز واجبہ مین اُسکی وقت فضیلت سے۔

(۳۱) حدیث از من لایحضرہ الفقیہ علی ابراہیم نے اپنی تفسیر مین تحریر کیا ہی کہ فرمایا جناب امام جعفر صادق ع نے کہ قول اللہ تعالیٰ فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّينَ الَّذِينَ هُمْ عَن صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ سے وہ لوگ مراد ہین کہ جو لوگ تاخیر کرتے ہین نماز کے لئے بدون کسی عذر کے (وقت فضیلت سے) اس حدیث کو جناب شیخ محمد حسن صاحب علی اللہ مقامہ نے جواہر الکلام مین بھی تحریر فرمایا ہی اور بھی حدیث اسکے مؤید ہی ملاحظہ ہو حدیث نمبر ۴۱ باب ہذا۔

(۳۲) حدیث از وسائل الشیعہ ابی بصیر نے روایت کی ہی جناب امام جعفر صادق ع سے کہ جو شخص نماز پڑھے اُسکے غیر وقت (فضیلت) مین (عمداً بلا عذر شرعی کے) اُسکی نماز نہین ہی۔ من مؤلف اس حدیث سے یہ مراد ہی کہ نماز اُسکی مقبول نہین ہے چنانچہ اسکے مؤید اور بھی احادیث ہین ملاحظہ ہو حدیث نمبر ۱۴ باب ۲۰ حدیث نمبر ۴۲ باب ہذا کہ جسمین یہ فقرہ ہی کہ نماز اُسکی واپس ہوتی ہی۔

(۳۳) حدیث ایضاً محمد ابن علی ابن الحسین ع نے کہا کہ فرمایا جناب امام جعفر صادق ع نے کہ جناب رسالتمآبؐ مسجد مین داخل ہوئے اور مسجد مین اصحاب تھے حضرت نے فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ پروردگار نے کیا کہا پس کہا اصحاب نے کہ اللہ و رسول بہتر جانتے ہین فرمایا حضرت نے بہ تحقیق کہ پروردگار تمھارا فرماتا ہے کہ جو شخص نماز واجبہ کو اُسکی اوقات (فضیلت) مین پڑھے اور اوقات (فضیلت) کی محافظت کرے ملاقات کریگا مجھ سے بروز قیامت اور اُسکے لیئے میرے پاس عہد ہے کہ مین اُسکو بہشت مین داخل کرون اور جو شخص نماز کو نہ پڑھے اُسکے وقت فضیلت پر اور محافظت نہ کرے (اُسکے وقت فضیلت کی) پس اُسکا اختیار

مجکو ہی کہ چاہے اُسپر عذاب کرون اور چاہے بخشدون اس حدیث کو جناب شیخ صدوق نے
من لایحضرہ الفقیہ مین بھی تحریر فرمایا ہی۔

من مؤلف اور خدائے تعالیٰ بھی خود اپنے کلام پاک مین مدح اُن لوگونکی فرماتا ہی
کہ جو نماز کو اوقات فضیلت پر ادا کرتے ہین چنانچہ سورۂ معارج مین فرماتا ہی وَالَّذِیْنَ
هُمْ عَلٰی صَلٰوتِهِمْ یُحَافِظُوْنَ اور وہ لوگ جو اپنی نماز کی محافظت کرتے ہین
(یعنے وقت فضیلت پر پڑھتے ہین) اور بھی کئی جگہ قرآن مین مدح ہی۔

(۳۴) **حدیث ایضاً** ابان ابن تغلب نے کہا کہ مین مزدلفہ مین جناب امام
جعفر صادق ع کے ساتھ تھا نماز مین نے حضرت کے پیچھے پڑھی جب حضرت نماز سے فارغ
ہوئے متوجہ ہوے میری طرف اور فرمایا کہ اے ابان نماز پنجگانہ کے حدود کو جو شخص
ادا کرے اور محافظت[علہ] کرے اُنکے اوقات کی (یعنے وقت فضیلت پر پڑھے) ملاقات
کریگا اللہ تعالیٰ سے بروز قیامت اور اُسکے لئے نزدیک اللہ تعالیٰ کے عہد ہے کہ اوسکو
داخل بہشت کرے اور جو شخص حدود نماز کے ادا نہ کرے اور اوقات کی محافظت نہ کرے
(یعنے غیر وقت فضیلت پر پڑھے) اللہ تعالیٰ سے ملاقات کریگا درانحالیکہ اُسکے لئے وہ
عہد نہ ہوگا چاہے اللہ تعالیٰ اُسپر عذاب کرے اور چاہے بخشدیوے اس حدیث کو جناب
شہید ثانی علیہ الرحمہ نے اسرار الصلوٰۃ مین بھی تحریر فرمایا ہی۔

(۳۵) **حدیث ایضاً** ابن ابی ربیع نے روایت کی ہی جناب امام جعفر صادق ع
سے کہ فرمایا جناب رسولخدا ص نے کہ شفاعت میری میسّر نہ ہوگی اُس شخص کو کہ جو تاخیر
کرے نماز واجبہ مین اُسکے وقت (فضیلت) سے۔

[علہ] محافظت کرنا اوقات نماز کا نماز کو وقت فضیلت پر پڑھنا ہے اور جس شخص نے بغیر
عذر شرعی کے نماز کو بعد وقت فضیلت کے آخر وقت پر پڑھا پس اُسنے اوقات نماز کی
محافظت نہین کی ملاحظہ ہو حدیث نمبر (۲۶) باب ہذا۔

(۳۶) حدیث از من لا یحضرہ الفقیہ فرمایا جناب امام جعفر صادق ع نے کہ اَوَّلُ الْوَقْتِ رِضْوَانُ اللهِ وَاٰخِرُ الْوَقْتِ عَفْوُ اللهِ وَالْعَفْوُ لَا يَكُوْنُ اِلَّا عَنْ ذَنْبٍ یعنی اول وقت خوشنودی خدا ہی اور آخر وقت معفرت خدا ہے اور معفرت نہین ہوتی۔ مگر گناہ پر۔

من مؤلف بعض نے اس حدیث مین یہ توہم کیا ہی کہ آخر وقت سے مراد وقت قضا ہی بظاہر یہ خیال انکا صحیح نہین ہی اسواسطے کہ اگر وقت قضا مراد لیا جاوے تو وہ شخص

عاصی ہوگا نہ کہ مستحق عفو۔ لہذا اول وقت سے مراد وقت فضیلت ہی۔

آخر وقت سے مراد وقت اخیر ہی یعنی بعد وقت فضیلت کے اور بعض کا یہ قول ہی کہ اس حدیث مین یہ الفاظ والعفو لا یکون الا عن ذنب ممکن ہی کہ جناب شیخ صدوق کے ہون اسکا جواب یہ ہی کہ ممکن ہی شیخ صدوق کے نہ ہون اسلیئے کہ یہ ایک گمان ہی گمان ہو اگر الفاظ مذکور حدیث ہی کے مان لئے جائین تو اس سے یہ بات ثابت ہوگی کہ عمداً بلا عذر شرعی کے وقت فضیلت کا ضایع کرنا ایک گناہ تھا کہ جو اخیر وقت پر نماز کے ادا کرلینے سے بخشدیا گیا اور اگر الفاظ مذکور حدیث کے نہ سمجھے جائین تو اس سے یہ بات ثابت ہوگی کہ عمداً وقت فضیلت کا ضایع کرنا کوئی گناہ نہین ہی صورت اول کا نتیجہ بھی یہی نکلتا ہی کہ آخر وقت پر نماز کے ادا کرلینے سے اب کوئی مواخذہ اُسکے ذمہ نہین رہا حالانکہ دیگر متعدد احادیث سے مواخذہ کا ہونا ثابت ہے اور جناب شیخ یوسف بحرینی وغیرہ علمائے امامیہ رضوان اللہ علیہم اسی بات کے قائل ہین کہ جو شخص عمداً وقت فضیلت کو ضایع کرکے آخر وقت پر نماز کو ادا کرے تو اُسکا اختیار خدا کو ہے کہ اُسکے اس قصور کو کہ اُسنے عمداً وقت فضیلت کو ضایع کیا بخشدے یا عذاب کرے چنانچہ اسکے ثبوت مین اور نیز مواخذہ کے ثبوت مین ملاحظہ ہون احادیث مندرجہ نمبر ۳۳ و ۳۴ و ۳۵ و ۳۸ و ۳۹ و ۴۰ باب ہذا اور ملاحظہ ہون احادیث مندرجہ نمبر ۲۸ و ۲۹ و ۳۱ و ۳۷ و ۴۱ باب ہذا۔

کہ جسنے عمداً نماز کو قضا کیا مستحق عذاب دوزخ ہی جیسا کہ احادیث سے ثابت ہی پس جب
نماز کو عمداً قضا کیا تو اُسکی نسبت حکم کفر کا کیا جاتا کیونکہ ترک کرنیوالا عمداً صلوٰة کا کافر ہی
عَفوُاللہ کیسے ہو سکتا ہی چنانچہ اخیر فقرہ حدیث کا یہ ہی کہ نماز پڑھنا آخر وقت میں
عفو خدا ہے اور عفو نہین ہوتا مگر گناہ پر پس وہ شخص کہ جسنے وقت فضیلت کو ضایع کیا
خدا کے امیدوارون سے ہے اور تحت مشیّت الٰہی ہی کہ چاہے خدا اوسپر عذاب کرے
اور چاہے بخشدے کہ جیسا احادیث نمبر (۳۳ و ۳۴ و ۳۹ وغیرہ) باب ہذا سے ثابت ہی
چنانچہ جناب شیخ یوسف بحرینی کہ علماے جلیل القدر امامیہ سے ہین حدائق مین تحریر
فرماتے ہین کہ یہ شخص (یعنے جو اوقات اخیر مین نماز کو ادا کرے) خدا کے امیدوارون سے
ہوگا حق تعالیٰ بسبب اس تقصیر و تاخیر نماز کے اُسکے وقت سے چاہے عذاب کرے اور
چاہے اس تقصیر کو بخشدے اور یہی مضمون اس حدیث کا جو من لا یحضرہ الفقیہ
مین ہی کہ آخر وقت عَفوُاللہ اور عفو نہین ہوتا مگر گناہ پر اور وقت اخیر سے خارج وقت
(یعنے وقت قضا) لینا جائز نہین ہی کیونکہ اگر یہ مراد ہوتی تو نماز پڑھنے والا تحت مشیّت الٰہی
نہ ہوتا بلکہ اُسپر حکم فسق کا واجب تھا بلکہ حکم کُفر کا اُسپر کیا جاتا چنانچہ احادیث مین وارد ہی
کہ تارک الصلوٰة عمداً کافر ہی پس ایسا شخص مستحق مزید عذاب کا ہوتا نہ رحمت کا۔

(۳۷) ایضاً محمد ابن عیسیٰ نے روایت کی ہی کہ فرمایا جناب امیرؑ نے حدیث اربعماة
مین کہ نہین ہی کوئی عمل محبوب تر نزدیک خدا کے نماز سے پس مشغول نہ کرے امور دنیا
اُسکی اوقات مین (یعنے اوقات فضیلت مین) پس بہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے مذمت کی ہی
اُس گروہ کی کہ فرمایا اَلَّذِیْنَ ھُمْ عَنْ صَلٰوتِھِمْ سَاھُوْنَ یعنے وہ لوگ کہ جو اپنی
نماز سے غفلت کرتے ہین اور سُستی کرتے ہین اُنکی اوقات سے (یعنے وقت فضیلت سے)

(۳۸) ایضاً ابن محبوب نے روایت کی ہی جناب امام جعفر صادقؑ سے کہ فرمایا حضرت نے
کہ جبکہ جناب رسولخداؐ حالت مرض الموت مین تھے اور بیہوش ہوگئے بعد اُسکے ہوش مین آئے

پس فرمایا حضرت نے کہ میری شفاعت میسّر نہ ہوگی اُس شخص کو جو نماز کو اُسکے وقت سے تاخیر مین ڈالے (یعنے وقت فضیلت سے تاخیر مین ڈالے)۔

(۳۹) **حدیث** از مجمع البیان جناب شیخ طوسی علیہ الرحمہ زرارہ سے روایت ہی کہ فرمایا جناب امام محمد باقرؑ نے کہ نماز واجبہ کو جو شخص اُسکے وقت (فضیلت) پر پڑھے درانحالیکہ نماز کے حق سے عارف ہو اور اختیار نہ کرے نماز پر دوسرے کامون کو (یعنے کسی کام کو نماز پر مقدم نکرے) لکھیگا اللہ تعالی واسطے اُسکے برأت کہ نہین عذاب کریگا اُسپر اور جو شخص کہ نماز کو پڑھے اُسکے غیر وقت (فضیلت) مین اور دوسرے کامون کو نماز پر مقدم کرے۔ پس بہ تحقیق کہ یہ امر اللہ تعالی کے اختیار مین ہی کہ اگر چاہے اسکو بخشدے اور چاہے عذاب کرے اور اسی مضمون کی ایک حدیث جناب ملا فتح اللہ کاشانی علیہ الرحمہ نے تفسیر منہج مین بھی تحریر فرمائی ہے۔

حدیث فرمایا جناب ابوجعفر علیہ السّلام نے کہ مراد نماز سے فرائض ہین جو کوئی اُنھین بوقت (فضیلت) پر ادا کرے اور اُسکے حقوق کا شناسا ہو اور غیر چیز کو اُسپر فوق ندے تو حق تعالی اُسکے لئے ایک بڑا عزت نامہ لکھیگا کہ ہرگز اُسپر عذاب نہ ہوگا اور جو شخص نماز کو غیر وقت (فضیلت) مین ادا کرے تو اُسکا اختیار خدا کو ہی چاہے اُسکو بخشدے۔

(۴۰) **حدیث**[علیہ] - از بحار الانوار جناب فاطمہ صلوات اللہ علیہا نے جناب رسالت مآبؐ سے عرض کیا کہ ای پدر بزرگوار جو مرد یا عورت سُستی کرے ادائے نماز مین پس فرمایا جناب رسول خداؐ نے کہ اے فاطمہ جو سُستی کرے اداے نماز مین وہ مبتلا ہوگا پندرہ چیزون مین۔ چھ اُن مین سے دنیا مین اور تین بوقت موت اور تین قبر مین اور تین جبکہ قبر سے اُٹھیگا قیامت کے روز پس وہ چھ جو دنیا مین ہونگی اول برکت اُسکی عمر سے جاتی رہیگی۔ دوسرے اُسکے رزق سے برکت جاتی رہیگی۔

علیہ اس حدیث کو جناب مجلسی علیہ الرحمہ نے بحار مین بابِ اوقات فضیلت نماز مین تحریر کیا ہے۔

تیسرے اللہ تعالیٰ اُسکے چہرہ سے نور صالحین کا اُٹھا لیگا چوتھے جو عمل کریگا اُسکا کوئی اجر ندیا جاوے گا پانچوین دعا اُسکی آسمان پر نہ جاویگی۔ چھٹے یہ کہ دعاے صالحین مین وہ شریک نہ ہوگا۔ اور جو تین بوقت موت ہین یہ ہین اول یہ کہ بوقت موت ذلت کے ساتھ مریگا دوسرے یہ کہ بھوکا مریگا۔ تیسرے یہ کہ پیاسا مریگا اگر اُسکو تمام دنیا کی نہرونکا پانی پلا دیا جاوے تو سیراب نہ ہوگا یعنی تشنگی نہ بجھیگی۔

اور وہ تین چیزین جو قبر مین ہونگی اوّل یہ کہ ایک فرشتہ اُسکی قبر پر موکل کریگا کہ اُسکو راحت سے نہ رہنے دیگا دویم یہ کہ قبر اُسکی تنگ ہوگی۔ سویم یہ کہ تاریکی اُسکی قبر مین ہوگی

اور وہ تین چیزین کہ بعد نکلنے کے قبر سے بروز قیامت ہونگی

یہ ہین کہ اوّل یہ کہ اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ مقرر کریگا کہ وہ اُسکو موہنہ کے بھل گھسیٹیگا اور خلائق اُسکی طرف دیکھینگے۔ دویم یہ کہ حساب مین سختی ہوگی۔ سویم اللہ تعالیٰ اُسکی طرف نظر رحمت نکریگا اور اُسکے عمل کو قبول نکریگا اور اُسکے لئے عذاب الیم ہی۔

(۴۱) حدیث از وسائل الشیعہ یونس بن عمار نے جناب امام جعفر صادق ع سے قول حق تعالیٰ اَلَّذِیۡنَ هُمۡ عَنۡ صَلٰوتِهِمۡ سَاهُوۡنَ کو دریافت کیا کہ آیا یہ وسوسۂ شیطان ہی پس فرمایا حضرت نے کہ نہین وسوسہ تو ہر شخص کے لئے ہوتا ہی ولیکن مراد اس سے یہ ہی کہ غفلت کرے نماز سے اور نہ پڑھے وقت فضیلت پر۔

(۴۲) اقوال علما نسبت اوقات فضیلت و غیر اوقات فضیلت

ان جمیع احادیث مین کہ جو باب ہذا مین تحریر ہوئی ہین وقت سے مراد وقت فضیلت ہی اور غیر وقت سے مراد وقت اخیر ہی چنانچہ جناب شیخ محمد بن علی بن الحسن الحر العاملی علیہ الرحمہ وسایل الشیعہ مین بعد تحریر جملہ احادیث اوقات فضیلت کے اخیر باب اوقات فضیلت پر تحریر فرماتے ہین کہ احادیث مین مراد وقت سے وقت فضیلت ہی اور مراد غیر وقت سے غیر وقت فضیلت ہی اور جناب شیخ یوسف بحرینی علیہ الرحمہ بھی

کتاب حدائق مین تحریر فرماتے ہین کہ احادیث مین اوقات ماموره سے اور اون کی محافظت سے مراد اوقات فضیلت ہی بلا اشکال و بلا شبہہ اور یہ اوقات ایسے ہین کہ جنمین نماز کو زیادہ تر شرف و کمال حاصل ہوتا ہی اور درگاہ خدا مین درجۂ قبولیت کو پہونچتی ہی اور آخر وقت پر نماز کا بدون کسی عذر کے پڑھنا مستوجب بعید ہونیکا ہوتا ہے رحمت خدا سے چنانچہ احادیث کثیرہ وارد ہین اور وہ شخص تحت مشیت الٰہی ہی یعنی وہ شخص اپنے اس عمل پر مستحق اُس جزا اور ثواب کا نہین ہی کہ جسکا اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہی بلکہ یہ شخص امر خدا کے امیدوارون سے ہی چاہے خدائے تعالیٰ اُسکو اس تقصیر و کوتاہی و تاخیر پر عذاب کرے اور چاہے بخشدے۔ اور نیز دیگر علما کا بھی اسپر اتفاق ہی کہ احادیث مین وقت سے مراد وقت فضیلت ہی اور غیر وقت سے مراد وقت اخیر ہی اور اسیطرح احادیث مین محافظت اوقات سے بھی مراد محافظت وقت فضیلت ہی چنانچہ جناب امام جعفر صادق ؑ نے فرمایا کہ جو شخص عمداً بلا عذر شرعی کے اوقات فضیلت کو ضایع کرکے آخر وقت پر نماز پڑھے پس اُسنے اوقات نماز کی محافظت نہین کی ملاحظہ ہو حدیث نمبر ۲۶ باب ہذا۔

۴۳ صاحبان عذر۔ حدیث از من لا یحضرہ الفقیہ فرمایا جناب امام جعفر صادق ؑ نے کہ ہر نماز کے لئے دو وقت[عل] ہین وقت فضیلت افضل ہی اور عمداً تاخیر کرنا سزاوار نہین ہی لیکن جبکہ کوئی ضرورت ہو (ایسی کہ جسکے ترک سے نقصان ہو) یا بھول جائے یا سو جائے اور کسی کو نہ چاہیئے کہ آخر وقت نماز کا قرار دیوے مگر بسبب کسی عذر یا بیماری کے۔

(۴۴) حدیث از جواہر الکلام۔ ابن سنان نے جناب امام جعفر صادق ؑ سے روایت کی ہی کہ فرمایا جناب امام ؑ نے کہ ہر نماز کے لئے دو وقت ہین وقت فضیلت

[عل] دو وقت سے مراد ایک وقت فضیلت اور دوسرا وقت اخیر ۱۲

اُن مین سے افضل ہی اور تاخیر کرنا عمداً نہین چاہیئے اور آخر وقت اُسکے لئے ہی کہ جسکو کوئی کام ہو یا بھول جاے یا سو جائے اور نہ چاہیئے کسی شخص کو کہ آخر وقت کو اپنے لئے قرار دیوے مگر بسبب کسی عذر کے یا بیماری کے۔

(۴۵) حدیث از من لا یحضرہ الفقیہ عبداللہ بن سنان نے روایت کی ہی کہ مین نے سُنا جناب امام جعفر صادق ؑ سے کہ فرماتے تھے کہ ہر نماز کے لئے دو وقت ہین وقت فضیلت افضل ہی اور نہ چاہیئے کسیکو کہ آخر وقت نماز کے لیئے قرار دیوے مگر بسبب کسی عذر کے۔

(۴۶) حدیث از فقہ الرضا جناب امام رضا ؑ نے فرمایا کہ آخر وقت اُن لوگون کے لئے ہی کہ جو عذر رکھتے ہون اور ضعیف الحال ہون بیماری مین یا امر معیشت مین (جو ضروری ہو اور جسکے ترک سے ضرر ہو) مشغول ہون۔

من مؤلف۔ میرا اسیر تجربہ ہی کہ کیسا ہی امر معیشت ضروری ہو بشرطیکہ اوسکو پانچ منٹ کے لئے معطل کرکے وقت فضیلت پر نماز ادا کر سکتا ہو پس اُسکو ملتوی کرکے وقت فضیلت پر نماز کو ادا کرلے بعد اسکے اُس امر معیشت مین مشغول ہو باریتعالیٰ ہرگز ہرگز اُس امر معیشت مین نقصان واقع نہین ہونے دیتا اور جب ہمنے اسکے برعکس کیا یعنے امور دنیا کو وقت فضیلت پر مقدم کیا تو گویا ہمنے باری تعالیٰ کو قادر ہی نہ سمجھا اگر ہم اوسکو قادر سمجھتے تو وقت فضیلت پر بمقابلہ ادا کرنے نماز کے امور دنیا کو مقدم نہ کرتے یہ سب خرابی ہمارے یقین کی ہی یقین ہمارا بہت ہی ضعیف ہی۔

(۴۷) جناب شیخ ابوجعفر طوسی علیہ الرحمہ کتاب مبسوط مین تحریر فرماتے ہین کہ عذر چار قسم کے ہین اوّل سفر۔ دوئم باران۔ سوئم عارضہ۔ چہارم کوئی کام ایسا ہو کہ جسکے ترک سے کوئی ضرر دینی یا دنیوی ہو۔

من مؤلف پنجم دین اُس صورت مین کہ صاحب دین مطالبہ کرے اور یہ شخص

ادائے دین کی فکر و کوشش مین پھرتا ہو اور اگر ایسا نہین ہی تو محض دین کا عذر کافی نہین ہی اور صاحبان عذر کے لئے علاوہ وقت اخیر کے وقت مشترک بھی ہی مثلاً کسی نے نماز مغرب کو وقت فضیلت مغرب مین ادا کیا اور اُسکو یہ گمان ہی کہ نماز عشا کے لئے وقت فضیلت عشا کا نہ ملیگا تو ایسی حالت مین نماز عشا کو بھی وقت فضیلت مغرب مین پڑھ سکتا ہی تو یہ نماز عشا وقت مشترک پر ادا ہوئی اس سبب سے کہ ابھی وقت فضیلت عشا کا شروع نہین ہوا تھا اسیطرح نماز عصر کو وقت فضیلت ظہر مین ادا کر سکتا ہی مگر بحالت عذر یعنی عذر شرعی ہو تو اُسوقت نماز کو بطریق مذکور وقت مشترک مین بھی ادا کر سکتا ہی خلاصہ یہ ہی کہ جسکو کوئی عذر ہو وہ شخص نماز کو وقت مشترک اور وقت اخیر مین ادا کر سکتا ہی اور جسکو کوئی عذر شرعی نہ ہو اُسکے لئے پابندی اوقات فضیلت کی لازم ہی اس سبب سے کہ اوقات فضیلت مخصوص اُسی کے لئے ہین کہ جسکو کوئی عذر شرعی نہ ہو۔

(۴۸) اتفاق علما دربارۂ وقت فضیلت و وقت اخیر۔

احادیث سے ثابت ہی کہ جسکو کوئی عذر نہ ہو وہ شخص نماز کو وقت فضیلت پر ادا کرے اور وقت اخیر اُن لوگون کے لئے کہ جو صاحب عذر ہین اسپر جمیع علماء کا اتفاق ہی چنانچہ جناب شیخ محمد حسن صاحب جواہر الکلام تحریر فرماتے ہین کہ شیخ ابو جعفر طوسی علیہ الرحمہ نے کتاب مبسوط اور خلاف او رجمل مین اور سلاؔر نے کتاب مراسم مین اور ابن ابی حمزہ نے کتاب وسیلہ مین تحریر فرمایا ہی کہ وقت فضیلت شخص مختار کے لئے کہ جسکو کوئی عذر نہ ہو اور جو شخص وقت فضیلت پر پڑھنے سے معذور ہو یا مضطر ہو اُسکے لئے وقت اخیر ہے یعنی غیر وقت فضیلت۔ اور جناب شیخ طوسی علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہین کہ کسی کو نہ چاہیئے کہ آخر وقت مین نماز کو پڑھے مگر بوقت ضرورت کیونکہ وقت فضیلت افضل ہی اور جناب قاضی ابن براؔج علیہ الرحمہ نے شرح جمل مین اسیطرح تحریر فرمایا ہی اور جناب شیخ یوسف بحرینی علیہ الرحمہ حدائق مین تحریر فرماتے ہین

خلاصہ اُسکا یہ ہی کہ جناب سید مرتضی علم الہدیٰ اور جناب ابن ادریس علیہ الرحمہ و جناب محقق ابو القاسم صاحب شرایع وجناب شیخ مفید وجناب شیخ ابو جعفر طوسی وجناب ابن عقیل وابو الصلاح وابن براج رضوان اللہ علیہم ونیز دیگر علمائے معتبرین ومتاخرین کہتے ہین کہ ہر نماز کے دو وقت ہین ایک وقت فضیلت اور دوسرا وقت اجزاء علہ وقت فضیلت اُسکے لئے ہے کہ جسکو کوئی عذر نہ ہو اور وقت اجزاء صاحب عذر کے لئے ہی اور جناب شیخ ابو جعفر طوسی علیہ الرحمہ کتاب نہایہ مین تحریر فرماتے ہین خلاصہ اُسکا یہ ہی کہ جسکو کوئی عذر نہ ہو اُس شخص کو جائز نہین ہی کہ نماز کو اول وقت فضیلت سے تاخیر کرے آخر وقت تک اور جناب مقدس احمد اردبیلی علیہ الرحمہ شرح ارشاد الاذہان مین تحریر فرماتے ہین خلاصہ اُسکا یہ ہی کہ بنابر مشہور مابین علما کے اور حدیث صحیح علی ابن مہزیار اور حدیث صحیح ادیم بن حُر اور حدیث زید شحام کے یہ ہی کہ جبرئیل ہر نماز کے لئے دو وقت لائے اور اسیطرح روایت حسن بن زرارہ مین ہی اور مراد ان دونون وقتون سے تفصیل مشہور ہی یعنی وقت فضیلت اور وقت مشترک۔

من مؤلف پس وقت فضیلت اُسکے لئے ہی کہ جو عذر نہ رکھتا ہو اور وقت مشترک اُسکے لئے ہے کہ جو عذر رکھتا ہو پس اگر صاحب عذر نہین ہی تو عمداً بلا عذر شرعی کے وقت فضیلت کو ضایع کرنا جائز نہین ہی اس سبب سے کہ اوقات فضیلت اُن لوگون کے لئے ہین کہ جنکو وقت فضیلت پر نماز کے ادا کرنے سے کوئی عذر شرعی نہ ہو پس صاحبان غیر عذر کو لازم ہی کہ ہر نماز کو اُسکے وقت فضیلت پر ادا کرین جناب شیخ یوسف بحرینی علیہ الرحمہ حدائق مین تحریر فرماتے ہین کہ احادیث سے مستفاد ہوتا ہی کہ مراد اسوقت سے (یعنے وقت فضیلت سے) کہ جو احادیث مین وارد ہین اسکی نسبت اللہ تعالیٰ نے وعدہ بہشت کا فرمایا ہی اور بعد اسکے وقت اخیر صاحبان عذر کے لئے ہے اور اسمین کوئی

علہ وقت اجزاء سے مراد وقت مشترک ہی ۱۲

شک نہین ہی کہ جو لوگ صاحب عذر وقت اخیر پر نماز پڑھتے ہین اُنسے کوئی مواخذہ نہین ہی اگرچہ ثواب اُسکا کمتر ہی اور اگر صاحبان عذر نہ ہون اور وہ اسطرح سے تاخیر کرین پس اُنھون نے نماز کو ضایع کیا اگرچہ نماز اُنکی ادا ہو جائیگی اور قضا ساقط ہی لیکن نماز کا پڑھنے والا بسبب اس تقصیر کے کہ نماز کو آخر وقت پر پڑھا ہے اللہ تعالیٰ کی مشیت پر موقوف ہی چاہے عفو فرمائے اور چاہے عذاب کرے پس یہ ظاہر ہوا کہ جو صاحبان عذر نہین ہین اُنکی نماز بسبب تاخیر کرنے کے صحیح تو ہے مگر اللہ تعالیٰ کی رحمت سے اُنکو بہت دوری حاصل ہی اور مستحق مواخذہ کے ہین مگر اللہ تعالیٰ کو اختیار ہی کہ اپنے کرم سے بخشدے یا عذاب کرے (تمام ہوئی عبارت حدائق کی)۔

(۴۹) احادیث سے ثابت ہی کہ اوقات فضیلت مین بھی دخول وقت فضیلت[عل۱] فضلتر ہے (ملاحظہ ہون احادیث مندرجہ نمبر ۶ و ۷ و ۸ و ۹ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ باب ہذا) اسوقت درہائے آسمان کھُلجاتے ہین ملاحظہ ہو حدیث نمبر ۶ باب ہذا اسیوجہ سے جناب ائمہ علیہم السلام نے دخول وقت فضیلت پر نماز کے ادا کرنیکی بہت تاکید فرمائی ہے اور خود بھی دخول وقت فضیلت کے پابند رہے ہین کہ جیسا احادیث سے ثابت ہی

عل۱ خصوصاً دخول وقت فضیلت نماز صبح یعنے طلوع صبح صادق کہ یہ ساعت استجابت دعا سے ہے۔ **حدیث** از کافی فرمایا ائمہ ع نے کہ وقت طلوع صبح صادق یعنی جسوقت سفیدہ پھیلنا شروع ہو جو دعا اسوقت کرے مستجاب ہوتی ہے اور احادیث مین ایا ہے کہ بوقت زوال شمس بھی درہائے آسمان کھلجاتے ہین (ملاحظہ ہون احادیث مندرجہ نمبر ۶ و ۷ و ۸ و ۹ و ۱۱ وغیرہ باب ۳۹) جو دعا اسوقت کی جائے مستجاب ہوتی ہے اور بوقت غروب شمس بھی خدائے تعالیٰ نے وعدہ اجابت دعا کا فرمایا ہی ملاحظہ ہو حدیث نمبر ۲ باب ۱۶۔ خلاصہ یہ ہی کہ فرمایا جناب رسالت مآب ص نے کہ خدائے تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہی کہ جو شخص بوقت مغرب دعا کریگا اُسکی دعا کو قبول کرونگا یہ حدیث طولانی ہی خلاصہ اُسکا لکھا گیا وقت مغرب سے مراد دخول وقت مغرب ہی ۱۲۔

پس وقت فضیلت مین بمقابلہ وسط اور ختم وقت فضیلت کے دخول وقت فضیلت افضل تر ہی
لہذا ایک بڑی جماعت علما مثل جناب ابو عبد اللہ محمد ابن مکی شہید اول وجناب شیخ
زین الدین شہید ثانی رضوان اللہ علیہم وجناب شیخ مفید علیہ الرحمہ وجناب شیخ ابو جعفر
طوسی علیہ الرحمہ وغیرہ وغیرہ (ملاحظہ ہون اقوال علما مندرجۂ قول اول باب بیسن۲ کتاب ہذا)
اسکے قایل ہین کہ ہر نماز کو علحدہ علحدہ مابین انکے فرق دیکر ادا کرنا مستحب ہی۔ اس سبب سے
کہ ہر نماز دخول وقت فضیلت پر ادا ہو جائے کیونکہ جب تک مابین دو نمازون کے فرق
ندیا جاے گا تب تک ہر نماز اپنے اپنے دخول وقت فضیلت پر ادا نہین ہو سکتی اب یہ
اختیار ہی کہ دخول وقت فضیلت پر ایک نماز کو ادا کرکے دوسری نماز کے لئے فرق دینا بذریعۂ
تعقیبات وذکر خدا کے ہو یا غیر تعقیبات وذکر خدا کے ہو اسکے کئی طریقہ ہو سکتے ہین۔
طریقہ اوّل یہ ہی کہ ہر نماز بھی دخول وقت فضیلت پر ادا ہو اور مابین دو نمازون کے
فرق بھی بذریعۂ تعقیبات وذکر خدا کے ہو جائے تو یہ طریقہ جمیع طریقون مین افضل تر ہی مثلاً
نماز ظہر کو زوال شمس پر ادا کرکے تعقیبات وذکر خدا مین مشغول رہے یہانتک کہ وقت
فضیلت ظہر کا خارج ہو جائے یعنی سایہ ایک قامت پر تمام ہو جائے ملاحظہ ہو قول اول مندرجۂ
نمبر ۱۷ باب بیسن۲ کتاب ہذا اور بعد اسکے جب وقت فضیلت عصر کا شروع ہو اسوقت نماز عصر
کو ادا کرے اسیطرح نماز مغرب کو غروب شمس پر ادا کرکے نوافل مغرب ونماز غفیلہ کو ادا کرے
اور تعقیبات وذکر خدا مین مشغول رہے یہانتک کہ زوال حمرت (سرخی) مغربیہ ہو جائے یعنے
وقت فضیلت مغرب ختم ہو کر وقت فضیلت عشا شروع ہو تو اسوقت نماز عشا کو ادا کرے
تو اس طریقہ پر دونون نمازون کے ادا کرنے سے ثواب بیشمار ہین اوّل تو فوائد وثواب
وقت فضیلت کے حاصل ہونگے دوئم دونون نمازون کے مابین کار دنیا مین مشغول نہ ہونے
اور ذکر خدا مین مصروف رہنے کی وجہ سے ثواب حج وعمرہ کا عطا ہو گا (ملاحظہ ہون احادیث
مندرجہ نمبر ۲۰ و ۲۱ باب ہذا) سوئم جو وقت مابین ان دونون نمازون کے گذرا وہ ادائے نماز مین

محسوب ہوگا ملاحظہ ہو حدیث از تفسیر منہج مندرجۂ طریقۂ دویم آیندہ پس پابندی طریقۂ ہذا پر نماز مغرب
وعشا مین تو زیادہ وقت صرف نہ ہوگا لیکن نصف گھنٹہ کے قریب قریب تو ضرور ہی صرف ہوگا
مگر حسب موسم نماز ظہر وعصر مین کئی کئی گھنٹہ صرف ہوجائینگے لہٰذا اسکی پابندی ایسے شخص سے کہ
جسکے متعلق اور کام بھی ہون قریب قریب غیر ممکن کے ہے پس ایسی صورتمین یہ دوسرا طریقہ آسان ہی
طریقۂ دویم علٰ جس شخص کے متعلق امور دنیوی ہون یا دینی بھی ہون مثل تصنیفات

علہ بعض یہ کہدیتے ہین کہ یہ طریقہ اہلسُنت کا ہی لہذا ترک اولی ہی اسکا جواب یہ ہی کہ ایسے طریقہ کو کہ
جسمین امید مزید ثواب کی ہی محض مخالفت اہل سنت کی وجہ سے ترک اولی سمجھکر ترک کردیا جائے
تو اکثر واجبات ومستحباب مین بہت بڑی دقت واقع ہوجائیگی پس عدالت اور عقل سلیم اسکی مقتضی
نہین ہی کہ جس طریقہ مین ہمارے یہان حسب احادیث فوائد وثواب زیادہ ہین اُس طریقہ کو محض اس
خیال سے کہ یہ طریقہ اہلسُنت مین بھی ہی عمداً ترک کرکے اُس مزید ثواب سے کہ جو ہمکو ملتا محروم
رہین ہمین کسی کے مذہب سے کیا غرض ہمکو اپنے مذہب مین جس طریقہ سے مزید ثواب
وفوائد عقبیٰ کے ملنے کی امید ہو وہ طریقہ اختیار کرنا چاہیے یہ سخت تعصب ورجہالت کی بات ہے
کہ ہم محض اُنکی مخالفت کی وجہ سے بجاے فوائد عقبیٰ کے نقصانات اُخروی حاصل کرتے رہین کہ
جیسے بعض لوگون کے خیالات ہین اور انھین خیالات کی وجہ سے دخول وقت فضیلت کو
ترک کرکے آخر وقت پر نماز اداکرتے ہین اور پابندی اوقات فضیلت کی تو خاص شیعون ہی مین ہونا چاہیے
حدیث از دار السّلام بحوالۂ کتاب مصادقۃ الاخوان فرمایا جناب امام جعفر صادق ع نے کہ
ہمارے شیعون مین دو باتون کو تلاش کرو اگر وہ اُن مین ہین تو ٹھیک ہین اور اگر وہ خصلتین
اُن مین نہین ہین تو نہایت تعجب ہی راوی کہتا ہی کہ مین نے عرض کیا کہ وہ دو خصلتین
کیا ہین فرمایا کہ ایک تو اوقات فضیلت نماز کی پوری پوری حفاظت کرنا اور دوسرے اپنے
بھائیون کے ساتھ ہمدردی کرنا گو کسی تھوڑی چیز سے ہو منہ مؤلف پس نہایت افسوس
اور حسرت کی بات ہی کہ اداے نماز مین جو خاص نشانی شیعون کی ہی اوسی کو ترک کردیا جائے ۱۲

وتالیفات وغیرہ دینی کے تو ایسے شخص کے لیئے سہل طریقہ پابندی دخول وقت فضیلت کا یہہ ہی
کہ ایک نماز کو دخول وقت فضیلت پر ادا کر کے اپنے کارہاے متعلقہ مین مشغول ہو لیکن
دوسری نماز کے وقت فضیلت کا انتظار کرتا رہے اور جب وقت فضیلت دوسری نماز کا
آئے فورًا اُسیوقت اُسکو بھی ادا کرے مثلاً نماز ظہر کو زوال شمس پر ادا کر کے اپنے کارہاے
دینی یا دنیوی مین مصروف ہو اور دخول وقت فضیلت عصر کا انتظار کرتا رہے پس جب
وقت فضیلت ظہر ختم ہو کر وقت فضیلت عصر شروع ہو۔ ملاحظہ ہو قول مندرجہ نمبر ۷ باب ۲ مین
اُسوقت نماز عصر کو ادا کرے اسیطرح غروب شمس پر نماز مغرب و نوافل مغرب کو ادا کر کے
اپنے کارہاے ضروری مین مصروف ہو (بشرطیکہ فضیلت عشا تک تعقیبات ادا نکر سکے)
لیکن فضیلت عشا کا انتظار کرتا رہے اور جب وقت فضیلت عشا کا داخل ہو اُسیوقت
نماز عشا کو ادا کرے تو اسطرح پر ہر دو نمازون کے ادا کرنے مین بھی ثواب بیشمار ہین
یعنے اول تو ثواب و فوائد دخول وقت فضیلت کے حاصل ہونگے دوسرے جو وقت کارہاے دنیا
مین صرف ہوا ہی باریتعالیٰ اُسکو بسبب کرنے انتظار وقت فضیلت کے عبادتمین محسوب فرمائیگا۔

حدیث از تفسیر منہج جناب ملا فتح اللہ کاشانی علیہ الرحمہ فرمایا جناب ائمہ علیہم السلام نے
کہ شخص منتظر وقت فضیلت کا مثل نماز گذار کے ہی پس کیسا فضل و کرم باریتعالیٰ کا ہی کہ ہم
امور دنیا مین مصروف رہین اور محض انتظار وقت فضیلت کی وجہ سے خدا تعالیٰ ہمارے اُسوقت کو
کہ جو وقت اُمور دنیا مین صرف ہوا ہے عبادت مین محسوب فرمائے اور

طریقہ سوئیم[علے] ادائے نماز کا اسطرح بھی ہو سکتا ہے کہ ایک نماز کو قریب ختم وقت

علے اس طریقہ مین ہمیشہ بسبب کم و زیادہ ہونے دن کے یہ دقت واقع ہوگی کہ ہر روز سایہ کی شناخت کر کے موافق اُسکے
عمل کرنا ہوگا اور اگر سایہ کی شناخت ہر روز نکریگا تو اس طریقہ پر ہر روز عمل کرنا غیر ممکن ہی اس سببسے کہ بغیر شناخت کرنے
سایہ کے ممکن ہی کہ وقت فضیلت ظہر کا نماز ظہر کے لئے ضایع ہو جایا کرے یا یہ کہ بسبب عدم دخول وقت فضیلت عصر کے نماز
عصر کی فضیلت ظہر مین ادا ہو جایا کرے اور علاوہ ہو وقت کے اس طریقہ مین بمقابلہ طریقہ دوئیم کے ثواب بھی بہت کم ہی[۱۲]

فضیلت کے ادا کرے تاکہ بعد ادائے نماز و تعقیبات ضروری کے وقت فضیلت دوسری
نماز کا داخل ہو جائے پس اُسوقت دوسری نماز کو ادا کرلے مثلاً نماز ظہر کو قریب ختم وقت
فضیلت ظہر کے ادا کرے ایسے وقت پر کہ جو بعد ادائے نماز ظہر و تسبیح فاطمہ و سجدۂ شکر
وغیرہ کے وقت فضیلت نماز عصر کا داخل ہو جائے پس اُسوقت بعد ادائے نوافل عصر
کے نماز عصر کو ادا کرے اسیطرح قریب ختم وقت فضیلت مغرب کے نماز مغرب کو ایسے وقت
ادا کرے کہ جو بعد نماز مغرب کے نوافل مغرب و نماز غفیلہ بھی ادا ہو جائین اور بعد تسبیح
فاطمہ و سجدۂ شکر کے وقت فضیلت عشا کا داخل ہو جاے اُسوقت نماز عشا کو بھی ادا کرلے
مگر اس طریقہ مین نماز عصر و عشا تو اپنے اپنے دخول وقت فضیلت پر ادا ہو جائینگی
لیکن نماز ظہر و نماز مغرب دخول وقت فضیلت پر ادا نہ ہوگی اور جب نماز ظہر و نماز مغرب ہی
دخول وقت فضیلت پر ادا نہ ہوئین تو ہر دو نماز مذکورہ مین فواید و ثواب دخول وقت
فضیلت سے محروم رہا حالانکہ احادیث مین انھین دو[عـه] وقتون کے دخول وقت فضیلت کے
ثواب و فوائد بہت ہین چنانچہ احادیث مین آیا ہو کہ بوقت زوال شمس درہائے آسمان
کھلجاتے ہین اور جو دعا اسوقت کیجاے باریتعالیٰ قبول فرماتا ہو ملاحظہ ہون احادیث
مندرجہ نمبر ۶ و ۷ و ۸ و ۹ و ۱۱ وغیرہ باب ۳۹ کتاب ہذا اور وقت غروب شمس کے
لئے جناب رسولخدا ؐ نے فرمایا ہو کہ باری تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہو کہ جو دعا بوقت مغرب
(یعنے دخول وقت مغرب پر) کیجائے اُسکی دعا کو قبول کرونگا ملاحظہ ہو حدیث نمبر ۲
باب ۱۶ کتاب ہذا پس واسطے حصول فوائد و ثواب دخول وقت فضیلت کے سہل و
آسان طریقۂ دویم ہی ہو کہ جو اوپر تحریر ہو چکا ہو اُس طریقہ مین ہر نماز دخول وقت
فضیلت پر ادا ہو سکتی ہو اور کارہائے متعلقہ مین بھی ہرج واقع نہین ہو سکتا یعنے اپنے
اپنے وقت پر سب کام انجام کو پہونچتے رہین گے پس جسکو کوئی عذر شرعی نہ ہو تو بنا بر

[عـه] یعنے بمقابلہ دخول وقت فضیلت عصر و عشا کے دخول وقت فضیلت ظہر و مغرب کے فضیلت بہت ہو ۱۲

قول اوّل کے ہمیشہ ہر نماز کو دخول وقت فضیلت پر ادا کرے اور قبل از وقت فضیلت کے
عمداً بلا عذر شرعی کے نہ پڑھے ملاحظہ ہو حدیث نمبر ۳ باب ہذا دنی خاصیت پابندی اوقات
فضیلت کی دنیا مین یہ ہی کہ سکرات موت اُسپر آسان ہوتی ہی اور غم و اندوہ اُسکا دور
ہوتا ہی اور آخرت مین اسکا نفع یہ ہی کہ آتش دوزخ سے نجات پاتا ہی اکثر اعمال اور
دعائین رفع ہم و غم کی اور آتش دوزخ سے نجات پانے کی میری نظر سے گذرین مگر
اُنکے متعلق کسی حدیث مین جناب ائمہ علیہم السّلام مین سے کسی ائمہ نے اپنی ضمانت نہین
کی ہے اگر کی ہے تو اوقات فضیلت کی پابندی مین کی ہی چنانچہ جناب رسولخدا صلعم
فرماتے ہین کہ مین ضامن ہون اُسکی راحت کا بوقت موت اور غم و اندوہ کے رفع
ہونیکا اور نجات کا آتش جہنم سے ملاحظہ ہو حدیث نمبر ۱۵ باب ہذا اور اکثر صلحانے
اسپر تجربہ کیا ہی کہ جو شخص پابند اوقات فضیلت کا ہو وہ ہرگز غم و الم و فقر و تنگدستی
مین مبتلا نہین ہوتا اور باریتعالی اُسکی دعا کو مستجاب فرماتا ہی ملاحظہ ہو حدیث نمبر
(۱۷) باب ہذا اور جو جو فوائد دنیا و آخرت مین حاصل ہوتے ہین اُنکی تفصیل بھی
احادیث مین ہی ملاحظہ ہون احادیث باب ہذا۔ اور عمداً بلا عذر شرعی کے وقت فضیلت
کو ضایع کرنا موجب نزدل بلا و قہر و غضب باریتعالی کا ہوتا ہی ملاحظہ ہو حدیث نمبر ۲۷
باب ہذا اور موجب عدم قبولیت دعا کا ہوتا ہی ملاحظہ ہو حدیث نمبر (۲۱ و ۲۲) مندرجہ
نمبر ۱۵ باب ہذا اور باعث دور ہو جانے برکت رزق کا اور ایسے شخص کے چہرہ سے
نور صالحین کا اُٹھا لیا جاتا ہی اور دعا اسکی رد کر دیجاتی ہی ملاحظہ ہو حدیث نمبر (۲۱)
مندرجہ نمبر ۱۵ باب ہذا اور ایسے شخص کی نماز سیاہ و تاریک ہوتی ہی اور نماز پڑھنے والے
کے لئے بددعا کرتی ہی کہ جس طرح تو نے مجھکو ضایع کیا خدائے تعالی تجھکو ضایع کرے
اور جس طرح تو نے میری رعایت نہ کی خدا تیری رعایت نہ کرے ملاحظہ ہون احادیث
نمبر ۲۲ و ۲۶ اور ایسے شخص کی نماز واپس ہوتی ہی قبول نہین ہوتی ملاحظہ ہون

احادیث نمبر (ط و یا) مندرجہ نمبر ۱۵ باب ہذا و احادیث نمبر ۲۲ و ۳۲ باب ہذا اور تجربہ سے معلوم ہوتا ہی کہ جو شخص عمداً بلا عذر شرعی کے وقت فضیلت کو ضایع کرتا ہے وہ شخص اور بھی طرح طرح کے عذابون مین مبتلا رہتا ہی مثلاً فقر و تنگدستی و قرض وہم و غم و عوارض گوناگون مین۔

(۵۰) پس جمیع احادیث و اقوال علما سے ثابت ہی کہ ترک کرنا اوقات فضیلت کا عمداً بلا عذر شرعی کے جائز نہین ہی اور آخر وقت صاحب عذر کے لئے ہے کہ جو وقت فضیلت پر نماز کے ادا کرنے سے معذور ہو مگر ہمارے مذہب اثنا عشری مین ترک اوقات فضیلت کا ایسا رواج ہو گیا ہی اور ہوتا چلا جاتا ہی یہانتک کہ عام مؤمنین نے یہ سمجھ لیا ہی کہ گویا مذہب اثنا عشری مین نماز کے ادا کرنیکا مخصوص اسیطرح حکم ہی کہ دونون نمازون کو ملا کر آخر وقت پر ادا کرنا اور اس طریقہ کو اسقدر قوت ہوئی کہ عام مؤمنین نے یہ جان لیا کہ اوقات فضیلت مذہب اثنا عشری مین بالکل ہی نہین ہین بلکہ اگر فضیلت و ثواب ہی تو دونون نمازون کو اخیر وقت پر[عل] ملا کر ادا کرنے مین جب مردون کی یہ حالت ہی تو عورتون کا کیا ذکر کیا جا سکتا ہی اس سبب سے کہ بسبب عدم وقفیت احادیث کے جیسا اُنھون نے اپنے مردونکا طریقہ دیکھا ویسا ہی اُنھون نے بھی اختیار کیا جہانتک مین نے غور کیا مجکو یہی بات ثابت ہوتی ہے کہ اس طریقہ ترک اوقات فضیلت کا رواج زیادہ تر اُنھین مؤمنین کی وجہ سے ہوا اور ہوتا چلا جاتا ہی کہ جو پیشنمازی فرماتے ہین یا جنکو قابل پیشنمازی کے خیال کیا جاتا ہی یا جنکو صاحب علم سمجھا جاتا ہی اُنھین اکثر پابند اوقات فضیلت کے نہین ہین چونکہ بظاہر

عله یعنی دونون نمازون کو آخر وقت مین یا ایک نماز کو وقت فضیلت پر اور دوسری نماز کو اُسکے غیر وقت فضیلت پر مثلاً فضیلت مغرب مین عشا کو یا فضیلت عشا مین نماز مغرب کو اسیطرح نماز ظہر کو فضیلت عصر مین یا فضیلت ظہر مین نماز عصر کو ۱۲

افعال پیشنماز و صاحبان علم کے عام مؤمنین مستحسن خیال کرتے ہین گو باطن مین اون کی
کیسی ہی حالت ہو پس جب پیشنماز ون کو اور نیز اون مؤمنین کو کہ جو قابل پیشنمازی
کے ہین یا جنکو صاحبان علم سمجھا جاتا ہی عام مؤمنین نے دو نمازون کو ملا کر آخر وقت پر ادا
کرنیکا پابند دیکھا تو انھون نے یہ یقین کر لیا کہ ثواب اور فضیلت اسیطرح نماز کے ادا کرنے مین
ہوگا اگر یہ طریقہ افضل یا مستحب نہ ہوتا یا اسمین کچھ نقصان عقبیٰ کا ہوتا تو جناب مولانا صاحب
قبلہ اسپر کیون عمل کرتے مگر یہ نہین سمجھتے کہ مولانا صاحب قبلہ کو تو بمقابلہ اپنے استراحت و
آرام و دیگر امور دنیا کے ذرا سی بھی تکلیف عقبیٰ گوارا نہین ہی[عله] احکام خدا و رسولؐ پر کون عمل
کرے اور غالبًا مولانا صاحب قبلہ نے تو آخر وقت پر بھی اسبات کا خوف کر کے نماز کو ادا
کیا ہوگا کہ کہین قضا ہو جانے سے لوگ تارک الصلوٰۃ سمجھکر دست بوسی اور پیچھے نماز کا پڑھنا
ترک نہ کر دین اگر اتنا خوف دنیا کا نہ ہوتا تو نماز کے قضا کر دینے مین بھی اُنکو کوئی تامل نہ تھا
اور اگر یہ کہا جائے کہ دنیا کا خوف نکر کے بلکہ خدا و رسولؐ کا خوف کر کے ادا کیا گیا تو اسکا جواب
یہ ہی کہ اگر احکام خدا و رسولؐ کا خوف ہوتا تو اوقات فضیلت کو عمدًا بلا عذر شرعی کے کیون
ضایع کیا جاتا جب دیدہ و دانستہ سنت رسولؐ سے روگردانی کی تو گویا فرائض خدا سے
روگردانی کی ملاحظہ ہو حدیث مندرجہ نمبر ۱۴ باب بیسوان کتاب ہذا اور یہ تو ہمارے
مذہب اثنا عشری مین عام رواج ہو گیا ہی پیشنماز ہون یا غیر پیشنماز حقہ پیتے رہین
لیٹے رہین بیٹھے رہین فضول باتین کرتے رہین مگر نماز کو آخر ہی وقت پر ادا کرین پس
اس طریقہ سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ ایسے لوگون کے نزدیک بمقابلۂ امور آخرت کے

عله یہ ظاہر ہے کہ جب تک اپنی استراحت و آرام وغیرہ مین ذرا سا بھی فرق نہ ڈالا جائے احکام
جناب رسولخداؐ کے ہرگز پابندی نہین ہو سکتی یعنی اوقات فضیلت کی۔ مثلاً کسی نے اپنے غلام کو یہ
حکم دیا کہ ۱۲ بجے دن کے وقت اور پھر ۳ بجے دن کے وقت فلان کام کرنا پس جب تک وہ غلام اپنی
آزادی اور اپنے کامون مین فرق نہ ڈالے ہرگز تعمیل نہین کر سکتا ۱۲

امور دنیا عزیز ہین کہ جن خیالات کی وجہ سے باتین یا دیگر امور دنیا کو ترک کر کے اوّل
وقت فضیلت پر نماز کا ادا کر لینا مستحب نہین جانتے بلکہ انکے نزدیک امور دنیا مین فرق
نہ آنا اور انکی وجہ سے وقت فضیلت ہی کا ضایع ہوجانا مستحب ہو اگر ایسا نہین سمجھا جاتا
تو پھر دیدہ و دانستہ عمداً بلا عذر شرعی کے ہر روز ایسا کیون کیا جاتا ہو مین نے اکثر
بیشنمازون کو اور غیر پیشنمازون کو دیکھا کہ اگر اونکی باتون باتون مین وقت فضیلت
نماز کا آگیا تو پانچ چھ منٹ کے لئے باتین بند کر کے نماز کو ہرگز ادا نہ کرینگے بلکہ جب وہ ان
باتون باتون مین وہ وقت بھو نجیگا کہ اگر اب بھی نماز کو ادا نہ کرین تو نماز قضا ہوجائے
اُسوقت قہراً جبراً وہ باتین موتوف کر کے نماز کو ادا کیا جائیگا ذرا غور کرنا چاہیے کہ جس طرح
آخر وقت پر نماز کو ادا کیا گیا اسی طرح اگر اول وقت فضیلت پر پانچ چھ منٹ کی زحمت
فرما کر نماز کو ادا کر لیا جاتا اور اسکے بعد پھر انھین باتون مین یا اُمور مین مشغول ہوجاتے
تو کیا گناہ تھا اس طریقہ سے ظاہر ہوتا ہو کہ ایسے لوگون کے نزدیک احکام خدا و رسولؐ
کی کچھ وقعت نہین ہو اگر وقعت ہو اور خوف ہو تو غیر ممکن ہو کہ خلاف اُسکے عمل
ہوسکے یعنے وقت فضیلت کا عمداً بلا عذر شرعی کے ترک ہوتا رہے ایسے لوگون کے قلوب
مین امور دنیا ہی کی وقعت ہو کہ جسکی وجہ سے وہ اُمور عقبیٰ کہ جن مین فوائد بیشمار اور انکے
ترک مین مواخذہ ہین دیدہ و دانستہ ترک ہوتے رہتے ہین اور کان پر جُون تک
نہین رینگتی اور خیال تک نہین ہوتا کہ ہم کیا کر رہے ہین اُمور دنیا کو بزرگ اور امور عقبیٰ
کو خفیف سمجھا جاتا ہو کہ جسکے سبب سے اوقات فضیلت کو خفیف سمجھکر ترک کیا جاتا ہو
اور یہ ظاہر ہو کہ ترک نہین کیا جاتا کسی فعل کو مگر خفیف سمجھکر اسی سبب سے جناب
رسولخداصؐ نے تارک نماز کو کافر قرار دیا ہو۔ کہ وہ ترک کرتا ہو نماز کو خفیف سمجھکر اگر اسیطرح
اوقات فضیلت کو بھی خفیف سمجھکر ترک کیا جاتا ہو تو گویا تخفیف کی جاتی ہے احکام
جناب رسولخداؐ کی اور جسنے تخفیف کی احکام جناب رسولخداصؐ کی اُسنے تخفیف کی

احکام خدا کی. اور جسنے تخفیف کی احکام خدا کے وہ مواخذہ دار خدا کا ہی۔ مین بہت سے
مجالس وعظ مین شریک ہوا ہون اور اکثر پیشنمازون سے میری معاشرت بھی رہی
مین نے کسی پیشنماز کو مجلس وعظ مین یا غیر وعظ مین تاکید پابندی اوقات فضیلت کی
فرماتے ہوئے نہین دیکھا وجہ اُسکی یہ ہی کہ وہ خود پابند اوقات فضیلت کے نہین ہین
لہذا ایسی صورت مین اگر اوقات فضیلت کے فوائد اور اسکے ترک کے نقصانات بیان
کرکے پابندی اوقات فضیلت کی تاکید اور ہدایت کرین اور اُسوقت کوئی شخص یہ کہدے
کہ آپ کیون نہین پابندی فرماتے تو اسکا کیا جواب دے سکتے ہین چونکہ خود اس عارضہ
مین مبتلا ہین لہذا دوسرے کو اس عارضہ کے ازالہ کی بابت کیا ہدایت کر سکتے ہین
پیشنماز ہون یا غیر پیشنماز جسکو خوف احکام خدا اور سولؐ کا ہوگا وہ شخص اُن احکام کی
تعمیل سے ہرگز رُوگردانی نہین کر سکتا کہ جنکے عدم تعمیل احکام کی وجہ سے خوف مواخذہ
دنیا یا آخرت کا ہو یہ بات قلب سے تعلق رکھتی ہی نہ زیادتی علم دین پر اگر علم دین ہے
اور اُسپر عمل نہین ہی تو وہ علم قطعی بیکار ہے پس جسکے قلب مین عشق حصول خوشنودی
باریتعالیٰ ہوگا اُس شخص سے وہ امور عقبیٰ کے کہ جن مین خوشنودی باریتعالیٰ متصوّر ہے امور
دُنیا کی وجہ سے ہرگز ہرگز ترک نہین ہو سکتے اس سبب سے کہ جس امر کا انسان کے دلمین
عشق ہوتا ہی اول اُسی امر کو جمیع امور پر مقدم کرتا ہی پس اگر امور عقبیٰ کا عشق ہے تو
اُسکے مقابلہ مین امور دنیا کو ترک کرکے اول امور عقبیٰ بجا لائیگا اور اگر امور دنیا کا
عشق ہی تو امور عقبیٰ کو ترک کرکے اُمور دُنیا کئے جائینگے ایسے امور عقبیٰ کی وجہ سے
جیسے اوقات فضیلت مین امور دُنیا مین ہرج واقع نہین ہوتا اور امور دنیا کی وجہ
سے ایسے امور عقبیٰ مین ہرج واقع ہوجاتا ہی مثلاً وقت فضیلت نماز کا ہی اور اُسوقت
کو ہمنے دیگر امور مین صرف کردیا یہانتک کہ وقت فضیلت نماز کا جاتا رہا تو اب وہ وقت
فضیلت ہمکو نہین مل سکتا اور جب وہ وقت کہ جسمین خوشنودی باریتعالیٰ متصور تھی

اور قبولیت نماز کی امید تھی ضایع ہوگیا تو گویا امور عقبیٰ مین بہت بڑا نقصان پہونچا یعنے
نماز ہماری آخر وقت پر ادا تو ہوگئی الا قبول نہ ہوئی اور علاوہ عدم قبولیت نماز کے
ہم مواخذہ وار بھی باریتعالیٰ کے ہوئے اس قصور مین کہ ہمنے عمداً وقت فضیلت کو کیون
ضایع کیا تو اب سمجھنا چاہیئے کہ ذراسی عدم توجہ سے ہمنے اپنا کسقدر نقصان کیا پس
اسیطرح اگر وقت فضیلت پر بغرض ادائے نماز کے پانچ چھ منٹ کے لئے اور کامون کو
ملتوی کرکے اول نماز کو ادا کرلیا جاتا اور بعد نماز کے کارہاے مذکور کو انجام دے لیتے
تو کچھ نقصان نہ تھا اس سبب سے کہ جو کام ادائے نماز کی وجہ سے رُک گئے وہ بعد نماز کے
انجام کو پہونچ جاتے اُن کا یہ ہی خاص وقت پانچ چھ منٹ کا کہ جسمین نماز ادا کی گئی
مقرر نہ تھا اور نماز کا وقت مقرر ہی یعنے وقت فضیلت ۔ مجکو اسپر تجربہ ہی کہ دخول وقت
فضیلت پر یا وقت فضیلت پر جن کامون کو ملتوی کرکے اول نماز ادا کرلیجائے تو
خدائے تعالیٰ اُن کامون مین ہرگز کوئی نقصان واقع نہین ہونے دیتا اور یہ بات تو
ایک ذراسے غور کرنے سے بھی ثابت ہوتی ہی کہ جب ہم باریتعالیٰ کو قادر سمجھتے ہین اور یہ
محض اُسکی خوشنودی کی وجہ سے اپنے کامون کو ملتوی کرکے اول وقت فضیلت پر نماز
ادا کرلین گے تو پھر کوئی وجہ نہین ہے کہ باریتعالیٰ ہمارے کارہاے مذکور سرانجام کو
نہ پہونچاوے اس سبب سے کہ وہ ہی تو ہر فعل کے نفع اور نقصان پر قادر ہی اور جو کام
ادائے نماز پر مقدم کیے جاینگے وہ کام ہرگز سرانجام کو نہ پہونچین گے اور نہ اُن مین
نفع ہوگا اور اگر اُسوقت اُن کامون مین نفع بھی ہوگیا تو اسکے بعد اُسیقدر نقصان
ہو جایگا اس سبب سے کہ باریتعالیٰ کو قادر نہ سمجھا ۔ مجھسے بعض نے کہا کہ بسبب
تصنیفات وتالیفات دینی اور بسبب تعلیم علم وغیرہ کے پابندی اوقات فضیلت کی
دشوار رہی مین نے عرض کیا کہ اگر دشوار سمجھا جائے تو دشوار ہی ورنہ کچھ بھی
دشوار نہین مثلاً تصنیفات یا تالیفات دینی مین وقت فضیلت نماز کا

آگیا اور فوراً پانچ چھ منٹ کے لئے اس کام کو ملتوی کر کے نماز کو ادا کر لیا اسکے بعد پھر
تصنیفات یا تالیفات دینی مین مصروف ہو گئے تو ایسی صورت مین کچھ بھی نقصان
نہ ہوگا جس طرح آخر وقت پر تصنیفات یا تالیفات دینی کو بخوف قضا ہو جانے نماز کے
ملتوی کر کے نماز کو ادا کیا جاتا ہے اسی طرح وقت فضیلت پر امور مذکور کو ملتوی کر کے
نماز کو ادا کر لیا جائے تو ممکن ہی مگر عشق حصول خوشنودی باریتعالیٰ قلب مین ہونا چاہیے
پس اگر عشق حصول خوشنودی باری تعالیٰ قلب مین ہی تو اسکے مقابلہ مین اگرچہ کوئی چیز
بیش بہا بھی دنیا کی ایسی پیش نظر ہو کہ جو اُسوقت مانع خوشنودی باری تعالیٰ کی ہو تو
ہرگز انسان اُسکو پسند نہین کر سکتا۔ چنانچہ جناب مقدس احمد اردبیلی علیہ الرحمہ کا قصہ
مشہور ہی کہ انکو ایک سفر مین بسبب نہ ملنے پانی کے وقت فضیلت نماز کا تنگ ہوا
صرف اتنا وقت فضیلت باقی رہا کہ یہ چاہ سے پانی کھینچکر اُس سے وضو کر کے نماز کو ادا کرین
تو نماز ادا ہو جائے اتفاق سے اُنھون نے ایک چاہ دیکھا اُس چاہ مین پانی بھرنے
کے لیئے ڈول ڈالا کھینچا تو اُسمین اشرفیان بھری ہوئی آئین آپ نے وہ اشرفیان
چاہ مین ڈالدین پھر مکرر ڈول ڈالا اس مرتبہ جواہرات بھرے ہوئے ڈول مین آئے
آپ نے اُن جواہرات کو بھی چاہ مین ڈالدیا اور چاہ سے مخاطب ہو کر کہا کہ احمد یہ نہین
مانگتا پانی مانگتا ہی پھر چاہ مین ڈول ڈالا اس مرتبہ پانی بھرا ہوا آیا آپ نے وضو کیا
اور نماز ادا کی اور شکر خدا بجالائے پس عشق حصول خوشنودی باری تعالیٰ اسکو
کہتے ہین کہ آپ نے بمقابلہ خوشنودی خدا کے اشرفی و جواہرات کو پسند نہین کیا پس
اب خیال کرنا چاہیئے کہ بالعوض اس فعل کے درگاہ باریتعالیٰ سے انکو کیسے مدارج
اعلیٰ ملے ہونگے اور اگر ہم ہوتے تو اشرفی و جواہرات لکالے چلے جاتے یہانتک کہ
دس بارہ ڈول اور کھینچتے کہ اسی اثناء مین وقت فضیلت کا بھی جاتا رہتا اور اسوقت
فضیلت کے ضایع کرنے کے جائز ہونے مین یہ وجہ بھی قایم کر لیجاتی کہ چونکہ اہل و عیال کی

معیشت واجب ہی لہذا بمقابلہ اس واجب کے چونکہ وقت فضیلت مستحب ہی ضایع ہو جاے
توکوئی مضائقہ نہین ہی پس ایسے ظاہری وجوہات کے پیش کر دینے سے مدارج عقبی ہاتھ
سے چلے جاتے ہین اس سبب سے کہ باریتعالی قلب کی حالت سے واقف ہے وہ
خوب جانتا ہی کہ ہمکو امور عقبی عزیز ہین یا امور دنیا اور امور عقبی کو ہم کس طرح بجالاتے
ہین یعنی بمقابلہ امور دنیا کے ہم اُنکو عزیز سمجھکر بجالاتے ہین یا نہین جیسی حالت قلب
کی ہوگی ویسا ہی ہمکو نتیجہ ملیگا پس جس مؤمن کو باریتعالی علم دین عطا فرماے تو اوسکو
لازم ہی کہ اُسپر عمل کر دے اور اپنا باطن بھی درست رکھے یعنی وہ امور کہ جو حصول خوشنودی
باریتعالی کے ہین عمدًا ترک نہ کرے ہین نے اُن مؤمنین ہین سے کہ جنھون نے علم فقہ و
واحادیث حاصل کیا ہی بعض کو ایسا عمدہ پایا کہ میری زبان اُنکی تعریف سے قاصر ہے
اور اکثر کا باطن ہین نے خراب پایا ایک دن مابین میرے اور مولانا و مقتدانا جناب
سید نجم الحسن صاحب قبلہ مجتہد العصر والزمان مدظلہ العالی کے یہ ہی ذکر ہو رہا تھا کہ
کہ مولانا صاحب قبلہ نے فرمایا کہ درحقیقت صحیح ہی نہ معلوم بعد حصول علم دین کے یہ لوگ
باطن کو کیون خراب کر لیتے ہین پس ہر مؤمن کو اپنا باطن درست کرنا چاہیئے خصوصًا
ایسے مومنین کو کہ جو پیشنمازی فرماتے ہین یا جنکو پیشنمازی کے لائق خیال کیا جاتا ہی
یا جنکو صاحبان علم سے سمجھا جاتا ہی اُنکو اُس لباس کی کہ جو لباس علما کا سا اُنھون نے
پہن رکھا ہی شرم کرنا چاہیئے اور جس طرح اونھون نے اپنا ظاہر درست کیا ہی کہ جسکی وجہ سے
لوگ اُنکے پیچھے نماز پڑھتے ہین اور دست بوسی کرتے ہین اور تعظیم کرتے ہین اسیطرح اُنکو اپنا
باطن درست کرنا چاہیئے اور اگر باطن درست نہین ہی تو ایسے تقوی و طہارت ظاہریہ کا صلہ آخرت
مین نہین مل سکتا اس سبب سے کہ اُنکا یہ تقوی اور طہارت وغیرہ بحصول دنیا ہی نہ بحصول آخرت[ع۱]

[ع۱] اور بقول جناب ملا فتح اللہ کاشانی علیہ الرحمہ کے کہ وہ تفسیر منہج مین یہ فقرہ خوب تحریر
فرماتے ہین کہ جب ایسے لوگون کی دنیا مین قلعی کھلجاتی ہے تو پھر اُنکا کوئی نام تک نہین لیتا

اور اگر فی الحقیقت تقویٰ وطہارت بحصول آخرت ہی تو اُنکو وہ امور استراحت وآرام وغیرہ
کے کہ جو مانع حصول مدارج عقبیٰ ہین ترک کرنا چاہئیین اور ہمیشہ امور آخرت کو امور دنیا پر
مقدم کرنا چاہیئے اور جب امور دنیا کو اُمور آخرت پر مقدم کیا تو اُسکو عشق امور آخرت
نہین کہتے عشق وہ ہی عشق ہی کہ جسکا کھٹکا لگا رہے کام دنیا کا ہو یا آخرت کا جس کام کا
عشق اور کھٹکہ انسان کے قلب مین ہوگا ہمیشہ انسان اول اُسی کام کو مقدم کریگا مثلاً ہمکو
زید سے محبت زیادہ ہی اور اُسی کی خوشی منظور ہی تو ہم اپنی تمام استراحت وآرام اور نیز جمیع
کامون کو چھوڑ کر اول اُسی کام کو کرینگے کہ جس کام کے کرنے کے لیئے ہم سے زید نے کہا ہی
اور اگر ہم ایسا نہ کرینگے بلکہ اپنے کامون کو مقدم کرینگے تو زید کی خوشی ہمکو حاصل نہین ہو سکتی
اسی طرح اگر ہمکو محبت اور خوف خدا ورسولؐ کا ہی تو ہم جمیع امور دنیا پر اول امور عقبیٰ ہی کو
مقدم کرینگے ہم سے امور دنیا امور آخرت پر ہرگز مقدم نہین ہو سکتے اور اگر امور دنیا کو
اُمور آخرت پر مقدم کرینگے تو اُسکا نتیجہ پائینگے چنانچہ حدیث مین وارد ہی کہ جو شخص کسی
کام کو نماز پر مقدم نکرکے نماز کو وقت فضیلت پر پڑھیگا اُسکے لیئے برأت ہی آتش جہنم سے
اور جو شخص کسی کام کو نماز پر مقدم کرکے نماز کو آخر وقت پر پڑھیگا تو اُسکا اختیار
خدا کو ہے چاہے (اس قصور مین) اُسکو عذاب کرے یا بخشدے ملاحظہ ہو حدیث نمبر ۳۹
باب ہذا اور جب ہم متواتر دیدہ ودانستہ عمداً ہر روز اسی طرح وقت فضیلت کو ضایع
کرتے رہین گے تو مزید عذاب کے مستحق ہونگے اس سبب سے کہ ہمنے بلا عذر شرعی کے
عمداً اُس فعل کو جائز رکھا ہی کہ جسکا جائز ہونا احکام خدا ورسولؐ مین نہین ہی مثلاً ایک
غلام نے اُسوقت کو کہ جو وقت اُسکے آقا نے حقہ بھرنیکا مقرر کیا تھا اپنے کامون مین

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۲۷) میری غرض اس تحریر سے یہ ہی کہ جو شخص طریقہ ولباس علما کا سا اختیار
کرے اُسکو لازم ہی کہ باطن بھی علما کا سا اختیار کرے اور جب باطن علما کا سا نہین ہی یعنے اُس
علم دین پر باطن مین عمل نہین ہی تو یہ شخص بدتر ہی جاہل سے ۱۲

صرف کردیا اور اُسکے بعد اُسنے اپنی سبکدوشی کی غرض سے حقہ جلدی سے بھر بھرا کر اس طرح پر کہ اگر آگ ہی تو اُسکے موافق تماکو نہین اور تماکو ہی تو اُسکے موافق آگ نہین اور نیچہ بھی کہین سے سوکھا کہین سے بھیگا آقا کے سامنے رکھدیا تو آقا ہرگز ایسے غلام سے خوش نہین ہو سکتا سوائے اسکے کہ آقا اُس غلام کو اس قصور مین سزا دے کہ اُسنے اُسوقت پر کہ جو وقت آقا نے مقرر کیا تھا حقہ کیون نہین بھرا اور جب وہ غلام ہر روز برخلاف حکم آقا کے ایساہی کرتا رہے تو ذرا چشم انصاف سے غور فرمایا جائے کہ وہ غلام مزید سزا کا مستحق ہوگا یا نہین پس جو اپنا آقا حقیقی ہی اور اُسنے نماز کے ادا کرنے کے لئیے اوقات فضیلت مقرر فرما دئے ہین پس اگر ہم عمداً بلا عذر شرعی کے اون اوقات فضیلت کو اپنے کامون مین صرف کرکے آخر وقت پر نماز کو قہراً جبراً ادا کرینگے تو گویا ہمنے احکام خدا اور رسولؐ کو سبک سمجھکر اوقات فضیلت کو ترک کیا اور جب ہمنے ہر روز ایساہی کیا تو مزید مواخذہ کے مستحق ہونگے اس سبب سے کہ دیدہ و دانستہ عمداً بلا عذر شرعی کے اوقات فضیلت مقرر کردہ خدا اور رسولؐ کو ہر روز ضایع کر رہے ہین اس طرح پر نماز کے ادا کرنے سے یہ بات ثابت ہوتی ہی کہ اوقات فضیلت پر نماز کا ادا کرنا سبک اور خفیف سمجھتے ہین اگر ایسا نہین ہی تو عمداً بلا عذر شرعی کے وقت فضیلت پر نماز کا ادا کرنا ترک نکرتے اِس طریقہ سے ایسا معلوم ہوتا ہی کہ ایسے لوگون کو حصول مدارج عقبیٰ سے کچھ غرض نہین ہے اگر حصول مدارج عقبیٰ سے غرض ہوتی تو عمداً بلا عذر شرعی کے ہر روز ایسا نہ کیا جاتا اور جب عمداً ایسا کیا گیا تو گویا نماز کو اس طرحپر ادا کیا گیا کہ جس طرح کوئی چیز تحفہ مین کسیکو خفیف اور سبک سمجھکر دیتا ہی اور یہ ظاہر ہی کہ جس شخص کو کوئی چیز خفیف سمجھکر تحفہ مین دیجائے تو وہ شخص کبھی ایسی چیز کو قبول نہ کریگا تو خدائے تعالیٰ کیسے قبول کر سکتا ہی۔

حدیث از اسرار الصلوۃ جناب شیخ زین الدین شہید ثانی علیہ الرحمہ عیص بن قاسم نے روایت کی ہی کہ فرمایا جناب امام جعفر صادق ؑ نے کہ قسم ہی خدا کی کہ جب ایک شخص کا

سن پچاس برس کا ہوتا ہی اور اُسکی ایک نماز بھی قبول نہین ہوتی پس کیا چیز سخت تر ہی اس سے
قسم ہی خدا کی بدرستیکہ تم جانتے ہو کہ جو شخص تمھارے ہمسایہ اور رفقا مین سے اگر احسان
کرے تمھارے ساتھ کسی چیز کا خفیف اور سبک سمجھکر تو تم اُسکو قبول نہ کروگے بدرستیکہ
اللہ عزوجل قبول نہین کرتا ہی مگر نیکی کو پس کیونکر قبول کریگا اُسکو جو سُبک سمجھکر کیا جائے

من مؤلف ہر مؤمن کو پابندی اوقات فضیلت کی لازم ہی خصوصاً پیشنماز و صاحبان علم
کو اگر پیشنماز و صاحبان علم پابندی اوقات فضیلت کی کرین تو ان کو دیکھکر بہت سے
مؤمنین بھی پابند اوقات فضیلت کے ہوتے چلے جائین اور اُنکو یہ بھی معلوم ہوتا جائے
کہ پابندی اوقات فضیلت مین یہ نفع ہین اور ترک اوقات فضیلت مین یہ نقصانات ہین
اسکے بعد وہ اپنے اہل و عیال کو بھی پابندی اوقات فضیلت کی ہدایت کرین اور جب
اُنکے اہل و عیال بھی پابندی اوقات فضیلت کی کرینگے تو غالباً اُنکے خاندان مین سلسلۂ
پابندی اوقات فضیلت کا قایم ہو جائیگا پس ہر مؤمن کو مخصوص پیشنمازون کو اُن امور کی
پابندی ضرور چاہیئے کہ جنکو دیکھکر اگر دوسرا شخص بھی پابند ہو تو اُنکو ثواب حاصل ہو اور
جو امور مانع ثواب و حصول عقاب ہین اونکو ترک کرین اس خیال سے کہ اگر دوسرا شخص
اُنکو دیکھکر اُسپر عمل کریگا تو یہ بھی اُس مواخذہ مین گرفتار ہونگے مثلاً ہمنے اوقات فضیلت پر
نماز کے ادا کرنے کی پابندی کی اور اسکی ہدایت بھی کی تو جس شخص نے اُس ہدایت پر
عمل کیا یا صرف ہماری پابندی اوقات فضیلت کو دیکھکر خود ہی پابند اوقات فضیلت کا ہوا
تو ہم بھی اُسکے ثواب مین داخل ہوگئے اور پھر اس شخص سے دوسرے شخص نے اور اُس سے
تیسرے شخص نے غرضکہ جہانتک یہ سلسلہ جاری ہوگا اور جاری رہیگا ہم بھی ثواب مین
شامل ہوتے رہین گے اور اگر مثلاً ہمنے عمداً بلا عذر شرعی کے اوقات فضیلت کو ضایع کرکے
نماز کو آخر وقت پر ادا کرنیکا طریقہ اختیار کیا اور ہمکو دیکھکر ہمارے سبب سے اور
لوگون نے بھی اس طریقہ پر عمل کیا تو ہم بھی مواخذہ مین گرفتار ہونگے اور پھر اُن لوگون کو

دیکھکر اور جو لوگ عمل کرینگے غرضکہ جب تک وہ سلسلہ قائم رہیگا ہم بھی اس مواخذہ مین گرفتار رہین گے اب یہ خدا کو علم ہے کہ ہر دو سلسلہ کب تک قایم رہین لہذا ہر مؤمن کو اس طرف توجہ لازم ہی خصوصًا پیشنمازون کو اور صاحبان علم کو اور اگر بالفرض کوئی پیشنماز یا صاحب علم عمدًا اوقات فضیلت کو ضایع کر کے آخر وقت پر نماز پڑھتے ہون تو یہ کوئی ضروری امر نہین ہی کہ ہم بھی اُنکو دیکھکر عمدًا بلا عذر شرعی کے اوقات فضیلت کا ضایع کرنا اختیار کر لین اگر اُنھون نے دیدۂ و دانستہ احکام خدا و رسول سے روگردانی کرلی ہی تو وہ خود اُسکے مواخذہ دار ہونگے ہمکو کیا ضرورت ہی کہ ہم بھی ایسے امور مین اُنکی تقلید کر کے اپنی گردن مواخذہ مین پھنسا دین اپنے اپنے اعمال اپنی اپنی جزا اور جیسا طریقہ فی زمانہ رائج ہی کہ عمدًا بلا عذر شرعی کے وقت فضیلت کو ضایع کر کے آخر وقت پر نماز کو ادا کرتے ہین ایسا احادیث مین حکم نہین ہی اور نہ علما نے اسکو جائز سمجھا ہی ملاحظہ ہون اقوال علما مندرجہ نمبر ۸ ہم باب ہذا الہذا ہمکو لازم ہی کہ طریقۂ مذکور کو قطعی ترک کر کے ہر نماز کو اُسکے وقت فضیلت پر ادا کرین - اور یہ تو کوئی عشق عبادت نہین ہی کہ اوقات فضیلت پر دیگر امور کو مقدم کر کے اُن مین ایسے مصروف ہون کہ وقت فضیلت کا بھی ضایع کر دیا جائے یہانتک کہ وہ وقت پہونچے کہ اگر اب بھی نماز ادا نکرین تو قضا ہو جائے تو اُسوقت اُن امور کو ملتوی کر کے قہرًا جبرًا نماز کو ادا کر لیا جائے پس جسطرح آخر وقت پر دیگر امور کو ملتوی

عل یہ بات دوسری ہے کہ کوئی عالم یا پیشنماز وقت فضیلت کو ضایع کرتا ہو تو اُسکے اس عمل سے یہ فعل جائز اور مستحب قرار نہین پا سکتا جائز وہ ہی فعل ہے کہ جسکا حکم احکام خدا و رسول مین ہو محض کسی عالم یا پیشنماز کے یا صاحب علم کے عمل کر لینے سے جائز نہین ہو سکتا جسطرح ہم اس قسم کے مستحبات کو ترک کرتے رہتے ہین اکثر صاحبان علم بھی مثل ہمارے ترک کرتے رہتے ہین جس طرح ہم امور دنیا مین مبتلا ہین اسیطرح اکثر صاحبان علم بھی استراحت و آرام دنیا مین مبتلا ہین پس جائز وہ ہی فعل قرار پائیگا کہ جو حسب احکام خدا و رسول کے ہو ۱۲ -

کرکے نماز کو ادا کیا گیا اسیطرح ممکن تھا کہ دخول وقت فضیلت پر بھی اُن امور کو ملتوی کرکے
اول نماز کو ادا کر لیا جاتا تو اسمین سوائے فوائد کے کچھ نقصان نہ تھا مگر چونکہ عادت نہین ہے
لہذا گران گذرتا ہی اگر پابندی اوقات فضیلت کی اس طرح کیجائے کہ کیسے ہی کام مین مشغول ہو
وقت فضیلت کا داخل ہوتے ہی اُس کام کو ملتوی کرکے اوّل نماز ادا کر لیجائے اور بعد نماز
کے پھر اُس کام مین مشغول ہو جائے تو اس طرح پابندی کرنے مین دو تین ہی ہفتہ مین عادت
اوقات فضیلت پر نماز کے ادا کرنے کی پڑ جاتی ہی گو ابتدا مین تو گران گذرتا ہے مگر آخر مین
اسکی وجہ سے وہ وہ فوائد حاصل ہوتے ہین کہ جنکی تفصیل بیان کرنے سے زبان قاصر ہی
علاوہ فوائد و ثواب آخرت کے دنیا کے بھی بہت سے فائدہ حاصل ہوتے ہین مثل دفع
ہم و غم و فقر و تنگدستی وغیرہ وغیرہ اور جو مؤمنین یہ کہدیتے ہین کہ پابندی اوقات فضیلت
کی وجہ سے امور دنیا مین ہرج ہو جاتا ہی ایسا اعتقاد رکھنے والے وہ لوگ ہین کہ جنکو بمقابلہٗ
عقبیٰ کے دنیا عزیز ہے ورنہ ایسا اعتقاد اور یقین رکھنا کیا معنے بقول جناب ملا حسین نوری
علیہ الرحمہ کے کہ جب ہمارا علم و یقین خدا پر کامل ہوگا تو پھر ایسے وسوسہ ہمارے دل مین ہرگز
پیدا نہین ہو سکتے اور اس قول کے مؤید احادیث بھی ہین یہ سب خرابی ہمارے علم و یقین
کی ہے کہ جو اس قسم کے وسوسہ پیدا کرکے امور عقبیٰ پر امور دنیا کو مقدم کر لیتے ہین اور بلا وجہ
امور دنیا کی وجہ سے مدارج عقبیٰ کو ضایع کر دیتے ہین۔ اگر دخول وقت فضیلت کی
پابندی کرین کہ جس طرح مین اوپر تحریر کر چکا ہون تو امور دنیا مین قطعی ہرج[ع۱] نہین ہو سکتا ذرا
اہلسنت کو دیکھا جائے کہ وہ لوگ اوقات فضیلت پر نماز کو کسطرح ادا کرتے ہین اور پھر کار
دنیا مین بھی مصروف رہتے ہین جب اُنکے امور دنیا مین ہرج واقع نہین ہوتا تو ہمارے امور
مین بھی کوئی ہرج واقع نہین ہو سکتا اور یہ جو مشہور ہی کہ منجملہ اور نشانیون کے ایک نشانی

ع۱ اسپر میرا تجربہ ہی اگر کسیکو یقین نہ ہو تو وہ چندروز امتحان کرکے دیکھلے کہ باریتعالی
اُسکے امور مین کیسا مدد و معاون ہوتا ہی ۱۲

مؤمن کی یہ بھی ہی کہ دو نمازون کو ملاکر ادا کرنا یعنے نماز ظہر و عصر کو ملاکر اسیطرح مغرب و عشا کو ملاکر پس مراد اس ملاکر پڑھنے سے یہ نہین ہی کہ عمدًا بلاعذر شرعی کے آخر وقت پر دونون نمازون کو ملاکر ادا کرے یا یہ کہ ایک نماز کو وقت فضیلت پر اور دوسری نماز کو وقت مشترک پر یا وقت اخیر پر پس ملاکر پڑھنے سے مراد یہ ہی کہ ایک نماز کو وقت فضیلت پر ادا کر کے تمجید اور تحمید باریتعالی مین مصروف رہے یہانتک کہ وقت فضیلت دوسری نماز کا آجائے تو اسوقت اس نماز کو ادا کرے کہ جیسا احادیث مندرجہ نمبر ا و ۲ باب ہذا مین حکم ہی پس جو کوئی اسطرح دو نمازون کو ملاکر ادا کرے یہ ہی نشانی مؤمن کی ہی اور اگر عمدًا بلاعذر شرعی کے وقت فضیلت کو ضایع کر کے آخر وقت پر دو نمازون کو ملاکر ادا کرے تو یہ نشانی مؤمن کی نہین ہی اس سبب سے کہ ایسا حکم نہ احادیث مین ہی اور نہ علمانے اسکو جائز قرار دیا ہی کہ جیسا اوپر تحریر ہوچکا ہی اور ایک حدیث سے یہ بھی ثابت ہوتا ہی کہ دو نمازون کو ملاکر پڑھنا باعث ترقی رزق کا ہوتا ہی پس اس حدیث مین بھی دو نمازون کو ملاکر پڑھنے سے مراد آخر وقت پر ادا کرنے سے نہین ہی اس سبب سے کہ عمدًا بلاعذر شرعی کے وقت فضیلت کو ضایع کر کے آخر وقت پر نماز کا ادا کرنا حسب احادیث جائز نہین ہی لہذا اس حدیث مین بھی دو نمازونکو ملاکر پڑھنے سے مُراد وہ ہی وقت فضیلت ہی یعنے وقت فضیلت کسی نماز کا ضایع نہ ہو اور دونون نمازین بھی وقت فضیلت پر ادا ہوجائین کہ جیسا طریقہ اول نمبر ۹ ہ باب ہذا مین تحریر ہوچکا ہی اور عقل بھی اسی طریقہ کو مخصوص برائے ترقی رزق و قضائے حاجات کے قبول کرتی ہی چنانچہ اسپر بعض صلحا کا تجربہ بھی ہی کہ جس کسی کو کوئی حاجت ہو بوقت زوال شمس نماز ظہر ادا کر کے تمجید و تحمید و عبادت باریتعالی مین مصروف رہے یعنے تلاوت قرآن وغیرہ کرتا رہے یہانتک کہ وقت فضیلت ظہر کا خارج ہو کر وقت فضیلت نماز عصر کا داخل ہو اسوقت نماز عصر کو ادا کرے اور اسیطرح نماز مغرب کو غروب شمس پر ادا کر کے عبادت خدا مین مصروف رہے یہانتک کہ وقت فضیلت عشا کا آجائے تو اسوقت

نماز عشا کو ادا کرے ایک ہفتہ نہین گذرنے پاتا کہ خدائے تعالیٰ حاجت اُسکی برلاتا ہی اور رزق
مین ترقی عطا فرماتا ہی پس مخصوص واسطے ترقی رزق کے دو نماز دن کو ملا کر ادا کرنیکا یہ ہی
طریقۂ اول ہی حالانکہ طریقۂ سویم مندرجہ نمبر ۹۴ باب ہذا بھی ہی اس طریقۂ سویم مین
دخول وقت فضیلت ظہر و مغرب ضایع ہو جائیگا حالانکہ انھین دو وقتون کی احادیث
مین فوائد و ثواب زیادہ ہین لہذا اوقات دخول وقت فضیلت ظہر و مغرب کو ہرگز ضایع نکرے
اور جو شخص عمدًا بلا عذر شرعی کے اوقات فضیلت کو ضایع کرکے اخیر وقت پر دو نمازون کو ملا کر
ادا کریگا تو ایسی حالت مین ترقی رزق کی ہونا تو مشکل تر ہی حسب احادیث دعا اور نماز ہی کے
قبول ہونے کی امید نہین ہی ملاحظہ ہو حدیث از اسرار الصلوٰۃ مندرجہ نمبر ہذا کہ جو اوپر تحریر ہو چکی ہی
اور نیز احادیث حروف (ز و ح و ط و ی ل وغیرہ) مندرجہ نمبر (۵۱) آیندہ باب ہذا۔

(۵۱) وقت فضیلت کو عمدًا ضایع کرنے مین جرح احادیث سے عذاب ع۱ کا ہونا ثابت ہی اُنمین سے چند احادیث یہ ہین
(الف) حدیث از من لا یحضرہ الفقیہ خلاصہ اسکا یہ ہی کہ فرمایا جناب رسالت مآب نے اصحاب سے
کہ خدائتعالیٰ وعدہ فرماتا ہی کہ جو شخص نماز واجبہ کو اُسکے وقت ع۲ (فضیلت) پر ادا کرے اُسکے لیے میرے
پاس عہد ہی کہ مین اُسکو بہشت مین داخل کرونگا اور جو شخص نماز کو نہ پڑھے اُسکے وقت (فضیلت) پر
اُسکا اختیار مجکو ہی چاہے عذاب ع۳ کرون یا بخشدون ملاحظہ ہو نمبر ۳۳ باب ہذا۔

ع۱ عذاب سے مراد عذاب دوزخ ہی نہین ہی بلکہ ہر قسم کا عذاب ہی جیسے نماز کا قبول نہ ہونا یا شفاعت کا میسّر نہ ہونا وغیرہ وغیرہ ۱۲

ع۲ احادیث مین وقت سے مراد وقت فضیلت ہی بلا اشکال و بلا شبہہ ملاحظہ ہون اقوال علما مندرجہ نمبر
(۲۴) باب ہذا اور ملاحظہ ہو حدیث نمبر ۲۶ باب ہذا ۱۲۔

ع۳ پس وہ شخص تحت مشیت الٰہی ہی خدا کو اختیار ہی چاہے عذاب کرے یا بخشدے اگر بخشدے
تو اُسکی رحمت ہی اور نہ بخشے تو اُسکا انصاف ہی اس سبب سے کہ اس حدیث مین صاف
حکم ہے کہ چاہے مین عذاب کرون یا بخشدون پس اگر نہ بخشے اور عذاب کرے تو یہ بھی
ایک قسم کا عذاب ہی ۱۲۔

(ب) حدیث از اسرار الصلوٰۃ جناب شہید ثانی علیہ الرحمہ خلاصہ اُسکا یہ ہی کہ فرمایا جناب امام جعفر صادق ع نے ابان ابن تغلب سے کہ جو شخص ادا کرے اور محافظت کرے اُنکے اوقات کی (یعنے وقت فضیلت پر پڑھے) تو نزدیک اللہ تعالیٰ کے عہد ہوگا اُسکے لئے کہ اُسکو داخل بہشت کرے۔ اور جو شخص حدود نماز کو ادا نکرے اور اوقات کی محافظت نکرے (یعنے غیر وقت فضیلت پر پڑھے) تو اللہ تعالیٰ کو اختیار ہے چاہے عذاب [ع۱] کرے یا بخشدے ملاحظہ ہو یہ حدیث نمبر ۳۴ باب ہذا اس حدیث کو جناب شیخ حُر عاملی علیہ الرحمہ نے وسائل الشیعہ مین بھی تحریر فرمایا ہی۔

(ج) حدیث از مجمع البیان جناب شیخ طوسی علیہ الرحمہ زرارہ سے روایت ہے کہ فرمایا جناب امام محمد باقر ع نے کہ نماز واجبہ کو جو شخص اُسکے وقت (فضیلت) پر پڑھے درانحالیکہ نماز کے حق سے عارف ہو اور اختیار نکرے نماز پر دوسری چیز کو (یعنے کسی کام کو نماز پر مقدم نکرے) لکھیگا خداے تعالیٰ واسطے اُسکے برأت کہ نہین عذاب کریگا اُسپر اور جو شخص کہ نماز پڑھے اُسکے غیر وقت (فضیلت) مین اور دوسرے کامون کو نماز پر مقدم کرے پس بہ تحقیق کہ یہ امر اللہ تعالیٰ کے اختیار مین ہی کہ چاہے اُسکو بخشدے اور چاہے عذاب [ع۲] کرے یہ حدیث نمبر ۳۹ باب ہذا مین بھی تحریر ہو چکی ہی۔

(د) حدیث از وسائل الشیعہ ابن ربیع نے روایت کی ہی جناب امام جعفر صادق ع سے کہ فرمایا جناب رسولخدا ص نے کہ شفاعت [ع۳] میری میسر نہ ہوگی اُس شخص کو کہ جو تاخیر کرے نماز واجبہ مین اُسکے وقت (فضیلت) سے یہ حدیث نمبر ۳۵ باب ہذا مین بھی تحریر ہو چکی ہی۔

ع۱ ملاحظہ ہو حاشیہ حدیث مندرجہ حرف (الف) مذکور ۱۲۔

ع۲ ملاحظہ ہو حاشیہ حدیث مندرجہ حرف (الف) مذکور ۱۲۔

ع۳ یہ بھی ایک قسم کا عذاب ہے ۱۲۔

(ھ) حدیث از بحار الانوار فرمایا جناب رسولخدا صلعم نے کہ بروز قیامت اُس شخص کو میری شفاعت[ع۱] میسر نہ ہوگی کہ جو تاخیر کرے نماز واجبہ مین اُسکی وقت فضیلت سے یہ حدیث نمبر ۳۰ باب ہذا مین بھی تحریر ہوچکی ہی۔

(و) حدیث از فقیہ ابن محبوب نے روایت کی ہی جناب امام جعفر صادق ع سے کہ جناب رسولخدا صلعم بحالت مرض الموت بیہوش تھے جب ہوش مین آئے تو فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ میری شفاعت[ع۲] میسر نہ ہوگی اُس شخص کو کہ جو نماز کو اوسکے وقت (فضیلت) سے تاخیر مین ڈالے یہ حدیث نمبر ۳۸ باب ہذا مین بھی تحریر ہوچکی ہی۔

(ز) حدیث از دار السلام جناب ملا حسین نوری علیہ الرحمہ بحوالۂ کتاب معانی الاخبار فرمایا جناب ائمہ ع نے کہ وہ گناہ جنسے دعا[ع۳] رد کردیجاتی ہی یہ ہین۔ بدنیتی[۱]۔ خبث[۲] باطن برادران[۳] ایمانی کے ساتھ نفاق۔ سچی بات[۴] کی تصدیق نکرنا۔ نماز واجبہ[۵] کو اُتنا تاخیر کرنا کہ اُسکا وقت فضیلت جاتا رہے۔ صدقہ[۶] دینے اور احسان کرنے مین قربت کی نیت نکرنا باتون[۷] مین فحش کہنا۔

(ح) حدیث از حدائق جناب شیخ یوسف بحرینی علیہ الرحمہ خلاصہ اُسکا یہ ہے کہ فرمایا جناب امام موسی کاظم ع نے کہ جو شخص زوال شمس سے بعد گذر جانے وقت فضیلت کے نماز ظہر کو پڑھے اُسکی نماز ظہر قبول[ع۴] نہ ہوگی اسیطرح جو شخص نماز عصر کے لئے تاخیر کرے عمداً بلا کسی عذر کے یہانتک کہ آفتاب غروب ہو تو نماز عصر اُسکی قبول[ع۵] نہ ہوگی

ع۱ یہ بھی ایک قسم کا عذاب ہی ۱۲۔

ع۲ یہ بھی ایک قسم کا عذاب ہی ۱۲۔

ع۳ وقت فضیلت کو عمداً ضایع کرنے سے دعا رد کردیجاتی ہی یہ بھی ایک قسم کا عذاب ہی ۱۲۔

ع۴ قبول نہ ہونا نماز کا یہ بھی ایک قسم کا عذاب ہی ۱۲۔

ع۵ یہ بھی ایک عذاب ہی ۱۲۔

اسلیئے کہ اُسنے مخالفت کی سنت رسولؐ کی یہ حدیث نمبر ۲۴ باب بیسؔ مین تحریر ہو چکی ہی۔

(ط۹) حدیث از بحار الانوار جناب علامۂ مجلسی علیہ الرحمہ و ثواب الاعمال جناب شیخ صدوق علیہ الرحمہ روایت کی ہی کہ ابی سلام عیدی نے جناب امامؑ سے عرض کیا کہ کیا فرماتے ہین آپ اُس شخص کے حق مین کہ جو نماز عصر مین وقت فضیلت سے تاخیر کرے عمداً فرمایا حضرت نے کہ بروز قیامت آئیگا تنہا نہ اہل رکھتا ہوگا اور نہ مال مین نے کہا کہ اگرچہ وہ اہل بہشت سے ہو فرمایا حضرت نے کہ اگرچہ اہل بہشت سے ہو مین نے کہا کہ مرتبہ اُسکا بہشت مین کیا ہوگا کہ جو تنہا ہوگا نہ اہل ہی نہ مال ہی فرمایا حضرت نے کہ وہ مہمان ہوگا اہل بہشت کا اور نہ اُسکے لئے[عـ۱] کوئی گھر نہ ہوگا۔

(ی۱۰) حدیث ایضاً عبد اللہ حلبی نے روایت کی ہی جناب امام جعفر صادق عؑ سے کہ فرمایا آنحضرت صؐ نے کہ فرمایا جناب رسولخدا صؐ نے کہ وہ شخص کہ جو نماز عصر کو ضایع کرے (وقت فضیلت سے) وہ موتور ہی اہل و مال سے مین نے عرض کیا کہ موتور کیا ہی فرمایا حضرت نے کہ اُسکے لئے نہ اہل ہونگے[عـ۲] نہ مال کیونکہ ضایع کیا اُسنے نماز کو اور ترک کیا عمداً یہانتک کہ آفتاب زرد ہو گیا۔

(یا۱۱) از وسائل الشیعہ ابی بصیر نے روایت کی ہی جناب امام جعفر صادق عؑ سے کہ فرمایا آنحضرتؐ نے کہ جو شخص نماز پڑھے اُسکے غیر وقت فضیلت) مین (عمداً بلا عذر شرعی کے) اُسکی نماز نہین[عـ۳] ہی (یعنے نماز اُسکی قبول نہین)۔

(یب۱۲) حدیث از وسائل الشیعہ محمد ابن علی ابن الحسینؑ نے کہا کہ فرمایا جناب امام جعفر صادق عؑ نے کہ جناب رسالتمآب صؐ مسجد مین داخل ہوئے مسجد مین اصحاب تھے

عـ۱ یہ بھی ایک قسم کا عذاب ہی۔

عـ۲ نہ اہل ہونگے نہ مال یہ بھی ایک قسم کا عذاب ہی۔

عـ۳ نماز نہین ہی یعنے نماز قبول نہین ہی یہ بھی ایک قسم کا عذاب ہی۔

حضرت ص نے فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ پروردگار نے کیا کہا اصحاب نے عرض کیا کہ اللہ اور رسول ص بہتر جانتے ہین فرمایا حضرت ص نے بہ تحقیق کہ پروردگار تمھارا فرماتا ہی کہ جو شخص نماز واجبہ کو اُسکی اوقات (فضیلت) مین پڑھے اور اوقات (فضیلت) کی محافظت کرے ملاقات کریگا مجھ سے بروز قیامت اور اُسکے لئے میرے پاس عہد ہی کہ مین اُسکو بہشت مین داخل کرون اور جو شخص نماز کو نہ پڑھے اُسکے وقت (فضیلت) مین اور محافظت نہ کرے (اُس کے وقت فضیلت کی) پس اُسکا اختیار مجکو ہی چاہے اُسپر عذاب[ع۱] کرون اور چاہے بخشدون۔

(تیجۂ ۱۳) حدیث از من لا یحضرہ الفقیہ - اخیر فقرات اس حدیث کے یہ ہین کہ فرمایا جناب امام جعفر صادق ع نے کہ جو شخص وقت فضیلت پر نماز نہ پڑھے اور محافظت وقت (فضیلت) کی نہ کی جائے تو نماز اُسکی واپس[ع۲] ہوتی ہی تاریک و سیاہ اور کہتی ہی کہ جس طرح تو نے مجکو ضایع کیا خدائے تعالی تجکو ضایع کرے ملاحظہ ہو نمبر ۲۲ باب ہذا۔

(یۂ ۱۱) حدیث - از وسائل الشیعہ ابی بصیر نے روایت کی ہی جناب امام جعفر صادق ع سے کہ فرمایا آنحضرت ع نے کہ جو شخص نماز پڑھے اُسکے غیر وقت (فضیلت) مین (عمداً بلا عذر شرعی کے) اُس کی نماز نہین ہی۔

مؤلف - یعنی اُسکی نماز قبول نہین ہی پس یہ بھی ایک طرحکا عذاب سخت ہی اور علاوہ احادیث مذکور کے اور بھی احادیث ہین کہ جن کو بخیال طول ہونے باب ہذا کے قلم انداز کیا گیا ملاحظہ ہون احادیث مندرجہ باب ہذا۔

ع۱ ملاحظہ ہو حاشیہ حدیث مندرجہ حرف (الف) مندرجہ بالا۔

ع۲ یہ بھی ایک قسم کا عذاب ہی کہ نماز واپس کردیجاتی ہی ایسی حالت مین کہ وہ تاریک و سیاہ ہوتی ہی اور قبول نہین ہوتی پس نماز کا قبول نہ ہونا بھی ایک قسم کا عذاب ہی اور یہ عذاب سخت تر ہی اس سبب سے کہ قبولیت جمیع اعمال کی نماز پڑھے اگر نماز قبول ہوتی تو جمیع اعمال بھی قبول ہون گے اور اگر نماز قبول نہ ہوئی تو کوئی عمل اُسکا قبول نہ ہوگا۔

(۵۲) اس امر مین کہ آیا وقت فضیلت کے ضایع کرنیمین کوئی مواخذہ ہی یا نہین اگر ہی تو کیا ہی کے قول ہین (اوّل) بعض کا یہ قول ہی کہ جو شخص وقت فضیلت کو عمدًا بلا عذر شرعی کے ضایع کر کے آخر وقت پر نماز پڑھے تو اُس سے کوئی مواخذہ دنیا و آخرت کا نہین ہی اور احادیث مین وقت فضیلت کے ضایع کرنے پر جو لفظ عذاب و عدم شفاعت وغیرہ وارد ہوا ہی (ملاحظہ ہون احادیث مندرجہ نمبر ۳۹ باب ہذا) یہ صرف تہدید ہی یعنی خوف دلایا گیا ہی مگر در اصل کوئی قول دنیا و آخرت کا نہین ہی اسکا جواب یہ ہی کہ تہدید اُسکو کہتے ہین کہ جس فعل مین در اصل کچھ مواخذہ ہو مگر زیادہ الفاظ مین بیان کیا جائے اور جھوٹ اُسکو کہتے ہین کہ جس بات کی کوئی اصلیت نہ ہو اور اُسکو اصلیت کے طور پر بیان کیا جائے پس جس فعل مین درحقیقت کوئی مواخذہ نہین ہی تو اُس فعل مین جناب ائمہ علیہم السّلام مواخذہ کا ہونا ہرگز ارشاد نہین فرما سکتے معاذ اللہ اُس فعل کی نسبت کہ جس مین کچھ مواخذہ نہین ہی جناب رسولخدا یہ ارشاد فرمائین کہ اسمین یہ یہ مواخذہ ہین پس جناب رسولخدام نے مواخذہ کا ہونا جیسا ارشاد فرمایا ہی وہ سب صحیح ہی اور یہ سب ارشاد جناب رسولخدام کا خدا کی جانب سے تھا نہ بطور خود اس سبب سے کہ کوئی ارشاد جناب رسولخدام کا بغیر حکم خدا کے نہین ہوتا تھا تو پھر یہ احکام ملاحظہ ہون احادیث مندرجہ نمبر ۵ باب ہذا جناب رسولخدام نے کیا بذات خود ارشاد فرما دیئے۔

(دوئم) بعض کا یہ قول ہی کہ وقت فضیلت سے مراد کل وقت ہی یعنی نماز ظہرین کے لئے زوال شمس سے تا غروب شمس اور اس قول کے ثبوت مین آیہ اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ الخ پیش کرتے ہین اور کہتے ہین کہ اس آیہ مین وقت نماز ظہر و عصر کے لئے زوال شمس سے تا غروب شمس ہی پس یہ کل وقت فضیلت ہی اسکا جواب یہ ہی کہ یہ آیہ مطلق ہی اور اسی آیہ کے مطابق جو احادیث وارد ہوئے ہین وہ بھی من لا یحضرہ الفقیہ سے باب (۲۰ و ۲۱) مین تحریر ہو چکے ہین (ملاحظہ ہون احادیث نمبر ۴ و ۵ باب ۲۰ اور احادیث نمبر ۱۹ و ۲۰ باب ۲۱) پس آیہ و احادیث مذکور مطلق ہین یعنی صاحب عذر

اور بلا عذر دونون اِس مین شامل ہین اگر کل وقت سے مراد کل وقت فضیلت لے لیا جائے
تو اس سے یہ بہت بڑا اعتراض پیدا ہوتا ہی کہ جب آیہ مذکور مین کُل وقت فضیلت مراد تھا
تو معاذ اللہ جناب رسولخداؐ آیہ مذکور کو نہ سمجھے اور اگر آیہ مذکور کو سمجھے تو پھر اوقات فضیلت
کے برخلاف آیہ قرآنی کے کیون مقرر فرمائے (ملاحظہ ہو احادیث باب ۲۰ و ۲۱ - اوقات
فضیلت جناب رسولخداؐ نے بذات خود مقرر نہین فرمائے خدا کی جانب سے بذریعۂ جبرئیلؑ کے
قائم ہوئے ہین[عل۱] (ملاحظہ ہون احادیث نمبر ۵ و ۶ باب بیسویں کتاب ہذا) پس اسی قسم کی ابتدائی
احادیث پر اوقات فضیلت قائم ہوئے ہین اور بذریعۂ دیگر احادیث اسکی صراحت فرما دی
گئی ہی کہ اوقات فضیلت یہ ہین اور وقت فضیلت اُسکے لئے ہی کہ جسکو کوئی عذر شرعی نہ ہو
اور غیر وقت فضیلت اُن لوگون کے لئے ہی کہ جو صاحب عذر ہون ملاحظہ ہون احادیث نمبر ۱۳
تا ۶۴ باب ہذا پس جمیع احادیث اوقات فضیلت مین وقت سے مراد خاص وقت فضیلت ہی
نہ کُل وقت اور غیر وقت کی نسبت اس جماعت کا یہ قول ہی کہ غیر وقت سے مراد احادیث
مین وقت قضا ہی نہ وقت اخیر اسکا جواب یہ ہی کہ جب حدود وقت فضیلت کے بذریعۂ احادیث
ثابت ہوچکے تو ایسی حالت مین غیر وقت سے مراد وہی وقت قرار پائیگا کہ جو غیر وقت فضیلت
مین یعنی وقت اخیر کا نہ وقت قضا قطع نظر اسکے جبکہ احادیث سے ثابت ہی کہ جو شخص نماز کو
عمداً قضا کرے وہ شخص کافر ہی پس جب عمداً تارک نماز کا کافر ہی اور جزا اسکی دوزخ ہی تو
پھر ایسا شخص مستحق رحمت کا کیسے ہو سکتا ہی کہ اُسکی نسبت خدائے تعالیٰ فرمائے کہ اُنکا اختیار
ہمکو ہے چاہے عذاب کرون یا بخش دون ایسے لوگون کی نسبت کہ جو احادیث مین غیر وقت
سے مراد وقت قضا لے لیتے ہین جناب شیخ یوسف بحرینی علیہ الرحمہ حدائق مین خوب تحریر
فرماتے ہین کہ یہ لوگ موٹی عقل کے ہین اور اس میدان کے لائق نہین ہین اور غیر وقت سے

عل۱ اور یہ ہی اوقات فضیلت انبیائے سلف کے بھی زمانہ کے ہین ملاحظہ ہون احادیث
نمبر ۲ و ۳ باب بیسویں کتاب ہذا۔

مراد وقت قضا لینا جائز نہین ہی کیونکہ تارک الصلوۃ[عله] عمداً کافر ہی پس ایسا شخص مستحق مزید عذاب کا ہو نا نہ رحمت کا (تمام ہوئی عبارت حدائق کی) یہ بات دوسری ہی کہ جس شخص کی تمام عمر گناہان کبیرہ مین گذری ہو خدائے تعالیٰ اُسکو ایک ذرا سے عمل خیر مین بخشدے (یا جسکی تمام عمر اعمال نیک مین گذری ہو خدا اُسکو ایک ذرا سے عمل مین مستحق جہنم کردے) کیونکہ وہ اسپر قادر ہی مگر احادیث مین کسی ایسے گناہ کبیرہ کی نسبت (کہ جسکی حد چوتھی مرتبہ مین قتل ہو ملاحظہ ہو حدیث نمبر ۷ باب ۷ الکتاب ہذا) یہ وارد نہین ہی کہ خدا کو اختیار ہی چاہے بخشدے یا عذاب کرے اور اس فقرہ سے (خدائے تعالیٰ چاہے عذاب کرے یا بخشدے) انسان مستحق رحمت کا ہوکر تحت مشیت الٓہی ہو گیا پس انسان ایسے گناہ کبیرہ مین کہ جسکی نسبت جناب ائمہ علیہ السّلام کا یہ ارشاد ہو کہ وہ شخص کافر ہی مستحق رحمت کا نہین ہو سکتا بلکہ مستحق مزید عذاب کا ہوگا پس احادیث مین غیر وقت سے مراد وقت قضا نہین ہو سکتا۔

(سویم) بعض کا یہ قول ہی کہ جس شخص نے عمداً وقت فضیلت کا بلا عذر کے ضایع کرکے آخر وقت پر نماز کو ادا کر لیا تو بسبب ادا کر لینے نماز کے اُس سے کوئی مواخذہ نہ رہا یہ فعل بخشدیا گیا اگر اسکو تسلیم کر لیا جائے کہ عمداً وقت فضیلت کو ضایع کرکے اخیر وقت پر نماز کے ادا کر لینے سے کوئی مواخذہ نہین رہتا تو پھر خاص ایسے شخص کی نسبت جناب رسولخدا صنے کیون ارشاد فرمایا کہ باریتعالیٰ فرماتا ہی کہ جو شخص نماز کو وقت (فضیلت) پر نہ پڑھے اُسکا اختیار مجکو ہی چاہے عذاب کرون یا بخشدون اسکے مؤید دیگر احادیث بھی ہین ملاحظہ ہون احادیث مندرجۂ نمبر (۱ ۵) باب ہذا پس ان احادیث سے یہ ثابت ہوا کہ عمداً وقت فضیلت کو

[عله] تارک صلوۃ سے مراد یہ نہین ہی کہ جس شخص نے کبھی نماز نہ پڑھی ہو وہ ہی شخص مراد ہو بلکہ ہر شخص ایسا مراد ہی کہ جو ایک وقت کی نماز عمداً قضا کرے مثلاً زید نے نماز ظہر کی عمداً قضا کی پس زید تارک صلوۃ ہی پھر اُسنے نماز مغرب کی پڑھی تارک صلوۃ نہ رہا غرض جس نماز کو جب قضا کیا جائے تارک صلوۃ ہی۔

ضایع کرکے اخیر وقت پر نماز کے ادا کر لینے سے مواخذہ باقی رہتا ہی۔
(چہارم) بعض کا یہ قول ہی کہ جو شخص وقت فضیلت کو عمداً ضایع کرے وہ شخص مواخذہ دار ضرور ہی مگر اُس مواخذہ کی سزا باریتعالیٰ دنیا ہی مین دیتا ہی مثلاً سکے کہ فقر و احتیاج یا ذلت وغیرہ مین گرفتار کر دیا جاے یا کسی عارضہ مین مبتلا کر دیا جائے مگر بعد مرنے کے اُس سے کچھ مواخذہ نہ ہوگا اسکا جواب یہ ہی کہ اُن احادیث سے کہ جن مین جناب رسولخدا صنے فرمایا ہی کہ میری شفاعت میسّر نہ ہوگی اُس شخص کو کہ جو تاخیر کرے نماز واجبہ مین اُسکے وقت فضیلت سے (ملاحظہ ہون احادیث حرف (د) و (ھ) و (و) مندرجۂ نمبر ۳۹ باب ہذا) مواخذہ کا بعد مرنے کے بھی ثابت ہی اور شفاعت کا ہونا یا نہ ہونا بعد مرنے کے ہی نہ قبل مرنے کے پس جب شفاعت کا ہونا بعد مرنے کے ہی تو اسکا مواخذہ بھی بعد مرنے کے ثابت رہا اور یہ بھی جاننا چاہیے کہ زمانۂ برزخ مین (یعنی جو زمانہ بعد مرنے کے قیامت تک ہی اُسمین) شفاعت نہین ہی شفاعت کا ہونا یا نہ ہونا روز قیامت پر منحصر ہی پس اس سے ثابت ہوا کہ مواخذہ کا ہونا بھی قیامت تک باقی ہی اور بروز قیامت بھی جب تک شفاعت آنحضرت کی میسّر نہ ہوے۔ لامحالہ اپنی اعمال بد کی سزا بھگتنا ہوگی۔
(پنجم) بعض کا یہ قول ہی کہ اوقات فضیلت مستحب ہین نہ واجب پس ترک مستحب مین کوئی مواخذہ یا کوئی عذاب دنیا کا یا آخرت کا نہین ہو سکتا اسکا جواب یہ ہی کہ درحقیقت اوقات فضیلت کے مستحب ہین نہ واجب مگر مستحب بھی ایسے مستحب ہین کہ جنکا عمداً بلا عذر شرعی کے ترک کرنا خطا مین داخل کیا گیا ہی اور ان کے ترک مین طرح طرح کے عذاب مقرر ہین ملاحظہ ہون احادیث مندرجۂ نمبر (۱۵) باب ہذا۔
(۵۳) جسطرح اِس سُنّت موکدہ کے یعنے اوقات فضیلت کے عمداً ضایع کرنے مین مواخذہ ہی اسی طرح مستحبات ایسے ہین کہ جنکے ترک مین مواخذہ ہی۔
(الف) حدیث۔ از عدة الداعی جناب شیخ ابوالعباس ابن فہد علیہ الرحمہ

فرمایا جناب امام حسین ع نے کہ جو برادر مؤمن اپنے برادر مؤمن سے کسی حاجت کی استدعا کرے اور وہ برادر مؤمن اُس حاجت کے ادا کرنے پر قادر ہو اور روا۔ نہ کرے تو خدائے تعالیٰ اُسکی قبر مین ایک فرشتہ کو مؤکل کریگا کہ تمام عقدہائے جسم کو بدترین عذاب کے ساتھ جدا کرے اور پھر پیوستہ کرے اور پھر جدا کرے اسیطرح ہمیشہ وہ عذاب مین معذب رہیگا۔

من مؤلف۔ حاجت روائی مؤمن کی مستحب ہی نہ واجب پھر اس ترک مستحب مین یہ عذاب کیون مقرر ہی۔

(ب) **حدیث** جمال الصالحین جناب حسن بن عبد الرزاق لاہجی علیہ الرحمہ فرمایا جناب امام جعفر صادق ع نے کہ جو شخص باوجود استطاعت کے جناب امام حسین ع کی زیارت کو ترک کرے اُسکی عمر مین تین سال کم ہو جاتے ہین اور اگر وہ شخص بہشت مین جائیگا تو اُسکا مرتبہ مؤمنین سے پست تر ہوگا۔

من مولف۔ زیارت جناب امام حسین ع کی مستحب ہے نہ واجب پھر اس ترک مستحب مین یہ عذاب کیون ہی۔

(ج) **حدیث**۔ ایضاً حلبی نے کہا کہ مین نے جناب امام جعفر صادق ع سے عرض کیا کہ اے مولا کیا حکم ہی اُس شخص کے حق مین کہ جو شخص قدرت زیارت جناب امام حسین ع کی رکھتا ہو اور زیارت نہ کرے فرمایا کہ وہ شخص عاق ہے (یہان عاق سے مراد وہ ہی اصلی عاق مراد ہی)۔

من مؤلف۔ زیارت جناب امام حسین ع کی مستحب ہی واجب نہین ہی پھر اس ترک مستحب مین کیون مواخذہ ہی۔

(د) **حدیث**۔ از عقاب الاعمال جناب شیخ ابن بابویہ علیہ الرحمہ فرمایا جناب امام جعفر صادق ع نے کہ جو شخص باوجود قدرت کے اپنے برادر مؤمن کی نصرت نکریگا تو خدائے تعالیٰ بھی دنیا و آخرت مین اُسکی نُصرت چھوڑ دیگا۔

من مولف۔ نصرت کرنا برادر مؤمن کی مستحب ہی نہ واجب پھر اس ترک مستحب مین یہ عذاب کیون ہی

(۵) حدیث۔ از دارالسلام بحوالۂ معانی الاخبار خلاصہ اُسکا یہ ہی کہ فرمایا جناب امام زین العابدین ع نے کہ جن گناہون سے مینہہ کا برسنا موقوف ہوتا ہی (منجملہ اُن کے یہ ہین) غریبونکو قرض نہ دینا سائل کو جھڑکنا رات کے سائل کو خالی پھیر دینا اور جو گناہ رزق کو کم کرتے ہین اُن مین سے ایک یہ ہی کہ فقیری کا اظہار کرنا۔

من مؤلف۔ غریبون کو قرض کا دینا اور رات کے سائل کو دینا مستحب ہی نہ واجب پھر اس ترک مستحب مین یہ عذاب کیون ہی اور فقیری کا اظہار کرنا گناہ کبیرہ نہین ہی پھر اس فعل مین کیون ایسا عذاب مقرر ہوا۔

(۶) حدیث۔ از محاسن جناب برقی علیہ الرحمہ فرمایا جناب امام جعفر صادق ع نے کہ جناب یعقوب ع کی آزمایش جو گم گشتگی یوسف ع کے سبب سے ہوئی اُسکی بنا یہ تھی کہ ایک دن موٹا سا دنبہ اُنھون نے قربانی کیا تھا اور ان کے ہمسایہ مین ایک شخص محتاج روزہ سے تھا اُسکو افطار کے لئے کچھ بھی میسر نہ آیا (سوائے اسکے کہ کھانیکی خوشبو اُسکو پہونچی) چونکہ جناب یعقوب ع سے غفلت ہوگئی اور اُسکو اُسمین سے کچھ نہ ملا لہذا اسکے عوض مین باریتعالی نے یوسف ع کو اُنسے جُدا کرکے غم و ہم مین مبتلا کیا۔

من مؤلف۔ حدیث طولانی ہی اخیر فقرات اسکے قلم انداز کیے گئے پس جناب یعقوب ع سے یہ مستحب ترک ہوگیا تھا نہ واجب پھر خدائے تعالی نے اس ترک مستحب پر جناب یعقوب ع سے کیون ایسا مواخذہ فرمایا۔

(۷) حدیث۔ از محاسن برقی فرمایا جناب امام جعفر صادق ع نے کہ جب جناب یعقوب ع کا بیٹا ابن یامین بھی اُنکے پاس سے چلا گیا تو اُنھون نے عرض کیا کہ اے باریتعالی کیا مجھپر رحم نفرمائیگا میری بصارت بھی جاتی رہی اور دونون نور چشم بھی پس خدائے تعالی نے وحی فرمائی کہ ای یعقوب اگر اُن دونون کو مین نے موت بھی دیدی ہوتی تو بھی اُنکو زندہ کرکے تجھ سے ملا دیتا لیکن اے یعقوب کیا تجکو وہ دنبہ یاد نہین

کہ جس کو تم ذبح کرکے بھون کر آپ ہی آپ کھا گئے اور فلان شخص تمہارا پڑوسی روزہ سے رہا اُس کو اُسمین سے کچھ نہ ملا۔

من مؤلف۔ اس ترک مستحب مین کیون ایسا مواخذہ جناب یعقوبؑ سے فرمایا گیا۔

(خ) **حدیث**۔ از دار السلام بحوالۂ قصص الانبیاء راوندی۔ فرمایا ائمہ عم نے کہ بنی اسرائیل مین سے ایک شخص نے محل بنایا اور اُسکے خوشے مین کھانا پکوایا امیرونکو بُلایا غریبون کو نہ پوچھا پس دو فرشتہ منجانب خدا اول غریبون کی صورت مین آئے اُن سے کہدیا کہ تم ایسون کے لئے یہ کھانا نہین ہی پھر خدا نے حکم دیا کہ تم امیرون کے صورت مین جاؤ اُس صورت مین اکرام کیا گیا ہی پس خدا نے حکم کیا دو فرشتون کو کہ اسی بناء پر اُس شہر کو زمین مین دھسا دین پس وہ شہر کا شہر زمین مین دھسا دیا گیا۔

من مؤلف۔ غریبون کا کھانا کھلانا مستحب تھا نہ واجب پھر اس ترک مستحب مین کیون عذاب ہوا اور اگر اسکی یہ تاویل کی جاے کہ یہ ممکن ہی کہ فعل نبی اسرائیل مین واجب ہی ہو تو اسکا جواب یہ ہی کہ اگر واجب ہوتا تو ائمہ حدیث مین صراحت کر دیتے اور قطع نظر اسکے ایسے ترک مستحبات مین اس امت مین بھی ایسے عذاب نازل ہوے ہین کہ قطعاً فقر مین مبتلا ہو جانا یا مرگ مفاجات وغیرہ وغیرہ مین ملاحظہ ہون احادیث مندرجۂ باب صدقات وغیرہ یہ کوئی ضروری بات نہین ہی کہ ترک مستحب یا ترک واجب مین یا کسی گناہ کبیرہ مین فوراً ہی عذاب نازل کر دیا جاے بلکہ آیات قرآنی و احادیث سے (ملاحظہ ہو باب ۵ معاصی کتاب ہذا) ثابت ہی کہ باریتعالی اول ڈھیل دیتا ہی اسواسطے کہ یہ اور گناہ سمیٹ لے پھر جب حد سے متجاوز ہو گیا تو ایک ساتھ عذاب نازل کر دیا جاتا ہی پس یہ فعل کہ اُسنے غربا کو کھانا نہ کھلایا کہ جو مستحق ایسے کھانے کے تھے حد سے متجاوز ہو گیا لہذا باری تعالی نے اسکے ساتھ اورون کو بھی عذاب مین سمیٹ لیا اور یہ تو خود کلام باریتعالی اور احادیث سے بھی ثابت ہی کہ وقت نزول غضب باری تعالی کے اہل معاصی

کے ساتھ نیک لوگ بھی قہر باری تعالیٰ مین آجاتے ہین یہانتک کہ جانور و درخت وغیرہ وغیرہ بھی ملاحظہ ہو باب کبائر۔

(ط۹) حدیث - از دار السّلام بحوالۂ عقاب الاعمال خلاصہ یہ کہ فرمایا جناب امام جعفر صادقؑ نے کہ جو مؤمن کسی بادشاہ دنیوی کے سامنے اس نیت سے گڑگڑائے کہ جو کچھ اُسکے اختیار مین ہی اسمین سے کچھ اسکو ملجائے تو خدائے تعالیٰ اُسکو ذلیل کریگا اور اگر کچھ اس کے ہاتھ آبھی گیا تو برکت اپنی اُس سے اُٹھالیگا۔

من مؤلف - یہ فعل گناہ کبیرہ نہین ہی پھر کیون ایسا عذاب مقرر ہی۔

(ی۱۰) حدیث - ازکتاب امالی جناب شیخ صدوق علیہ الرحمہ فرمایا جناب رسولخداؐ نے کہ خدائتعالیٰ فرماتا ہی کہ حرام کیا مین نے بہشت کو اُس شخص پر کہ جو صدقہ دیکر منّت رکھی۔

من مؤلف - صدقہ دیکر منت رکھنا گناہ کبیرہ نہین ہی پھر اسمین ایسا عذاب کیون ہی۔

(یا۱۱) حدیث - از دار السّلام بحوالۂ معانی الاخبار خلاصہ یہ ہی کہ فرمایا جناب امام زین العابدینؑ نے کہ جن گناہون سے دعا رد کردیجاتی ہی وہ یہ ہین - خیرات وصدقات مین قربت کی نیت نکرنا خبث باطن۔

من مؤلف - خیرات وصدقات مین نیت قربت مستحب ہی نہ واجب پس اس ترک مستحب مین یہ عذاب کیون ہی اور خبث باطن داخل کبائر نہین ہی پھر اسمین یہ عذاب کیون مقرر ہی اور بہت احادیث بعض ترک مستحبات مین ایسے ہین کہ جن سے مواخذہ کا ہونا ظاہر ہی پس ثابت ہوا کہ بعض مستحبات ایسے ہین کہ جن کے ترک مین خدائے تعالیٰ عذاب فرماتا ہی پس اسی طرح یہ ترک مستحب بھی (یعنے بلا عذر شرعی کے عمداً وقت فضیلت کو ترک کرکے آخر وقت پر نماز کا ادا کرنا) قابل مواخذہ ہی لہذا ہر مؤمن کو لازم ہی کہ پابندی اوقات فضیلت کی کرے منجملہ خصلتہائے مؤمن کے ایک خصلت پابندی اوقات فضیلت کی بھی ہی۔

(سہ ۵) حدیث - از دار السّلام فرمایا جناب امام جعفر صادقؑ نے کہ ہمارے

شیعون مین دو باتون کو تلاش کرو اگر وہ اُن مین ہین تو ٹھیک ہین اگر وہ خصلتین اُن مین نہین ہین تو نہایت تعجب ہی راوی کہتا ہی کہ مین نے عرض کیا کہ وہ دو خصلتین کیا ہین فرمایا کہ ایک تو اوقات فضیلت نماز کی پُوری پُوری حفاظت کرنا اور دوسرے اپنے بھائیون کے ساتھ ہمدردی کرنا گو کسی تھوڑی ہی چیز سے ہو۔

(۵۵) فوائد اوقات فضیلت پر نماز کے ادا کرنے کے بہت ہین منجملہ اُن کے یہ ہین کہ باری تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہی کہ اُسکے سوال کو عطا کرونگا اور بہشت اُسکے لئے مباح کرونگا - ملاحظہ ہون احادیث مندرجہ نمبر ۵ و ۱۷ باب ہذا - اور فرمایا جناب رسولخدا نے کہ جو شخص اوقات فضیلت نماز کا اہتمام کرے مین ضامن ہون اُسکی راحت کا بوقت موت اور غم و اندوہ کے رفع ہونیکا اور نجات کا آتش دوزخ سے ملاحظہ ہو حدیث نمبر ۱۵ - باب ہذا اور وقت فضیلت کی پابندی سے نماز نورانی بلند ہوتی ہی اور پڑھنے والے سے کہتی ہے کہ جیسی تو نے میری حفاظت کی خدائتعالیٰ تیری حفاظت کرے ملاحظہ ہو حدیث نمبر ۲۲ باب ہذا اور باریتعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہی کہ جو شخص نماز کو اوقات فضیلت پر پڑھے تو اُسکے لئے میرے پاس عہد ہی کہ مین اُسکو بہشت مین داخل کرونگا ملاحظہ ہون احادیث نمبر ۳۳ و ۳۴ و ۳۹ باب ہذا علاوہ انکے اور بہت فوائد ہین مثل ترقی رزق وغیرہ وغیرہ -

(۵۶) نقصانات اوقات فضیلت کے عمداً بلا عذر شرعی کے ضایع کرنے کے بہت ہین منجملہ اُنکے یہ ہین کہ جو شخص محافظت وقت فضیلت کی نہ کرے تو نماز اُس کی واپس ہوتی ہی تاریک وسیاہ یعنی قبول نہین ہوتی اور پڑھنے والے سے کہتی ہی کہ جسطرح تو نے مجکو ضایع کیا خدائے تعالیٰ تجکو ضایع کرے ملاحظہ ہون احادیث مندرجہ نمبر ۲۲ و ۲۶ باب ہذا اور فرمایا باریتعالیٰ نے کہ جو کوئی نماز کو وقت فضیلت پر نہ پڑھے اور اوقات فضیلت کی محافظت نہ کرے پس اُسکا اختیار مجکو ہی چاہے اُسپر عذاب کردن یا بخشدون ملاحظہ ہون احادیث مندرجہ نمبر ۳۳ و ۳۴ و ۳۹ باب ہذا اور اگر اصرار پر اصرار کرے تو وہ شخص

مزید عذاب کا مستحق ہوگا اسلئے کہ وہ عمداً خلاف حکم خدا ورسولؐ کے کررہا ہی یعنے ہر روز بلا عذر
شرعی کے عمداً وقت فضیلت کو ضایع کرکے آخر وقت پر نماز کو ادا کررہا ہی اور فرمایا جناب
رسولخداؐ نے کہ جو کوئی تاخیر کرے نماز واجبہ مین اُسکے وقت فضیلت سے اُسکو میری شفاعت
میتسر نہ ہوگی ملاحظہ ہون احادیث مندرجہ نمبر ۳۵ و ۳۸ باب ہذا اور جو شخص نماز کے ادا کرنے مین
اتنی تاخیر کرے کہ اُسکا وقت فضیلت جاتا رہے تو اُس شخص کی دعا رد کردیجاتی ہی یعنے قبول
نہین ہوتی ملاحظہ ہو حدیث حرف (ز) مندرجہ نمبر ۱۵ باب ہذا علاوہ انکے اور انواع
واقسام کے عذاب اُسپر نازل ہوتے ہین مثل فقر وتنگدستی وغیرہ وغیرہ ان جمیع عذابون
مین سے یہ عذاب سخت تر ہین کہ شفاعت جناب رسولخداؐ کا میتسر نہ ہوتا اگرچہ کسی
مدت تک ہو اس لئے کہ اگر امید بخشش کی ہی تو شفاعت ہی سے ہی دویم نماز کا قبول
نہ ہونا اس سبب سے کہ حدیث مین آیا ہی کہ فرمایا جناب امام جعفر صادقؑ نے کہ جس
چیز کا اول سوال کیا جائیگا وہ نماز ہی پس اگر نماز قبول ہوئی تو تمام اعمال بھی قبول
ہونگے اور اگر نماز قبول نہ ہوئی تو کوئی عمل قبول نہ ہوگا۔

من مؤلف۔پس غور کرنا چاہیے کہ نماز کا قبول نہ ہونا کیسا سخت تر عذاب ہی۔

(۵۷) جس مؤمن کے قلب مین اسقدر نور ہی کہ جس کی وجہ سے وہ ان نفع
ونقصانات دینی ودنیوی پر (ملاحظہ ہون نمبر ۵۵ و ۵۶ باب ہذا) غور کرسکتا ہی تو غالباً
ایسا مؤمن اپنے نفع اور فوائد چھوڑکر دیدہٗ ودانستہ اپنے لئے نقصانات دینی ودنیوی
گوارا نہین کرسکتا اور اگر اتنا بھی اُسکے قلب مین نور نہین ہی بلکہ سیاہی نور پر غالب ہی
تو ایسے شخص کے قلب کا اس طرف متوجہ ہونا مشکل بلکہ غیر ممکن ہی اور یہ بات یعنی حصول
فوائد عقبیٰ کچھ زیادتی علم پر منحصر نہین ہین مین نے اُن لوگون مین سے کہ جو عربی زبان سے
واقف ہین اور کتب فقہ واحادیث بھی حسب ضرورت دیکھے ہوے ہین اکثر کو اس طرف
متوجہ نہین پایا وجہ اسکی یہی خرابی قلب ہی کہ اُنکے قلب پر سیاہی غالب ہی کہ جسکی وجہ سے

قلب اس طرف متوجہ نہین ہونے دیتا اور یہ بات ذرا سمجھنے کی ہی کہ مثلاً ایک شخص نے کچھ زحمت اُٹھا کر ایک فعل کو عمداً اس طرح کیا کہ اُسکا نتیجہ نہ ملے اور وہ زحمت رائگان جائے تو وہ شخص صاحبان عقل سلیم مین شمار نہین ہوسکتا یہ ہی مثال نماز کی ہی کہ مثلاً ایک شخص نے وضو کرنے اور نماز کے ادا کرنے کے زحمت تو اٹھائی مگر عمداً بلا عذر شرعی کے نماز کو آخر وقت پر ادا کیا کہ جسکی وجہسے وہ اُن فوائد سے محروم رہا کہ جو اول وقت فضیلت پر ادا کرنے سے حاصل ہوسکتے تھے تو ایسا شخص باعتبار عقبی کے عقل سلیم نہین رکھتا اگر عقل سلیم ہوتی تو وہ نماز کو اول وقت پر ہی ادا کرلیتا کہ جو باعث حصول فوائد دینی و دنیوی کا ہوتا اُس شخص سے زیادہ بیوقوف اور کم عقل کون شخص ہوگا کہ جو نماز کے ادا کرنے کی زحمت تو گوارا کرے مگر وہ زحمت عمداً ایسے وقت پر کہ جس وقت پر نماز کے ادا کرنے سے فوائد دینی و دنیوی سے محروم ہوکر نقصانات دینی و دنیوی حاصل کرے پس مؤمنین کو لازم ہی کہ اوقات فضیلت کو عمداً بلا عذر شرعی کے ضایع نکرکے پابندی اوقات فضیلت کی فرمائین اور صاحبان علم اور پیشنمازون مین سے جو پابند اوقات فضیلت کے نہین ہین اُنکو دیکھکر مثل اُنکے اوقات فضیلت کو ترک نہ کرین اس لئے کہ جو شخص جیسا عمل کرے گا ویسا نتیجہ پاے گا اور جیسا رواج ہمارے مذہب اثناعشری مین ترک اوقات فضیلت کا ہوگیا ہے کہ عمداً بلا عذر شرعی کے وقت فضیلت کو ضایع کرکے غیر وقت فضیلت پر نماز کو ادا کرتے ہین ایسا حکم احادیث مین نہین ہی اور نہ علماے رضوان اللہ علیہم نے اسکو جائز قرار دیا ہی لہذا پابندی اوقات فضیلت کی لازم ہی۔

سوال

بخدمت اکمل العلما افضل الفضلا نائب امام غائب مولانا ومقتدانا جناب سید آقا حسن صاحب مجتہد العصر والزمان مدظلہ العالی۔ عرض یہ ہی کہ جو کچھ مین نے پابندی اوقات فضیلت و ترک اوقات فضیلت مین یہانتک تحریر کیا ہی عمل اسپر صحیح ہی یا نہین۔

جواب

باسمہ سبحانہ وله الحمد عمل کرنا ان ہدایات ونصائح پر جائز وموجب اجر وثواب ہی جزاللہ المصنف عنا وعن جمیع المؤمنین خیرالجزاء ووفقنا وایاهم التوفیق لما یحب ویرضا حررہ خادم الشریعہ المصطفویہ السید آقا حسن عفی عنہ

نقل مہر

الیس اللہ بکاف ۱۳۱۴
عبدہ
السید آقا حسن

باب تیئیسوان ۲۳ فضیلت نماز جماعت مین

(۱) حدیث۔ از جواہر الکلام۔ فرمایا جناب ائمہ ع نے کہ ایک رکعت نماز جماعت کی بمقابلہ چوبیس ۲۴ رکعت کے ہی کہ ہر رکعت نزدیک خداتعالیٰ کے چالیس ۴۰ برس کی عبادت سے محبوب تر ہی

(۲) حدیث۔ ایضاً نماز جماعت کی دو ہزار رکعت فرادیٰ پر فضیلت رکھتی ہی۔

(۳) حدیث۔ ایضاً۔ جو شخص مسجد مین نماز جماعت کے لئے جاوے ہر قدم پر خداتعالیٰ اُسکو ستر ہزار حسنہ عطا فرماتا ہی اور ستر ہزار درجہ بلند کرتا ہی اور جو شخص اس حالت مین مر جاوے تو اللہ تعالیٰ ستر ہزار فرشتونکو مؤکل کرتا ہی اور وہ اُسکے قبر مین عبادت کرتے ہین اور اُسکو قبر مین بشارت دیتے ہین اور اُسکے مونس ہوتے ہین اور استغفار کرتے ہین اُسکے لئے تا روز قیامت۔

(۴) حدیث۔ از جمال الصالحین فرمایا جناب امام محمد باقر ع نے کہ چاہیئے کہ امام سے وہ لوگ قریب تر ہون کہ جو عقل کامل رکھتے ہون اور افضل صفوف سے صف اول ہی اور صف اول مین اُس جگہ کی فضیلت زیادہ ہی کہ جو امام سے نزدیک ہو۔

(۵) حدیث۔ ایضاً فرمایا جناب امام موسی کاظم ؑ نے کہ نماز صف اول مین مثل جہاد کے ہی کہ جو راہِ خدا مین کیا جائے اور بائین طرف پر سیدھی طرف کو ویسی فضیلت ہی کہ جیسے فرادیٰ پر جماعت کو فضیلت ہی۔

(۶) حدیث۔ ایضاً فرمایا جناب ائمہ ؑ نے کہ رحمت خدا امام سے اول اُن لوگون کی طرف منتقل ہوتی ہی کہ جو امام کے سیدھی طرف ہین اور بعد اُس کے بائین طرف کی جماعت پر اور بعد اُسکے اورون پر۔

(۷) حدیث۔ ایضاً فرمایا جناب ائمہ ؑ نے کہ جماعت کی صفین مثل ملائکہ کی صفون کے ہوتی ہین اور خداوند کریم حیا کرتا ہی عدم استجابت دعا سے یعنی جو بندہ نماز کو بجماعت پڑھکر حاجت طلب کرے اور اُسکی حاجت روانہ کرے۔

(۸) حدیث۔ ایضاً فرمایا جناب امام جعفر صادق ؑ نے کہ نماز جماعت نماز فرادیٰ سے چوبیس ۲۴ درجہ افضل ہی اور دیگر احادیث سے پچیس ۲۵ درجہ۔

(۹) حدیث۔ ایضاً فرمایا جناب ائمہ ؑ نے کہ ایک رکعت جماعت کی برابر اُن چوبیس ۲۴ رکعتون کے ہی کہ جو ہر رکعت محبوب تر ہو خدا کے نزدیک چالیس ۴۰ برس کی عبادت سے

(۱۰) حدیث مین نماز صبح و نماز عشا کی جماعت سے پڑھنے کی بہت تاکید ہی چنانچہ حدیث مین ہی کہ نماز جماعت صبح و عشا سے زیادہ تر کوئی چیز گران شیطان پر نہین ہی

(۱۱) حدیث۔ از جواہر الکلام و جمال الصالحین۔ فرمایا جناب ائمہ ؑ نے کہ جو کوئی نماز صبح کو جماعت کے ساتھ بجا لاوے اور تا طلوع آفتاب جا نماز پر بیٹھا ہوا ذکر خدا کرے پس خدائے تعالیٰ واسطے اُسکے جنت فردوس مین ستر درجہ عطا فرماوے کہ درمیان ہر دو درجون کے اسقدر مسافت ہو کہ اسپ دوندہ ستر سال تک طے کرے۔ اور جو کوئی نماز ظہر کو بجماعت پڑھے تو خدائے تعالیٰ جنت عدن مین واسطے اُسکے پچاس درجہ عطا فرمائے کہ مابین ہر درجہ کے پچاس سال کی راہ ہو۔ اور جو کوئی نماز عصر کو بجماعت ادا کرے

خدائے تعالیٰ ثواب اُسکو اسقدر عطا فرماوے کہ گویا اُسنے اسّی بندہ اولاد حضرت اسمٰعیل ع سے آزاد کئے ہون کہ وہ سب اہلِ بیت وعیال سے ہون اور جو کوئی نماز مغرب کو بجماعت ادا کرے خدائے تعالیٰ ثواب ایک حج وعمرہ مقبول کا اُسکو عطا فرماوے اور جو کوئی نماز عشا کو جماعت سے طے کرے ایسا ہو کہ تمام شب قدر مین عبادت کی ہو۔

(۱۲) حدیث۔ از کتاب روضۂ جناب شہید ثانی علیہ الرحمہ کہ اگر نماز پنجگانہ مین سے ایک نماز مین عالم کی اقتدا کرے تو ثواب ہزار نمازون کا رکھتا ہی اور اگر مسجد مین ہو تو ثواب ورنہ زیادہ ہی پس مسجد جامع مین اگر عالم کی اقتدا نہ کی تو ثواب دو ہزار سات سو نمازون کا رکھتا ہی اور اگر عالم کی اقتدا کی ہی تو ثواب لاکھ نمازون کا رکھتا ہی اور یہ اُسوقت ہی کہ جب ماموم ایک ہو اور اگر متعدد ہون تو بہ نسبت ہر ایک کے ثواب مضاعف ہوگا اور یہ اُسوقت ہی کہ جب ماموم دس ۱۰ سے زیادہ نہ ہون اور جسوقت دس ۱۰ سے زیادہ ہون تو ثواب اُسکا بجز پروردگار عالم کے کوئی احصا نہین کرسکتا۔

(۱۳) حدیث۔ ایضاً وحدائق۔ محمد ابن عمار نے عرض کیا جناب امام رضا ع کی خدمت مین کہ نماز واجب فُرادیٰ پڑھنا مسجد کوفہ مین افضل ہی یا نماز جماعت پس فرمایا کہ نماز جماعت افضل ہی پس اس حدیث سے مستفاد ہوتا ہی کہ نماز جماعت افضل ہی ہزار نماز سے کیونکہ ایک نماز مسجد کوفہ مین ہزار نمازون سے افضل ہی۔

(۱۴) حدیث از نفلیہ جناب شہید ثانی علیہ الرحمہ جناب امام جعفر صادق ع نے فرمایا کہ نماز جماعت پیچھے عالم کے ثواب ہزار رکعت کا رکھتی ہی اور پیچھے قریشی کے سَو رکعت کا اور پیچھے عربی کے پچاس رکعت کا اور پیچھے موالی کے پچیس ۲۵ رکعت کا اور اسکی شرح مین شہید ثانی علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہین کہ مراد قریشی سے وہ شخص ہی کہ جو پیغمبر خدا صلعم کے جد امجد نضر بن کنانہ کی طرف منسوب ہو اور وہ اس قوم کے اشرف سادات ہین اور موالی کا اطلاق کے معنی پر وارد ہی اس مقام مین غیر عربی ہی۔

(۱۵) حدیث - از جامع الاخبار - جبرئیلؑ نے جناب رسولخدا صلعم سے کہا کہ اے محمدؐ جو مؤمن کہ پاوے ایک تکبیر کو نماز جماعت کے پس بہتر ہی اُسکے لئے ستر حج سے اور ہزار عمرہ واجبہ سے اے محمد صلعم جو ایک رکعت کو امام کے ساتھ پڑھے بہتر ہی اُسکے لئے ایک لاکھ دینار سُرخ سے کہ جو مساکین پر صدقہ دیجاوین اور ایک سجدہ کرنا بہتر ہی اُسکے ایک سال کی عبادت سے اور جو مومن رکوع کرے امام کے ساتھ بہتر ہی سو بندہ آزاد کرنے سے اے محمد صلعم جو شخص جماعت کو دوست رکھے اُسکو خدا اور ملائکہ دوست رکھتے ہین۔

(۱۶) حدیث - از حدائق و جواہر الکلام جو بندہ نماز جماعت پڑھے اور بعد اسکے اپنی حاجت طلب کرے تو اللہ تعالیٰ اُس سے شرم کرتا ہی کہ وہ چلا جاوے اور اُسکی حاجت روانہ ہووے۔

(۱۷) حدیث - از جناب شہید ثانی علیہ الرحمہ فرمایا جناب رسولخدا ص نے کہ بعد نماز ظہر کے میرے پاس جبرئیلؑ معہ ستر ہزار فرشتون کے آئے اور کہا کہ اے محمد صلعم تمھارے پروردگار نے تمکو سلام فرمایا ہی اور تمھارے لئے دو ہدیہ بھیجے ہین کہ کسی اور پیغمبر کے لئے نہین بھیجے گئے ہین مین نے اُنسے پوچھا وہ کیا ہین اُنھون نے کہا کہ وتر کی تین رکعتین پڑھنا مراد تین رکعت سے دو رکعت شفع اور ایک رکعت وتر کی ہی دوسرے نماز پنجگانہ جماعت سے بجا لانا مین نے کہا کہ اے جبرئیلؑ میری امت کے لئے جماعت مین کیا ثواب ہی جبرئیلؑ نے کہا کہ اے محمد صلعم جسوقت دو شخص جماعت سے نماز کو بجا لائین حق تعالیٰ ہر شخص کے لئے ہر رکعت کے مقابل مین چھ سو نمازین لکھتا ہی اور جس وقت چار شخص ہون تو ہر شخص کے لئے ہر رکعت کے عیوض مین ایک ہزار دو سو نمازین لکھتا ہی اور جسوقت کہ چھ شخص ہون تو ہر شخص کے لئے ہر رکعت کے عیوض مین ایک ہزار دو سو نمازین لکھتا ہی اور جسوقت کہ چھ شخص ہون تو ہر شخص کے لئے ہر رکعت کے عیوض مین چار ہزار آٹھ سو نمازین لکھتا ہی اور جسوقت کہ سات شخص ہون تو ہر شخص کے لئے ہر رکعت کے عیوض مین نو ہزار چھ سو نمازین لکھتا ہی اور جسوقت آٹھ شخص ہون تو ہر شخص کے لئے ہر رکعت کے

عیوض مین انیس ۱۹ ہزار دوسو نمازین لکھتا ہی اور جسوقت کہ نو ۹ شخص ہون تو ہر شخص کے لئے
ہر رکعت کے عیوض مین اڑتیس ۳۸ ہزار چار سو نمازین لکھتا ہی اور جس وقت کہ دس شخص ہون
تو ہر شخص کے عیوض مین بہتر ۷۲ ہزار آٹھ سو نمازین لکھتا ہی اور اگر دس ۱۰ سے زیادہ ہون پس
اگر تمام آسمان اور زمینون کے دریا بمنزلۂ دوات کے ہون اور تمام درخت قلم ہون اور تمام
جن وانس اور ملائکہ لکھنے والے ہون تو اُس نماز کی ایک رکعت کا بھی ثواب نہین لکھ سکتے
اے محمد صلعم جو مؤمن کہ امام کے کسی تکبیر کو پاوے وہ ساٹھ ہزار حج وعمرہ سے بہتر ہی اور جو مومن
کہ امام کے ساتھ کسی رکعت کو بجالاوے وہ لاکھ دینار سے بہتر ہی کہ اُسکو فقرا و مساکین پر تصدق
کرے اور جو مؤمن کہ جماعت مین امام کے ساتھ سجدہ کرے وہ سو بندہ آزاد کرنے سے بہتر ہی
(۱۸) دوسری حدیث مین ہی کہ ایک سجدہ امام کے ساتھ بجالانا لاکھ بندہ آزاد کرنے سے بہتر ہی۔

باب چوبیسوان ترک نماز جماعت مین

(۱) ضروریات دین اسلام سے نماز جماعت کا سنت ہونا ہی اور منکر اسکا زمرۂ کفار و داخل
نار ہی پس لازم یہ ہی کہ نماز جماعت کو بلا عذر شرعی کے ہرگز ہرگز ترک نہ کرے۔

(۲) **حدیث**۔ از حدائق جناب شیخ یوسف بحرینی علیہ الرحمہ شیخ ابو جعفر طوسی نے
زرارہ وفضیل سے روایت کی ہی کہ اُنھون نے کہا کہ ہمنے پوچھا جناب امام جعفر صادق ع سے
کہ نماز جماعت فریضہ ہی فرمایا حضرت نے کہ نماز فریضہ ہی اور اجتماع نماز کے لئے سنت ہی جو شخص ترک
کریگا نماز کو اور اُس سے روگردانی کریگا بدون کسی عذر کے اُسکی نماز نہین ہی[عله]۔

(۳) **حدیث** ایضاً زرارہ نے روایت کی ہی کہ مین بخدمت جناب امام محمد باقر ع
حاضر تھا ایک شخص آیا اور عرض کیا کہ فدا ہون آپ پر سے۔ مین ہمسایہ مین مسجد کے
رہتا ہون پس جبکہ مین اُن لوگون کے ساتھ نماز جماعت نہین پڑھتا ہون تو وہ مجکو متہم

عله ان الفاظ سے کہ اُسکی نماز نہین ہی یہ مراد معلوم ہوتی ہی کہ نماز اُسکی مقبول نہین ہی
چنانچہ ملاحظہ ہو حدیث نمبر (۴) باب ہذا۔

کرتے ہین فرمایا حضرت نے کہ آگاہ ہو کہ فرمایا جناب امیرؑ نے کہ جو شخص آواز سُنے اذان کی اور جماعت مین نہ آوے بدون کسی عذر کے پس اُسکی نماز نہین علہ ہی پس وہ شخص چلا گیا اور کبھی جماعت کو ترک نہین کیا۔

(۴) حدیث۔ از جمال الصالحین فرمایا جناب ائمہؑ نے کہ جو شخص بغیر کسی علّت یا سبب کے مثل ناخوشی و بیماری و بارش وغیرہ کے جماعت مین شریک نہ ہووے تو نماز اُسکی مقبول نہین ہی۔

(۵) حدیث۔ از جناب شہید ثانی علیہ الرحمہ فرمایا جناب رسالتمآب صلعم نے کہ اگر تین شخص کسی قریہ یا بیابان مین جمع ہون اور اُن مین نماز جماعت برپا نہ ہووے تو اُنپر شیطان مسلط ہوتا ہی۔

(۶) حدیث۔ از جمال الصالحین جناب حسن بن عبدالرزاق لاہجی علیہ الرحمہ عبداللہ ابن ابی یعفور نے حدیث بیان کی ہی کہ فرمایا جناب امام جعفر صادقؑ نے کہ جناب رسولخداؐ نے قصد کیا اُن لوگون کے گھرون کو آگ سے جلادینے کا کہ جو لوگ نماز جماعت مین حاضر نہین ہوتے یہ خبر ایک نابینا کو پہونچی پس وہ خدمت مین جناب رسولخداؐ کے حاضر ہوا اور عرض کیا کہ ای جناب رسولخدا صلعم مین اندھا ہون جب کبھی میرے کان مین اذان کی آواز آتی ہی تو اُسوقت مجکو کوئی شخص نہین ملتا کہ نماز جماعت مین حاضر کرے حضرت نے فرمایا کہ تو ایک رسّی اپنے گھر سے مسجد تک باندھ اور اُسپر ہاتھ رکھکر جماعت مین حاضر ہو

من مؤلف۔ اس حدیث سے بہت تاکید جماعت کی ثابت ہوتی ہی کہ جناب رسولخداؐ نے عذر نابینائی کو قبول نہین فرمایا۔

(۷) حدیث۔ ایضاً فرمایا جناب امام جعفر صادقؑ نے کہ بزمانۂ جناب رسولخداؐ ایک قوم نے جماعت مین آنا چھوڑ دیا پس جناب رسولخداؐ نے قصد کیا کہ اُنکے گھرونکو آگ سے جلادین پس وہ لوگ گھر سے باہر آئے اور واسطے نماز جماعت کے حاضر ہوئے

علہ مراد اس سے کہ اُسکی نماز نہین ہی یہ ہی کہ نماز اُسکی مقبول نہین ہی۔

جناب علامۂ مجلسی علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ ظاہرا یہ وجوب جماعت پر دلالت کرتے ہین۔

(۸) **حدیث**۔ ایضاً فرمایا جناب امام جعفر صادق ع نے کہ بزمانۂ جناب امیر ع آنحضرت کو خبر ہوئی کہ ایک قوم واسطے نماز جماعت کے حاضر نہین ہوتی حضرت نے خطبہ مین فرمایا کہ جو قوم جماعت کے لئے حاضر نہین ہوتی وہ ہمارے ساتھ نہ کھائے اور نہ پیئے اور نہ ہماری عورتون سے نکاح کرے پس مسلمانون نے اُنکے ساتھ کھانا پینا اور نکاح موقوف کیا یہانتک وہ قوم نماز جماعت مین حاضر ہوئی۔

(۹) **حدیث**۔ از حدائق عبداللہ بن سنان نے جناب امام جعفر صادق ع سے روایت کی ہی کہ سنا مین نے کہ فرمایا حضرت نے کہ ایک گروہ نے بزمانۂ جناب رسولخدا ص مسجد مین نماز کے لئے آنے مین تاخیر کی پس فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ جو لوگ نماز کو مسجد مین نہین پڑھتے ہین حکم کرونگا مین کہ اُن کے گھرون کو جلا دیا جاوے۔

باب پچیسوان اوصاف پیشنماز مین

امامت وہ شخص کرسکتا ہی کہ جس مین یہ اوصاف پائے جاوین اوّل وہ شخص مؤمن ہووے پس غیر مؤمن کے پیچھے نماز صحیح نہین ہی۔ دوئم عاقل ہو مجنون نہ ہو۔ سوئم بالغ ہو نابالغ نہ ہو۔ چہارم مولد اُسکا پاک ہو یعنی ولدالزنا نہ ہو۔ پنجم قرأت جانتا ہو یعنے حروف کو مخارج سے نکالتا ہو۔ ششم امام مرد ہو جبکہ ماموم سب مرد ہون یا مرد و عورت ہون اور عورت مردون کی امامت نہین کرسکتی ہان البتہ اگر شرائط متحقق ہون تو عورتون کی امامت کرسکتی ہی۔ ہفتم زبان مین کوئی آفت یعنی عارضہ ایسا نہ ہو کہ حروف کو تبدیل کردیتا ہو یا حروف کو ساقط کردیتا ہو مگر محض لکنت کا ہونا کہ جو مانع قرأت نہ ہو اس مین داخل نہین ہی۔ ہشتم امام باوضو اور باغسل ہووے پس اگر امام باتیمم ہو اور ماموم باوضو اور باغسل ہون تو ماموم اُسکی اقتدا نہین کرسکتا۔ اگر ماموم بھی تیمم سے ہون تو پڑھ سکتے ہین۔ نہم امام کھڑے ہوکر نماز پڑھتا ہو پس اگر امام بیٹھ کر نماز پڑھتا ہو اور

ماموم کھڑا ہو پس امامت نہین کرسکتا۔ وہم امام مبروص یا مجذوم یا نابینا نہ ہو پس اگر مبروص یا مجذوم یا نابینا ہو تو اُسکے پیچھے صحیح وسالم شخص کا نماز پڑھنا مکروہ ہی یازدہم امام عادل ہو پس غیر عادل کے پیچھے نماز صحیح نہین ہی اور معنی عدالت کے یہ ہین کہ اُسکے نفس مین ایسی قوت حاصل ہوگئی ہو کہ جو باعث اسکا ہو کہ ہمیشہ باتقوی رہے منجملہ انکے احکام دین ومسائل ضروریہ کا جاننا ہی کہ جو ہر شخص پر واجب ہی اور گناہ کبیرہ کا تارک ہو اور گناہ صغیرہ پر اصرار نہ کرتا ہو اور کوئی فعل جو نظر مین اہل تقویٰ کے قبیح ہو نہ کرے مثل اسکے کہ بازار مین راستہ چلتے چلتے کچھ کھانا یا پینا یا برہنہ چلنا یا لنگی باندھے بازار مین جانا خلاصہ یہ کہ جو امور مباح ہین مگر خلقت اُنکو برا سمجھتی ہی اور متنفر ہی نہ کرتا ہو اور عدالت ہر شخص کی معلوم ہوسکتی ہی بسبب معاشرت وامتحان کے یا بسبب شہادت عدلین کے اور یا بسبب شہرت عدالت کے کہ جو حد تواتر کو پہونچی ہو یا یہ کہ وہ دو عادل کہ جنکو جانتا ہی اُس شخص کے پیچھے نماز پڑھتے ہین تو بھی عدالت ثابت ہوتی ہی اور اگر کوئی شخص قبل حد بلوغ کے معصیت کرتا تھا اور بعد بلوغ کے وہ متقی وعادل ہی تو بعد ثبوت عدالت کے اُسکے پیچھے بھی نماز پڑھ سکتا ہی اور جو شخص کہ بعد بلوغ کے مرتکب کبائر ہوگیا اور بعد اس کے توبہ کی اور ملکہ عدالت حاصل کیا تو بعد ثبوت عدالت کے اُسکے پیچھے بھی نماز جائز ہی۔

مسئلہ امام کا آزاد ہونا شرط نہین ہی پس غلام بھی امامت کرسکتا ہی۔

باب چھبیسوان ۲۶ احکام نماز جماعت مین

چونکہ احکام نماز جماعت تحریر کردہ جناب سرکار میر آغا صاحب اعلی اللہ مقامہ حاوی ہین جمیع مسائل ضروریہ نماز جماعت پر لہذا وہ بجنسہ تحریر کیے جاتے ہین۔

سوال۔ بحضور مولانا ومقتدانا قبلہ وکعبہ جناب سید مصطفی صاحب مجتہد العصر والزمان مدظلہ العالی۔ امیدوار ہون کہ احکام ضروریہ جماعت کے ارشاد ہون خصوصًا وہ احکام جو متعلق مامومین سے ہین۔ بینوا وتوجروا۔

الجواب بِسْمِ اللهِ وَبِاللهِ شرائط واحکام متعلقۂ جماعت بہت ہین لیکن جو کچھ کہ بیان اُسکا اہم اور ضرور ہی وہ چند امور ہین۔

۱۔ مخفی نہ رہے کہ نماز جماعت مین اقتدا امام کی جب جائز ہی کہ امام نماز واجبی اصلی پڑھتا ہو یعنی یومیہ پنجگانہ مین سے ہو یا نماز آیات یعنی نماز گہن وغیرہ کی ہو یا نماز جنازہ ہو لیکن تفرقہ درمیان ادا و قضا اور درمیان دو رکعتی اور غیر دو رکعتی منجملہ نماز یومیہ نہین ہی پس اگر امام نماز ظہر کی مثلاً قضا پڑھتا ہو تو ہوسکتا ہی کہ ماموم اقتدا کرے اُسکے درحالیکہ نماز ماموم کی ظہر کی ہو یا عصر کی ہو یا مغرب کی یا عشا کی یا صبح کی ادائ یا قضائ اور اسیطرح سے بالعکس ہوسکتا ہی اور ماموم جہر نہ کرے مطلقاً اگرچہ نماز اُسکی جہریہ ہو لیکن یہ جائز نہین کہ امام مثلاً نماز آیات پڑھتا ہو یا نماز جنازہ اور ماموم کوئی نماز پنجگانہ مین سے باقتدا اُسکی پڑھے اور نہ عکس اُسکا اور اگر زید مثلاً نماز ظہر اپنی ادائ بالانفراد پڑھ چکا ہو بعد اُسکے نماز جماعت کی مہیا ہو اور اُسمین کچھ لوگ ایسے ہون کہ اُنھون نے نماز واجبی اپنی نہین پڑھی تو زید کو شریک ہونا اُس جماعت مین بہ نیت استحباب سنت ہی خواہ زید اس جماعت مین ماموم بنے یا امام بنے باوجود لیاقت کے بلکہ صورت مذکورہ مین زید شریک ہوسکتا ہی اگرچہ زید نے نماز اپنی پہلی مرتبہ جماعت مین پڑھی ہو پس اس صورت مین باوجود نیت استحباب کے جماعت ہوسکتی ہی اور اسی طرح جائز ہی جماعت نماز استسقا اور نماز عیدین مین جبکہ شرائط وجوب اُسکے نہ پائے جاوین اور سوا مقامات مذکور کے اور نوافل اور نماز ہائے سنتی کو بجماعت نہین پڑھ سکتا یہانتک کہ نماز عید غدیر مین بھی ترک جماعت احتیاطاً

لازم ہی

ف اس جگہ جناب میر آغا صاحب اعلی اللہ مقامہٗ کی عبارت کا یہ مطلب ہی کہ نماز ہائے یومیہ مین ماموم اقتدا امام کی کرسکتا ہی خواہ دونو نکی قضا ہون خواہ ادا خواہ ایک کی قضا ہو دوسرے کی ادا پس اگر ماموم کی دو رکعتی نماز ہو اور امام کی سہ رکعتی یا چہار رکعتی ہو تو جب ماموم کی نماز تمام ہو تو سلام پھیر دیوے اور اگر امام کی نماز دو رکعتی ہو اور ماموم کی سہ رکعتی یا چہار رکعتی یا امام کی سہ رکعتی ہو اور ماموم کی چہار رکعتی تو جب امام کی نماز تمام ہو جاوے تو ماموم اپنی باقی نماز کو تمام کریگا۔

لازم ہی اور احوط یہ ہی کہ نماز جنازہ بھی بغیر جماعت کے بجالاوے اور اسی طرح سے بعد نماز جمعہ کے جو ظہر احتیاطاً پڑھی جاتی ہی اُسکو بھی انفراداً پڑھے نہ جماعتہً۔

ب - اقل جماعت دو شخص ہین ایک امام دوسرا ماموم پس اس صورت مین اگر امام مرد ہو اور ماموم عورت ہو تو اُسکو لازم ہی کہ پیچھے امام کے استادہ ہو اس طور پر کہ سر زن کا سجدہ مین پیچھے مقام پاہاے امام سے واقع ہوا کرے اور اگر ماموم مرد ہو تو ہر چند کہ اُسکو بھی پیچھے امام کے استادہ ہونا جائز ہی لیکن مستحب ہی کہ داہنی جانب امام کے استادہ ہو لیکن احوط یہ ہی کہ باوجود اسکے جاے قدمہاے ماموم پیچھے ہوجائے قدمہاے امام سے اور اگر ماموم ایک مرد ہو اور ایک عورت پس مرد داہنی جانب بطریق مذکور ہو اور عورت پیچھے ماموم مذکور کے استادہ ہو اور اگر چند مرد ہون تو وہ سب امام کے پیچھے استادہ ہون اور اس صورت مین اگر عورت ایک ہو یا کئی ہون وہ دوسری صف مین پیچھے سب مردون کے ہون۔

ج - لازم ہی کہ جماعت مین جاے قیام امام زیادہ بلند نہ ہو مقام ماموین سے اگر ایک یا انگشت تک بلند ہو تو مضائقہ نہین بخلاف جاے قیام ماموم کہ اگر زیادہ بلند ہو جس طرح سے کہ ماموم دوسرے مکان کے سقف پر ہو اور امام سامنے اور قریب اُسکے صحن خانہ مین ہو مثلاً جب بھی جماعت صحیح ہی بشرطیکہ حدّ متعارف سے زیادہ نہ ہو مثل مینار کے۔

د - یہ کہ کوئی چیز مثل پردہ وغیرہ کے حائل نہ ہو درمیان امام اور ماموم کے الا جبکہ امام مرد ہو اور ماموم عورت ہو تو حائل ہونا پردہ کا اُن مین مضائقہ نہین رکھتا اور اسی طرح سے لازم ہی کہ امام اور ماموم کے درمیان مین زیادہ فاصلہ نہ ہو لیکن اگر درمیان پشت قدم امام اور سجدہ گاہ ماموم کے فاصلہ ایک ہاتھ کا ہو تو ظاہراً جائز ہی اور احوط یہ ہی کہ اس مقدار سے بھی فاصلہ کم ہو اور یہی حکم ہی ہر صف متاخر کا بہ نسبت صف مقدم کے اور ظاہراً جائز ہی کہ صف متاخر والی نیت کر کے تکبیرۃ الاحرام کہین بعد ازان کہ امام نماز کو

ف نماز جنازہ وہ ہی جو اجرت پر پڑھی جاوے۔

شروع کر چکا ہو اگرچہ سامنے کی صف مین کسی نے نماز شروع نہ کی لیکن احوط یہ ہی کہ جب
تین چار ماموین یا زیادہ نے ہر صف متقدّم مین نماز شروع کی ہو تب صف متاخّر والی
نماز شروع کرین نہ قبل اس کے اور اگر اثنائے صف مین طفل ممیز نماز جماعت مین شریک
ہو تو کچھ ہرج نہین ہی البتّہ اگر صف اول ہو تو احوط یہ ہی کہ دو طفل برابر استادہ نہ ہون
اور اگر صف دویم ہو مثلاً تو اُسمین چند اطفال کا برابر استادہ ہونا مضائقہ نہین رکھتا اور
صف سویم کے لیئے نماز صحیح ہو گی جبکہ صف دویم مین علاوہ اطفال کے کچھ مکلّفین بھی
جماعت مین شریک ہون اور اگر اثنائے نماز مین جدائی اور فاصلہ بے اختیاری حاصل ہو
اس طور پر کہ مثلاً صف اوّل والون مین چند شخص کی نماز باطل ہو گئی ہو کسی وجہ سے یا مسافر
تھے اور اُن کی نماز تمام ہو گئی پس اگر وہ سب لوگ فوراً نیت اقتدا کی کر کے نماز جماعت مین
بار دیگر شریک ہو گئے تو کچھ ہرج و مضائقہ نہین ہی بلکہ اگر وہ نیت انفراد کر کے نماز اپنی علیحدہ
علیحدہ پڑھنی شروع کرین اُس مقام مین جب بھی حکم بصحت نماز باقی ماموین بعید نہین اور
اگر وہ لوگ صف سے علیحدہ چلے جاوین پس اس حال مین کئی صورتین فرض ہو سکتی ہین
ایک صورت یہ ہی کہ وہ لوگ صف اوّل مین قریب امام کے تھے پس جب وہ چلے گئے تو بعض
ماموم جو باقی رہے امام کے بائین جانب یا داہنی جانب یا جانبین مین سے وہ امام سے
دور ہو گئے بفاصلہ بعیدہ پس ان باقی ماندہ کو احتیاطاً لازم ہی کہ نیت انفراد کر کے نماز اپنی
تمام کرین اور اسی طرح سے اُنکے بعد جتنی صفین ہون سب نیت انفراد کر لین بلکہ اگر وہ لوگ
اپنی جگہہ پر بیٹھے رہین بدون اشتغال نماز جب بھی حکم مذکور جاری کرنا احوط ہے۔
اور اگر اُن لوگون کو یہ مسئلہ معلوم نہ تھا یا صفہائے متاخّرہ کو حال اس تفرقہ کا معلوم نہ ہو
اس جہت سے ان ماموین نے نماز بجماعت بدستور ادا کی پس احتیاطاً سب اعادہ نماز کرین
دوسری صورت یہ ہی کہ وہ لوگ جو چلے گئے صف اول مین نہ تھے لیکن وہ جس صف مین
تھے وہ صف اُنھین سے منعقد تھی یعنی سوا اُنکے اور کوئی ماموم صف مین نہ تھا پس اس

صف کے بعد جو صفین ہون اُن سب کو نیت انفراد کرنی چاہیے جیسا کہ صورت سابقہ مین بیان کیا گیا ہی اور جو صف یا صفین اُن جانے والون پر مقدم ہونگی اُن مین کچھ خلل نہ ہوگا اور یہ سوا اُن دو صورتون کے اگر اور کوئی صورت ہو مثلاً یہ کے وہ لوگ کسی صف کے کنارہ تھے یا غیر صف اوّل کے اثناء مین تھے یا صف اخیر مین تھے تو باقی ماموین کی نماز مین کچھ خلل نہ ہوگا

ھ۔ امام پر لازم ہی کہ نیت امامت کی کرے الا اُس جماعت مین کہ جو واجب ہی مثل جماعت نماز جمعہ لیکن ماموم کو ضرور ہی کہ نیت کرے اقتدا امام معین کی خواہ اسکا نام لیکر تعین کرے خواہ اس طرح کہے کہ نماز جماعت پڑھتا ہون مین باقتدا اس پیشنماز کے کہ جو سامنے میرے نماز پڑھواتا ہی بشرطیکہ اُسوقت ماموم نے اُس پیشنماز کو دیکھا ہو اور اُس کی پیشنمازی سے واقف ہو اگرچہ اُسکا نام نہ جانتا ہو اور اگر کسی شخص نے یہ گمان کیا کہ زید مثلاً نماز پڑھواتا ہی پس اقتدائی زید کی نیت کے اور بعد ازان خلاف ظن معلوم ہوا یعنی

ف۱ چند احادیث مناسب اس موقع کے تحریر کیجاتی ہین۔ از نہج البلاغہ۔

حدیث خلاصہ یہ ہی کہ جناب امیرؑ نے مالک اشتر رضوان اللہ علیہ سے فرمایا کہ جسوقت تم واسطے نماز کے کھڑے ہو پس اسقدر طول نہ دو کہ باعث نفرت ماموین اور اُنکی حرج اوقات کا ہو اسلیئے کہ کبھی ماموئنین مین علیل شریک ہوتا ہی اور وہ شخص کہ حاجت رکھتا ہی تحقیق کہ مین نے جناب رسولخدا سے سوال کیا کہ جسوقت مجکو یمن مین بھیجا تھا کہ مین کیونکر اُن کے ساتھ نماز پڑھون فرمایا حضرتؐ نے کہ مثل اُس شخص کے کہ جو اُن مین سے نہایت ضعیف ہو اور تم مؤمنین پر رحم کرنے والے ہو۔

حدیث فرمایا جناب امیرؑ نے کہ جناب رسالتمآبؐ کی آخری وصیت یہ تھی کہ مجھ سے فرمایا کہ ای علی جسوقت کہ تم کسی نماز کو پڑھو پس اُسکو مثل نماز اُس شخص کے کرو کہ جو تمھارے ساتھ نہایت ضعیف پڑھتا ہی اور جناب شہید علیہ الرحمہ نے کتاب ذکری مین تحریر فرمایا ہی کہ امام کے لیے مستحب ہی کہ نماز مین سورہ چھوٹے چھوٹے پڑھے اور رکوع و سجود مین تسبیح تین مرتبہ سے زیادہ نہ کہے اگر معلوم ہو کہ ماموئنین مین سے کسی کو حاجت درپیش ہی تو اس سے بھی زیادہ تخفیف کرنا مستحب ہی مگر یہ حکم اُسوقت مین ہی کہ جبتک جانے کہ ماموین کو طول مرغوب ہی والا طول دینا بہتر ہوگا فقط۔

معلوم ہوا کہ خالد تھا مثلاً پس اگر اثنائے نماز مین یہ بات معلوم ہو تو نیت انفراد[ف ۱] کرکے علیحدہ نماز تمام کرے اور اگر بعد نماز علم ہوا تو اعادہ نماز احوط ہی۔

۶۔ اثنائے نماز جماعت مین ماموم نیت انفراد کرکے نماز علیحدہ تمام کر سکتا ہی جبکہ کوئی عذر ہو بلا تردد چنانچہ یعنی اعذار کی طرف سابقًا اشارہ کیا گیا اور قول مشہور قوی جواز اسکا ہی مطلقًا یعنی اگر کوئی عذر نہ ہو جب بھی نیت انفراد کرکے علیحدہ نماز پڑھ سکتا ہے ہرچند اولی اور بہتر یہ ہی کہ بغیر عذر کے جماعت سے علیحدہ نہ ہو اور جبکہ ماموم نیت انفراد کرلے رکعتین اولیین مین پس اگر امام نے ابھی قرأت نہین شروع کی ہی تو لازم ہی ماموم کو قرأت اور اگر سورۂ حمد شروع کرچکا ہی یا تمام کیا ہی اسکو لیکن دوسرا سورہ نہین شروع کیا پس ماموم بعد نیت انفراد کے الحمد پڑھے علی الاحوط۔ اور دوسرا سورہ بھی پڑھے جو سورہ چاہے اور یہی حکم ہی اگر امام دوسرا غیر سورۂ توحید و کافرون پڑھتا تھا مثل سورہ انا انزلناہ وغیرہ کے اور نصف سورہ تک نہ پہونچا تھا اور اگر نیت انفراد کرے درحالیکہ امام نصف سورہ پڑھ چکا ہی یا زیادہ تو ماموم کو احوط یہ ہی کہ الحمد کے بعد وہی سورہ تمام پڑھے جو امام نے پڑھا تھا اور اسیطرح سے اگر امام نے سورۂ توحید یا قل یاایھا الکافرون شروع کیا تھا جب بھی ماموم کو احوط یہ ہی کہ بعد حمد کے منجملہ ہر دو سورتین مذکورتین جو امام پڑھتا تھا اسی کو تمام پڑھے اور اگر رکعتین آخرتین مین نیت انفراد کرے قبل از رکوع پس احتیاطًا ایک مرتبہ تسبیحات اربعہ پڑھ لے اور اگر اثنائے رکوع مین یا بعد اسکے نیت انفراد کرے تو قرأت اور تسبیحات اربعہ مطلقًا ساقط ہی خواہ رکعتین اولیین مین بنت انفراد کرے خواہ آخیرتین مین۔

نمبر ۷۔ آداب مستحبۂ جماعت بہت ہین ازانجملہ یہ ہی کہ ماموین استادہ ہون اسوقت کہ مؤذن قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃ کہے اور بعد اسکے کچھ بات نہ کرین الا دربارۂ درستی صفوف

ف ۱ نیت انفراد کی دل مین کرے زبان سے کچھ نہ کہنا چاہیے۔

اور مانند اُسکے اور صفون کو بھر دیوین کہ بیچ مین رخنہ نہ رہے ف۱ اور صفون کو درست و راست کرین اور صف اول مین اطفال و مجانین کو جگہہ نہ دین بلکہ وہان پر اہل فضل و علم و صلاح جگہہ دے جاوین اور جانب یمین صف اول افضل ہی بہ نسبت جانب چپ کے اور ماموم کے لئے وہ جگہہ کہ جو اقرب امام سے ہو۔

ش ۔ اگر امام کی نماز اخفاتی ہو مثل ظہر کے تو ماموم کو چاہیے کہ جب وہ تکبیرۃ الاحرام کہہ چکے تو نیت کر کے تکبیرۃ الاحرام کہے اور قرأت کو ترک نہ کرے ف۲ یعنی نہ حمد پڑھے اور نہ کوئی اور سورہ لیکن قرأت کرنا جائز ہی بکراہتہ علی الظاہر المشہور جس طرح سے کہ اگر بالکل ساکت رہے تو یہ بھی جائز ہی مع الکراہتہ پس ماموم کے واسطے رکعتین اولیتین مین منجملہ نماز اخفاتی مستحب یہ ہی کہ ذکر الٰہی کرتا رہے زبان سے آہستہ یعنے سُبحَانَ اللہ کہے یا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ کہے یا درود پڑھتا رہے یا تسبیحات اربعہ پڑھتا رہے یا زمان انتہا قرأت امام خواہ نماز ماموم کی اخفاتی ہو خواہ جہریہ ہو اور جب امام تیسری رکعت یا چوتھی رکعت پڑھتا ہو منجملہ نماز اخفاتی پس ہر چند بنا بر ایک قول کے جائز ہی کہ ماموم سورۂ حمد پڑھے جسطرح جسے کہ حال انفراد مین جائز ہی اور یہ قول خالی قوت سے نہین ہی لیکن احوط یہ ہی کہ تسبیحات اربعہ کو بالخصوص پڑھتا رہے اور اگر الحمد پڑھے تو بقصد قربت پڑھے نہ بقصد جزئیت پس اگر مخالف اسکے کرے نسیاناً یا سہواً مطلق ذکر الٰہی کرتا رہا یا ساکت کھڑا رہا تو کچھ ہرج نہین ۔

ف۱ حدیث ۔ فرمایا جناب رسالت مآب ص نے کہ اپنی صفون کو برابر او رسیدھا کرو اور اپنے شانون کو اورون کے شانون سے ملا دو کہ تم پر شیطان غالب نہ ہو۔

حدیث ۔ فرمایا کہ تخالف نہ کرو کہ حق تعالیٰ تمھارے دلون مین مخالفت دے فقط ۔

ف۲ ۔ فی زمانہ اسکا رواج ہی کہ جب امام سورۂ حمد پڑھ چکا ہی تو ماموین باواز بلند الحمد للہ رب العلمین کہتے ہین اسکا ترک بہتر ہی بلکہ با آہستہ کہے کہ جسطرح نماز ظہر و عصر با آہستہ پڑھتا ہی کیونکہ ماموین کو باآہستہ کہنا اسکا سنت ہی یہ ہی حکم جناب میر آغا صاحب اعلی اللہ مقامہٗ کا ہی ۔

(ط) - اگر نماز امام کی جہریہ ہو مثل مغرب کے اور ماموم ابتداے نماز سے شریک ہو پس اگر قرأت امام کی یعنے الفاظ حمد اور سورہ کے بخوبی سنتا ہی یا ہمہمہ فقط سنتا ہی یعنی آواز امام کی آتی ہی لیکن الفاظ نہین سمجھائی دیتے بہر صورت ماموم کو ترک قرأت لازم ہی بلکہ کوئی ذکر زبان پر جاری نہ کرے اور متوجہ ہو کر آواز کو سنتا رہے اور اگر ہمہمہ بھی نہ سنے یعنی بالکل امام کی آواز نہ آتی ہو بسبب دور ہونے کے پس احتیاطاً حمد و سورہ پڑھے بقصد قربت نہ بقصد جزئیت اور ظاہرا یہی حکم ہی اُس ماموم کا جو بہرا ہو اور امام کی آواز مطلقاً نہ سنتا ہو پس اگر تمام ہو جاوے قرأت ماموم کی تو جائز ہی کہ ساکت کھڑا رہے اور اگر اُسوقت مین ذکر الٰہی کرے مثل سُبحانَ اللہ کے تو ظاہرا بہتر ہی - اور اگر ماموم ایسے مقام مین ہو کہ کسی وقت ہمہمہ امام کا سُنائی دیتا ہو اور کسی وقت مین نہین پس ظاہر الازم یہ ہی کہ در وقت استماع بالکل ساکت رہے اور جب آواز مطلقاً نہ سنے تو ذکر الٰہی کرے یا قرأت کرے بقصد قربت اور احتیاطاً اور جب آواز امام کی آئے تو ساکت آئے پھر جب آواز نہ آوے تو جس آیت سے ترک کیا تھا وہان سے پڑھنا شروع کرے اور حکم رکعات اخیرہ نماز جہریہ کا وہی ہی جو رکعات اخیرہ نماز اخفاتی کا تھا جیساکہ سابقاً بیان کیا گیا ہی -

(ی) - اگر امام رکوع رکعت اوّل مین ہو اور ماموم بعد نیت تکبیر الاحرام در حالت قیام کہکر رکوع مین جُھک جاوے پس اگر فقط سُبحانَ اللہِ یا سُبحانَ رَبِّیَ کہہ چکا تھا کہ سر امام نے اُٹھالیا تو کافی ہوگا اور حکم اُسکا وہی ہی کہ جو ابتدا سے شریک ہونے والے کا ہی اور اگر ایک لفظ بھی تمام نہ کہنے پایا تا حد رکوع پہونچ گیا تھا یقیناً اور قبل اُسکے امام رفع راس کرے پس جب بھی رکعت پاویگا علی الاقویٰ اور اگر تا حد رکوع نہ پہونچا تھا کہ امام نے رفع راس کیا پس چاہیئے کہ اُسوقت نیت انفراد کرلے اور قرأت کرکے رکوع مین جاوے اور نماز اپنی علٰحدہ تمام کرے اور اگر تا حد رکوع پہونچ گیا تھا مگر شک ہی کہ قبل اُسکے امام نے رفع راس کیا یا بعد اُسکے تو نماز باطل ہی علی الاظہر پس نماز کو قطع کرے اور بعد اُسکے رکعت آئندہ مین شریک

جماعت ہو سکتا ہی اسکی تفصیل آیندہ بیان کیجاویگی۔

یا ۱۱۔ ماموم پر لازم ہی کہ متابعت کرے امام کی نماز مین باین طریق کر جب امام تکبیرۃ الاحرام کہہ چکے تو ماموم نیت کرکے تکبیرۃ الاحرام کہے نہ قبل اسکے اور تکبیر مستحب جو قبل از رکوع وغیرہ ہی اُسکو قبل از امام کے نہ کہے علی الاحوط لیکن ساتھ کہنے امام کے کہہ سکتا ہی اور جب امام رکوع مین جاوے تو یہ بھی رکوع مین داخل ہو نہ قبل اسکے اور اسی طرح جب امام رکوع سے سر اُٹھاوے تو بعد اُسکے یہ سر اُٹھاوے لیکن زیادہ تاخیر بھی نہ کرے اور یہی حکم سجدون کا ہی اور تشہد بھی قبل امام کے شروع نہ کرے علی الاحوط اگر سُنتا ہو اُسکے تشہد کو ہان ساتھ امام کے تشہد پڑھ سکتا ہی اور لیکن سلام پس اگر ماموم قبل امام کے سلام پھیرے حالت ضرورت مین بلا قصد انفراد یا بغیر کسی ضرورت کے لیکن بعد قصد انفراد تو کچھ مضائقہ نہین ہی اور اگر عمداً بلا ضرورت اور بلا قصد انفراد سلام پھیرے جب بھی نماز صحیح ہی لیکن احتمال گناہ کا ہی جبکہ سلام پھیرنا امام کا سُنتا ہو والا گناہ بھی نہین ہے۔

یب ۱۲۔ اگر ماموم تکبیرۃ الاحرام کہے قبل امام کے تو نماز باطل ہی علی الظاہر اگرچہ سہواً کہی ہو اور اگر ماموم رکوع مین داخل ہو قبل اسکے کہ امام رکوع مین جاوے از روے سہو نسیان کے یا اس گمان پر کہ امام رکوع مین داخل ہوا ہی حالانکہ امام استادہ تھا تو ماموم کو لازم ہے کہ رکوع سے سر اُٹھا کر استادہ ہو اور ساتھ امام کے دوبارہ رکوع کرے پس اگر عمداً سر نہ اُٹھاوے تو بعد اتمام نماز مذکور کے اعادہ نماز کرے احتیاطاً ہان اگر سر اُٹھانا بھول گیا یا مُہلت اسکی نہ ملی اور امام رکوع مین داخل ہو گیا تو کچھ حرج نہین ہی اور اسی طرح سے اگر امام کے ساتھ رکوع مین گیا تھا لیکن سر اُٹھالیا رکوع سے ماموم نے سہواً یا بگمان رفع راس امام جب بھی لازم ہی ماموم پر کہ پھر داخل ہو رکوع مین ہمراہ امام کے الا مہلت اسکی نہ ملی یا بھول گیا اور یہی حکم ہی علی الظاہر اگر ماموم داخل مسجد ہو سجدہ مین قبل امام بگمان سجود امام یا سہواً سر اُٹھا کر دوبارہ ساتھ امام کے سجدہ کرے اور اگر سجدہ مین اُسکے ساتھ گیا تھا لیکن سر سجدہ سے

اُٹھالیا قبل امام کے بگمان مذکور یا سہواً پس لازم ہی کہ سر سجدہ مین رکھدے اور امام کی متابعت کرے لیکن اگر بھول جاوے یا مہلت نہ پاوے تو نماز صحیح ہوگی واللہ یعلم۔

تنبیہ ـ جب ماموم کو رکوع رکعت اول نہ ملے تو رکعت اول امام کی فوت ہوئی ماموم سے پس اسکے بعد شریک جماعت ہو سکتا ہی لیکن جب شریک ہو کہ امام ایستادہ قبل از رکوع یا رکوع مین ہو پس اگر دوسری رکعت امام مین شریک ہونا چاہے تو اولیٰ یہ ہی کہ انتظار کرے رکوع امام کا پس جب امام فارغ ہو قرأت سے تو نیت کرکے تکبیرۃ الاحرام کہکے رکوع مین شریک امام ہو اور قبل رکوع امام بھی شریک ہو سکتا ہی لیکن اولیٰ یہ ہی کہ اگر حمد تمام پڑھنے کی مہلت ہو تو شریک ہو جاوے اور قنوت بھی بقصد متابعت امام پڑھے والا انتظار رکوع کا کرے اور بعد سجدۂ دویم جسوقت امام تشہد پڑھے تو ماموم کو تجافی کرنا ظاہر الازم ہی یعنے اچھی طرح نہ بیٹھے بلکہ اُکڑو بیٹھے پاؤن کی اُنگلیون پر اور ہاتھ دونون زمین پر رکھے اور اس صورت سے بیٹھنا افضل ہی اگر صورت مذکورہ مین گھٹنون کو زمین پر رکھدے تو یہ بھی ظاہرا جائز ہی اور اس حال مین ماموم کچھ ذکر خدا کرے مثل سبحان اللہ تو بہتر ہی اور سکوت بھی جائز ہی بلکہ جواز تشہد پڑھنے کا بقصد متابعت امام بھی محتمل ہی اگرچہ ترک اُسکا احوط ہی اور جب امام کی تیسری رکعت اور ماموم کی دوسری ہوگی تو ماموم سورہ و حمد پڑھے پس اگر دونون کو تمام نہ پڑھ سکے تو جسقدر مہلت ملے قرأت کرے اور اگر قبل رکوع امام وہ دونون سورہ تمام ہوجاوین تو جائز ہی کہ ساکت رہے یا ذکر الٰہی کرے مثل سبحان اللہ کے یا قنوت پڑھے بلکہ یہ مقدم ہے اگر مہلت اسکی پاوے اور بعد سجدۂ دوم کے ماموم بیٹھ کر تشہد مختصر پڑھ کے بہ تعجیل استادہ ہوکر امام سے حالت قیام امام مین ملحق ہو اور اگر اس حال مین امام رکوع مین داخل ہوگیا تو ماموم سیدھا استادہ ہوکر رکوع مین داخل ہو اور بعد اتمام کے اعادہ نماز کرے احتیاطاً اور جب ماموم کی تیسری اور امام کی چوتھی رکعت ہوگی تو ماموم تسبیحات اربعہ پڑھے اور جب امام تشہد و سلام کے واسطے بیٹھے اور ماموم کی وہ تیسری رکعت ہوگی پس ماموم اسیطرح سے بیٹھے جس طرح کہ ہنگام

تشہد اول امام مین بیٹھا تھا اور بعد سلام امام کے اُٹھکر ایک رکعت باقیہ کہ رکعت چہارم ماموم کی ہوگی ادا کرے اور اگر سہواً استادہ ہو تو پھر بیٹھ جاوے اور اگر وہان سے نیت انفراد کرلے تو پھر استادہ ہو کر علیحدہ رکعت تمام کرنا جائز ہی اور اگر بدون نیت انفراد عمداً اُٹھ کھڑا ہو قبل سلام امام کے اور نماز کو تمام کرے تو بعد ازان اعادہ نماز احوط ہوگا اور اگر امام کی تیسری رکعت مین شریک ہو تو ماموم اپنی پہلی رکعت اور دوسری رکعت دونون مین حمد و سورہ بقدر مہلت پڑھے اور باقی دو رکعت اخیرہ مین مثل نماز منفرد کے حکم ہی اور جو کچھ کہ بیان ہوا اُس سے حکم شرکت کا بیچ رکعت چہارم امام کے بھی معلوم ہو سکتا ہی لیکن جب ماموم شریک ہوا امام کی تیسری یا چوتھی رکعت مین اور بسبب تعجیل امام کے ماموم سورۂ حمد تمام نہین پڑھ سکتا ہے اولیین مین یعنے نہ اپنی رکعت اول مین پڑھ سکا اور نہ اپنی رکعت دوم مین پس بعد اتمام جماعت کے اُس نماز کا اعادہ کرنا ماموم کو احوط ہی اور جب تک شریک جماعت ہی تو ماموم کو لازم ہی کہ قرأت جہان کرتے ہین وہان پر اخفات کرے اور جہر نہ کرے اگرچہ مقام جہر کا ہو۔

۱۴۔ اگر ماموم داخل ہو در وقتیکہ امام نماز ظہر یا عصر مین مشغول ہی لیکن نہین جانتا کہ امام کی کونسی رکعت ہی پس اگر استفسار کرنے سے یا کسی قرینہ سے معلوم ہو جاوے تو بنا بر اُسکے عمل کرے والا شریک جماعت ہو اور حمد و سورہ پڑھے بقصد قربت پس اگر اثنائے قرأت مین معلوم ہو کہ امام کی پہلی یا دوسری رکعت ہی تو قرأت کو ترک کرے اور کچھ حرج نہ ہوگا اور اگر معلوم ہو کہ اخیرتین امام کے تھین تو قرأت مین مشغول رہے بدستور۔

۱۵۔ اگر اثناء نماز جماعت مین کسی وجہ سے نماز امام کی خاص باطل ہو جاوے مثل طہارت شکنی یا جنون یا بیہوشی کے پس ماموم کو چاہیئے کہ نیت انفراد کر کے نماز علیحدہ تمام کرے اور اگر اثناء جماعت مین ماموم کو علم حاصل ہو کہ امام قبل از نماز با طہارت نہ تھا یا فاسق تھا یا کافر تھا جب بھی ماموم کو چاہیے کہ نیت انفراد کر کے نماز علیحدہ تمام کرے اور نماز ماموم کی اس صورت مین بھی صحیح ہوگی علی الظاہر اگرچہ اعادہ اس حال مین احوط ہی اور اگر بعد

تمام ہونے نماز جماعت کے امر مذکور یعنی محدث ہونا یا فاسق ہونا یا کافر ہونا پیشنماز کا معلوم ہو تو نماز سب ماموین کی صحیح ہی اور ضرورت اعادہ کی نہین ہی عَلَی الظَّاهِرِ الْاَشْهَرِ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ
حررہ العبد الاثم المصطفے المدعو بمیرا غا عُفِیَ عَنْهُ۔

باب ستائیسوان احکام مکان مصلّی

(۱)۔ نماز کے لئے مباح ہونا اُس جگہ کا جس جگہ نماز پڑھتا ہی شرط ہی یعنی غصبی نہ ہو پس اگر مالک اُسکا راضی نہ ہو تو نماز اُس مقام مین باطل ہی اور اس جگہ نماز پڑھنا جو غیر کی ملک ہو اور مالک نے اُسکے صراحتًا اجازت نماز کی دی ہو یا یہ کہ اجازت مطلق تصرف کی اُس مین دی ہو مثل اسکے کہ مکان مین رہنے کے لئے اجازت دیوے پس اُسمین نماز پڑھنا ضرر نہین رکھتا اور اسی طرح سے مالک کی رضامندی بسبب قرینہ کے معلوم ہو مثل صحرا و باغ کے کہ اکثر لوگ وہان نماز پڑھا کرتے ہین تو نماز اُسکی صحیح ہی۔

(۲)۔ زمین غصبی و جانماز غصبی و سقف غصبی پر نماز صحیح نہین ہی اور اسی طرح تخت غصبی پر بھی نماز صحیح نہین ہی خواہ خود غاصب ہو یا غیر غاصب ہو مگر غصب سے مطلع نہو تو معذور ہی لیکن بعد علم الغصبیت اعادہ نماز کا احوط ہی خصوصًا جبکہ وقت باقی ہو اور علم غصب کا تھا مگر وقت پڑھنے نماز کے بھول گیا اور نماز پڑھ لی پس ایسی صورت مین نماز اُسکی ظاہرا درست ہی لیکن اعادہ نماز کا احوط ہی اگر وقت باقی ہو۔ اور جاے سجدہ کا پاک ہونا شرط ہی مگر مصلّے کی جگہ کا پاک ہونا شرط نہین ہی پس اگر وہ نجس ہو اور خشک ہو کہ کسی طرح تعدی یعنے سرایت نجاست کی بدن اور کپڑہ تک نہ ہو تو نماز مین ضرر نہین رکھتا۔

باب اٹھائیسوان مکروہات مکان مصلّے مین

(۱) حمام مین نماز پڑھنا جہان حوض گرم پانی کا بنایا جاتا ہی مکروہ ہی اور اُس جگہ کہ جہان کپڑہ اُتارتے ہین اور سطح حمام مین کراہت ثابت نہین مگر علامہ حلی اعلی اللہ مقامہ نے مسلخ مین بھی یعنی جس جگہ کپڑہ اُتارتے ہین حکم کراہت نماز کا تحریر فرمایا ہی۔

(۲) - نماز پڑھنا ایسے مقام پر کہ مصلی کے روبرو قبر ہو مکروہ ہی اگر سیدھے یا بائین یا پشت کی جانب قبرین ہون کوئی ضرر نہین ہی ہان بہتر یہ ہی کہ اس صورت مین بھی نہ پڑھے ہان اگر کوئی چیز حائل ہو مابین مصلی و قبر کے اگرچہ ایک لکڑی ہو جو رکھدی جاوے یا کھڑی کردیجاوے تو کراہت دور ہوجاتی ہی-

(۳) - اُس مکان مین جہان شراب یا اور کوئی چیز نشہ کی رکھی ہوئی ہو-

(۴) - مُصَلّی کے سامنے کسی تصویر کا ہونا خواہ دیوار پر کھچی ہو یا کسی کپڑہ پر ہو یا کاغذ پر ہو یا مجسم یعنی سایہ دار ہو خواہ ذی روح کی ہو مکروہ ہی مگر بعض علما تصویر ذی روح سایہ دار کا ہونا باعث بطلان نماز جانتے ہین-

(۵) اُس جگہ جہان بکری یا گاے یا بھینس یا خچر یا اونٹ یا اسپ واسطے گھانس کھانے یا آرام کرنے کے باندھے جاتے ہون-

(۶) - اُس جگہ کہ جہان روبرو چراغ جلتا ہو یا قندیل روشن ہو یا آگ روشن ہو انگیٹھی وغیرہ مین یا زمین پر جلتی ہوئی آگ ہو اگرچہ شعلہ ورنہ ہو پس چراغ یا قندیل یا آگ کی طرف نماز مکروہ ہی اور اسی طرح اوس مقام مین نماز مکروہ ہی جہان ہمیشہ آگ جلائی جاتی ہو خواہ وہ عبادت گاہ گمراہون کا ہو یا نہ ہو-

(۷) - اُس جگہ کہ جہان مُصَلّی کے موہنہ کی طرف دیوار پائخانہ کی ہو اور اُسکی رطوبت کا اثر دیوار پر یا زمین پر ہو مکروہ ہی-

(۸) - مکانات مجوس و یہود و نصاریٰ کے مکان مین مگر اُنکے عبادت خانون مین مشہور یہ ہے کہ نماز مکروہ نہین ہے-

(۹) - نماز پڑھنا ایسے مقام پر کہ جہان مُصَلّی کے سامنے دروازہ قبلہ کی جانب کھولا ہوا ہو-

(۱۰) - مُصَلّی کے روبرو کوئی چیز لوہے کی مثل ہتھیار وغیرہ کے یا محض لوہا کھلا ہوا رکھا ہو اگر ہتھیار غلاف مین ہو تو قباحت نہین ہی-

(۱۱)۔ جس گھر مین کُتّا ہو مگر سگ معلّم وشکاری معاف ہی۔
(۱۲)۔ مُصلّی کے روبرو قرآن کھولا ہوا رکھا ہو۔ مکروہ ہی۔
(۱۳)۔ ایسی جگہ کہ جہان مُصلّی کے روبرو کوئی انسان ہو یعنی سوتا ہو یا بیٹھا ہو یا کھڑا ہو
(۱۴)۔ لوگون کے آمد ورفت کے راستہ پر نماز پڑھنا مکروہ ہی اور اگر اُن لوگون کے راستہ کے چلنے مین اسکا نماز پڑھنا مانع ہی تو نماز باطل ہی۔
(۱۵)۔ خانۂ کعبہ کے اندر یا اُسکے چھت پر نماز واجبہ مکروہ ہی
(۱۶)۔ ایسے مقام پر کہ جہان مصلی کے حواس پریشان ہو جائین مثل اسکے کہ زمین بہت گرم ہو یا سرد ہو یا اُس گھر مین کہ جہان دھوان بھر گیا ہو۔
(۱۷)۔ زمین شورہ زار پر اور برف پر۔
(۱۸)۔ ایسے مقامات پر کہ جو واسطے روانی آب کے بنائے گئے ہون جسطرح خشک نہر مین
(۱۹)۔ چونٹیون کے رہنے کی جگہ پر نماز مکروہ ہی۔
(۲۰)۔ گھورے پر یعنی جس جگہ نجاست وکثافت ڈالی جاتی ہو۔ اور نزدیک ابو الصلاح رض کے حرام ہی۔
(۲۱) مصلّے کے سامنے کیچڑ یا انبار گندم وجو کا ہو مکروہ ہی۔
(۲۲)۔ ایسے گھر مین کہ جس مین کوئی جنب ہو۔

باب اُنتیسوان ۲۹ شرایط لباس وجسم مُصلّی

(۱)۔ اوّل مُصلّی کے لئے وہ لباس کہ جس سے ستر عورتین کر سکین شرط ہی مرد کی نسبت عورتین سے مراد ذکر و دُبر وبیضتین ہی اور عورت کا تمام جسم ہی اور عورت کے لئے ایسا لباس ہو کہ جس سے تمام جسم اُسکا ستر ہو جاوے شرط ہی۔
(۲)۔ دویم۔ لباس وجسم مصلی کا پاک ہو پس اگر نجس ہی تو نماز باطل ہی مگر بحالت عذر مثلاً ایسا وقت ہو کہ کپڑہ یا جسم کو طاہر کرنے تک نماز کا وقت فوت ہو جائیگا یا جسم کے

طہارت مین خوف مرض کا اُسوقت ہووے تو ایسے وقت مین بلا طہارت کے نماز بجا لائیگا اور بعد اُسکے ازالۂ نجاست کرکے قضا احوط ہی۔

(۳) مسئلہ۔ مثلاً اگر نجاست کا علم اول سے نہ ہو بلکہ بعد نماز کے علم نجاست کا حاصل ہو تو نماز صحیح ہی اگر وقت باقی ہی تو اعادہ کرے علی الاحوط والا قضا واجب نہین۔

(۴) مسئلہ۔ اگر کوئی شخص بعد نماز کے نجاست کو اپنے لباس یا بدن مین دیکھے اور اور شک کرے کہ قبل نماز کے یہ نجاست تھی یا بعد نماز کے حاصل ہوئی ہی تو اس صورت مین نماز اُسکی صحیح ہی اگر وقت باقی ہی تو اعادہ نماز احوط ہی۔

(۵) مسئلہ۔ اگر علم نجاست کا تھا اور بھول گیا اور بعد نماز کے یاد آیا تو اگر وقت باقی ہو تو اعادہ واجب ہی اور اگر وقت باقی نہین ہی تو قضا احوط ہی۔

(۶) مسئلہ۔ اگر اثناے نماز مین نجاست کا علم حاصل ہوا اور یہ جانتا ہی کہ قبل از نماز کے نجاست تھی پس اگر ممکن ہو تو اُس لباس کو دور کرے بدون فعل کثیر کے اور ستر عورت مین کرے دوسرے کپڑہ سے اگر ممکن ہو بدون فعل کثیر کے پس نماز کو تمام کرے اور اگر ممکن نہ ہو تو نماز کو قطع کردے اور بعد ازالۂ نجاست کے نماز کو پڑھے اور اگر یہ نہین جانتا کہ قبل نماز کے نجاست تھی اور نماز مین علم نجاست کا ہو تو اس صورت مین بھی بدون فعل کثیر کے کپڑہ کو پھینکدیوے اور دوسرے کپڑہ سے بغیر فعل کثیر کے ستر کرنا ممکن ہو تو ستر کرکے نماز پڑھے ورنہ قطع کردے اور اگر اثنائے نماز مین علم بہ نجاست ہوا اور وقت تنگ ہے کہ ازالۂ نجاست کرکے پھر مکرر نماز نہین پڑھ سکتا تو اس صورت مین نماز کو اسی طرح سے تمام کردے اور قضا احوط ہی۔

(۷) تیسرے۔ اگر لباس جنب کا نجس ہو اور دوسرا کپڑہ سوائے اُس کے نہ ہو اور نجاست کو بہ سبب پانی نہ ملنے کے دور نہ کرسکے تو تیمم کرکے اُسی لباس مین نماز نہ پڑھے بعد ازان جب پانی ملے کپڑہ کو پاک کرے اور اعادہ و قضا احوط ہی۔

(۸) چوتھے۔ لباس غصبی مین نماز صحیح نہین ہی خواہ غاصب ہو یا غیر غاصب اگر علم غصب کا نہ ہو تو معاف ہوا ور بعد علم غصبیت کے اعادہ نماز احوط ہی۔

(۹) پانچوین۔ لباس حریر خالص یعنی ریشم خالص کا مردون کے لئے پہننا جائز نہین ہی اور اُنکی نماز اُسمین صحیح نہین ہی ہان بضرورت مثل جہاد یا سرما وغیرہ مین اگر پہنے ضرر نہین ہی اور اگر لباس حریر خالص ساتر عورتمین نہ ہو مثل ٹوپی وازار بند کے تو جائز ہی مگر احوط ترک ہی مردون کو حریر سے مطلقاً احتیاط کرنا چاہیے۔ چنانچہ جناب شیخ مفید وابن جنید وابن بابویہ نے مطلقاً جائز نہین جانا ہی خواہ ساتر بھی نہ ہو اور صدوق علیہ الرحمہ نے من لایحضرہ الفقیہ مین روایت کی ہی کہ نماز جائز نہین ہی اُس ازار بند مین کہ جسکا سرا ریشم خالص کا ہو اور رومال ریشمی یا ڈورہ ریشمی کسی تعویذ کا گلے مین یا بازو پر بندھا ہو تو ضرر نہین ہی کہ جو لباس خالص ریشم کا نہ ہو اُسکا پہننا مردونکو جائز ہی خواہ ریشم زیادہ ہو اور مخلوط اُسکا کم ہو یا بالعکس مگر اسقدر ریشم نہ ہو مستہلک سوت سمجھا جاوے اور اُسکو ریشم خالص کہین۔ اور عورتون کے لئے لباس خالص ریشم کا پہننا جائز ہی مگر احتیاط انکے لئے بھی ہی کہ نماز مین خالص ریشم کے لباس سے بنابر احوط اجتناب کرین کیونکہ حدیث مین مطلق نہی وارد ہی۔

حدیث۔ از مدارک۔ محمد ابن عبدالجبار نے روایت کی ہی کہ فرمایا امام ؑ نے کہ نماز جائز نہین ہی حریر محض مین اور دوسری حدیث مین صاف حکم ہی۔

حدیث۔ از مدارک۔ زرارہ نے جناب امام محمد باقر ؑ سے روایت کی ہی کہ حضرت نے منع فرمایا لباس حریر کو مردون اور عورتون کے لئے مگر جبکہ حریر خالص نہ ہو اور مخلوط ہو کسی چیز کے ساتھ۔ اور فرش ریشمی کا اور تکیہ ریشمی استعمال کرنا مضائقہ نہین رکھتا اور سنجاف ریشمی کو کپڑہ مین لگانا صحیح و درست ہی اور بعض علما نے حد اُسکی چار انگشت کی معین کی ہی کہ چار انگشت تک نماز مین جائز ہی بشرطیکہ اسم سنجاف سے

خارج نہ ہو ولیکن احتیاط مطلقاً ترک ہی۔

(۱۰) چھٹے۔ طلائی لباس سے نماز حرام ہی لباس طلائی دو طرحکا ہوتا ہے اول وہ لباس طلائی کہ طلاء خالص سے بنایا گیا ہو مثل تار طلا کے پس ایسے لباس کا استعمال عورتون کو جائز ہی اور نماز مین ہو یا غیر نماز مین اور مردون کو مطلقاً حرام ہی خواہ حالت نماز مین یا غیر نماز مین۔ اور نماز بھی ایسے لباس مین مردون کی صحیح نہین ہی اور اگر طلائے خالص نہ ہو بلکہ آب طلا ہو کہ جیسے کلابتون ہوتا ہی پس اسکا استعمال جائز ہی مگر احوط ترک ہے۔

(۱۱) ساتوین۔ پوست میتہ کا یعنی کھال جانور مردہ کی حلال گوشت ہو یا حرام گوشت ہو نجس ہی اور نماز ناجائز ہی اگرچہ کھال پکائی ہو اور دباغت کی ہوئی ہو۔

(۱۲) آٹھوین۔ پوست غیر ماکول اللحم یعنی حرام گوشت کا مثل شیر وغیرہ کے اگر ذبح کیا جاوے پاک ہی مگر کھال کو پہنکر نماز صحیح نہین ہی۔

(۱۳) نوین۔ جو کھال یا چمڑہ کافر سے خریدا جاوے حکم اُسکا میتہ کا ہی یعنی نجس ہی استعمال اُسکا نماز مین جائز نہین ہی ہان اگر یقین ہو کہ وہ کھال ذبیحہ کی ہی تو کچھ ضرر نہین ہے۔

(۱۴) دسوین۔ وہ پوست کہ جو کسی جگہ پڑا پایا ئے اور اُسمین شک ہو یا اُس شخص مسلم سے لیا ہو کہ وہ اُسکے حال سے آگاہ نہ ہو تو حکم اُسکا بھی میتہ کا ہی۔

(۱۵) گیارھوین۔ ہڈی اور بال درندگی اور ناخن جانور حرام گوشت سے اجتناب لازم ہی اور اگر بال وغیرہ کپڑہ مین لگ گئے ہون تو اُس کپڑہ سے بھی اجتناب چاہیے۔

(۱۶) بارھوین۔ ایسا کپڑہ باریک ہو مثل جالی وغیرہ کے کہ جسمین جسم مصلی کا نمایان ہو پس ایسے کپڑہ مین نماز عورتون کی صحیح نہین ہی اور مردون کے لئے ایسے لباس مین کہ اُسکی عورتین کی جلد نمایان ہو نماز صحیح نہین۔

(۱۷) تیرھوین۔ جوتا کافر کا بنایا ہو نجس ہی بشرطیکہ چمڑہ اسی کے پاس کا ہو

اور خریدنا بھی اُسکا ناجائز ہی اور وہ آب کثیر مین بھی پاک نہین ہو سکتا ہان اگر چمڑہ مسلمان کے پاس کا ہو اور کافر بنا وے اور مس برطوبت کیا ہی تو نجس ہو جاے گا تطہیر اُسکی آب کثیر مین ہو سکتی ہے۔

(۱۸) چودھوین۔ روغن یا عطر وغیرہ کافر سے خریدا جاوے اور علم اُسکی نجاست کا ہو پس نجس ہی اور اگر علم نجاست کا نہ ہو تو پاک ہی۔

(۱۹) پندرھوین۔ انگشتری طلائی یا زنجیر طلائی کا استعمال مردون کو قطعاً حرام ہی اور باعث بطلان نماز ہی البتہ اشرفی یا کوئی شئے طلائی جیب مین رکھی ہو یا کمر سے بندھی ہو تو قباحت نہین ہی عورتون کو طلائی زیور جائز ہی۔

(۲۰) سولھوین۔ عورتون کو وقت نماز کے تمام جسم چھپانا واجب ہی مگر موہنہ جسقدر وضو مین دھوتے ہین اور دونون ہاتھون کو بند دست سے اور دونون پانؤنکو ٹخنہ تک بلکہ باطن قدمین کو احتیاطاً چھپانا چاہیے۔

(۲۱) سترھوین۔ اگر کوئی کپڑہ ساتر نہ ملے اور برہنہ ہو تو بیٹھ کے نماز پڑھنا چاہیے اور رکوع و سجود کو باشارہ بجا لاوے۔

باب تیسوان اُن چیزون کے بیان مین کہ جو نماز مین معاف ہین

(۱)۔ وہ خون جو درہم بغلی سے کپڑہ مین کم ہووے بشرطیکہ وہ خون حیض و استحاضہ و نفاس و نجس العین مثل کافر و سگ و خوک و خون مردہ کے نہ ہو تو نماز مین معاف ہی اور اگر درہم بغلی سے زیادہ ہی تو معاف نہین ہی اور درہم بغلی بقدر پور انگشت کے ہی مگر جسم مین خون مثل کپڑہ کے عفو نہین ہی۔

(۲)۔ ٹوپی یا جراب یا ازار بند نجس ہو اور خشک ہو اور نجاست تعدی نہ کرے معاف ہی بشرطیکہ اپنے محل پر ہو یعنی جس عضو مین اُسکو پہنتے ہین اُسی جگہ ہو نہ اور کسی جگہ۔

(۳)۔ لباس اُس عورت کا بھی معاف ہی کہ جو بچہ کو پرورش کرتی ہو بشرطیکہ وہ نجاست

بچہ کے پیشاب کی ہو اور دوسرا کپڑہ بھی نہ ہو پس ہر روز ایک مرتبہ اُسکو دھوڈالے اگرچہ پھر نجس ہو جاوے مضائقہ نہین ہی مگر احتیاط یہ ہی کہ آخر وقت مین کپڑہ کو پاک کرکے نماز ظہرین کو پڑھے تا کہ بعد اسکے نماز مغربین کی بھی ادا ہو جاوے۔

باب اکتیسوان مستحبات لباس مصلّی معہ کیفیت تحت الحنک

(۱) عمامہ باندھکر نماز پڑھنا مستحب ہی چنانچہ حدیث ہی کہ عمامہ باندھکر نماز چار نمازون کے برابر ہی

(۲) مستحب ہی کہ عمامہ مین تحت الحنک ہو اسواسطے کہ حدیث ہی کہ فرمایا جناب امام جعفر صادقؑ نے کہ جو کوئی عمامہ باندھے اور تحت الحنک نرکھے پس اگر بلا ہو پہنچے تو ملامت نہ کرے مگر اپنے نفس کو اور اسی حدیث سے جناب صدوق علیہ الرحمہ نے حکم کیا ہی کہ عمامہ مین تحت الحنک واجب ہی بلکہ غیر نماز مین بھی ثابت ہی خصوصًا سفر کے لئے چنانچہ حدیث ہی فرمایا جناب امام جعفر صادقؑ نے کہ مین ضامن ہون اُس شخص کا کہ وہ سلامت واپس آئیگا۔

(۳) حدیث۔ فرمایا جناب امامؑ نے کہ جو شخص تحت الحنک کا عمامہ باندھکر حاجت کے لیے جاوے تو مجکو تعجب ہی کہ کیونکر حاجت روا نہ ہووے۔

(۴) کیفیت تحت الحنک۔ بسبب اختلاف فہم اخبار کے اقوال علما مین اختلاف ہی بعض سے ظاہر ہوتا ہی کہ مستحب ہی کہ ایک طرف عمامہ کے واسطے قرار دین اور دوسری طرف یعنی دوسرے سرے کو ٹھڈی کے نیچے سے باہر نکالین اور عمامہ کے واسطے دوسری طرف داخل کرین مثل ڈھاٹھے کے یا یہ کہ کاندھے پر مقابل مین ڈالین اور بعض اقوال سے ظاہر ہوتا ہی کہ جس سرے کو یعنی کونہ کو باہر نکالا ہو ٹھڈی کے نیچے سے قریب حلق کے لاکر سینہ پر لٹکا دین اور بعض حدیثون سے ظاہر ہوتا ہی کہ عمامہ کے دو کونے یعنی دونون سرے نکالین ایک چھوٹا کہ اُسکو پشت کی جانب لٹکا دین دوسرا اُس سے بڑا کہ اُسکو سینہ پر لٹکا دین پس بظاہر یہ ہی کہ اقوال مذکورین سے جسپر عمل کیا جاوے داخل تحت الحنک ہو کر سنت ادا ہو جاویگی۔

(۵) مستحب ہی کہ نماز مین عمدہ اور پاکیزہ کپڑہ پہنے جیسا کہ آیہ خذوا زینتکم عند کل مسجد کی

تفسیر پاکیزہ کپڑہ۔کی لباس مین ہوئی ہی اور احادیث بھی خاص اس باب مین ہین چنانچہ حدیث ہی کہ فرمایا جناب رسولخدا ﷺ نے کہ خدائے تعالی جمیل ہی اور دوست رکھتا ہی اسکو کہ واسطے اُسکے زینت کی جاوے۔

(۶)۔نماز مین لباس سفید پہننا مستحب ہی اسواسطے کہ حدیث ہی کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ لباس سفید پہنو اس سبب سے کہ وہ پاکیزہ ہوتا ہی اور اُسی مین اپنے اموات کو کفن دو پس لباس سفید پہننا اور لباس سفید مین کفن دینا مستحب ہی۔

(۷)۔وقت نماز کے عطر لگانا مستحب ہی حدیث ہی کہ ایک نماز ساتھ خوشبو کے ستر نمازون کے برابر ہی کہ جو بغیر خوشبو کے ادا کی ہون اور مبالغہ بھی استعمال عطر مین مجبوب ہی کہ جناب امام جعفر صادق ؑ کے جائے سجدہ خوشبو سے شناخت کیجاتی تھی۔

(۸)۔نعلین عربی مین نماز مستحب ہی۔

(۹)۔ردا کے ساتھ نماز مستحب ہی خصوصاً امام کو اور کیفیت ردا کی یہ ہی کہ ایک کپڑہ مثل دوپٹہ وغیرہ کے اپنے کاندھے پر ڈالے اور اُسکے دونون آنچل جمع کرکے سیدھے کاندھے پر ڈالے اور دونون آنچل یعنے سرے لٹکے ہوئے ہون بہتر ہی پس بنابر اسکے ردا کی جگہ عبا و جبّہ کافی ہین۔

(۱۰)۔مستحب ہی عورت کے لئے دونون قدمون کا چھپانا۔

(۱۱)۔کنیز کو نماز مین سر کا چھپانا مستحب ہی۔

(۱۲)۔مستحب ہے مردون کو نماز مین ناف سے زانو تک چھپانا بلکہ تمام بدن کا چھپانا۔

(۱۳)۔مستحب ہی پائجامہ پہنکر نماز پڑھنا حدیث ہی کہ پائجامہ پہنکر نماز چار نمازون کے برابر ہی جو بغیر پائجامہ کے پڑھی ہون۔چنانچہ جناب شہید علیہ الرحمہ نے کتاب ذکری اور نیز صدوق علیہ الرحمہ نے بھی حدیث مذکور کو تحریر فرمایا ہی۔

باب بتیسوان ۳۲ مکروہات لباس مصلی مین

(۱)۔ مکروہ ہی مردون کو سیاہ لباس مین نماز کا پڑھنا اور یہی حکم سُرخ و زرد رنگ کے کپڑہ کا ہی بلکہ جو کپڑہ شوخ رنگ ہو اُس مین نماز مکروہ ہی اور تین کپڑون کے رنگین ہونے مین کراہت نہین ہی۔ اوّل عمامہ۔ دوّم موزہ۔ سوّم ردا یعنی عبا اور مراد استثناء سے رفع کراہت نہ ثبوت استحباب بلکہ بہتر یہ ہوگا کہ عمامہ سفید اور عبائے سفید سے نماز پڑھے۔

(۲)۔ مردون کو ایک باریک کپڑہ مین نماز پڑھنا مکروہ ہی کہ جو عورتین کے رنگ کو چھپاوے اور حجم کو نہ چھپاوے۔

(۳)۔ مکروہ ہی عورتون کو جامۂ واحد مین نماز پڑھنا ہر چند کہ موٹا کپڑہ ہو۔

(۴)۔ ایسا کپڑہ پہنکر نماز پڑھنا مکروہ ہی کہ جس مین تصویر ذی روح کی بنائی گئی ہو مثل چھینٹ وغیرہ کے کہ اگر اُسپر بذریعۂ چھاپہ وغیرہ کے تصویر ذی روح کی بنائی گئی ہو پس اُس سے نماز مکروہ ہی اور اگر غیر ذی روح کی ہو تو مکروہ نہین ہی۔

(۵)۔ پیراہن پر لنگی باندھ کر نماز پڑھنا مکروہ ہی۔

(۶)۔ ایسے شخص کے لباس سے نماز پڑھنا کہ جو نجاست سے پرہیز نکرتا ہو مکروہ ہی۔

(۷)۔ مکروہ ایسے لباس سے نماز پڑھنا کہ جو بہت تنگ اور بدن سے ملا ہوا ہو۔

(۸)۔ مکروہ ہے ایسے لباس مین نماز کہ جس کی نجاست نماز مین عفو ہے مثل ٹوپی و ازار بند وغیرہ کے۔

(۹)۔ مکروہ ہی نماز کا ادا کرنا اُس حالت مین کہ انگشتری لوہے کی ہاتھ مین ہو یا اور کوئی چیز لوہے کی کھولی ہوئی مثل زنجیر یا چھری یا خنجر یا تلوار وغیرہ کے یا خاص لوہا کھولا ہوا رکھا ہوا ہو اور اگر غلاف مین ہو یا غلاف مین کمر سے بندھا ہوا ہو تو ضرر نہین ہی مگر انگشتری مین کراہت زیادہ ہی۔

(۱۰)۔ مکروہ ہی اُس انگشتری کو پہنکر نماز پڑھنا کہ جسمین حیوانات ذی روح کی تصویر ہو۔

(۱۱)۔ نماز پڑھنا ایسا روپیہ پیسا لیکر کہ جسمین تصویر ہو خواہ تصویر بُت کی ہو یا کسی اور کی اگر جیب وغیرہ مین رکھا ہوا ہو تو کراہت نہین ہی۔

(۱۲)۔ خضاب لگا کر نماز پڑھنا یعنی قبل دھو ڈالنے خضاب کے۔

(۱۳)۔ مکروہ ہی نماز پڑھنے کی حالت مین ہاتون کو لباس مین داخل کرنا خواہ پیرہن کے نیچے ہو خواہ قبا کے نیچے ہو۔

(۱۴)۔ مکروہ ہی نماز پڑھنا عورتون کو اُس حالت مین کہ پاؤن مین زیور کی کوئی چیز جو آواز دیتی ہو مثل گھونگرو وغیرہ کے پہنکر۔

(۱۵)۔ مکروہ ہی عورتون کو بغیر گردن بند کے نماز پڑھنا۔

(۱۶)۔ مردون کو مونہہ باندھ کر نماز پڑھنا جبکہ مانع قرات نہ ہو اور اگر مانع قرارت ہو تو حرام ہوگا۔

(۱۷)۔ ایسی چیز پہنکر نماز پڑھنا کہ جو پاؤن کے اوپر ٹخنہ کو نہ چھپا وے اور قدم کے گٹہ کے نیچے تک ہو مکروہ ہی بعض کے نزدیک احوط ترک ہی۔

باب تینتیسوان کیفیت وشناخت قبلہ مین

(۱)۔ قبلہ رخ یعنی کعبہ کی جانب نماز پڑھنا واجب ہی پس اگر پشت بقبلہ ہو نماز باطل ہی اور قضا اُسکی لازم ہی۔

(۲)۔ محراب مساجد سے قبلہ کی شناخت ہوتی ہی بشرطیکہ یقین اُسکے خلاف بنا ہونے کا نہ ہو اور قبور مسلمانان سے بھی شناخت قبلہ کی ہوتی ہے بشرطیکہ علم خلاف قبلہ کا نہ ہو۔

(۳)۔ اگر کوئی شخص صحرا مین ہو اور قبلہ کی شناخت نہ ہو سکے تو ہر چہار جانب نماز پڑھنا چاہیے بشرطیکہ وقت وسیع ہو اور اگر وقت وسیع نہ ہو تو جسقدر وسعت رکھتا ہو اُس سمت مین پڑھے اور اگر کسی ایک سمت پر گمان قبلہ کا ہو تو اُسی سمت پڑھے اور

اور اگر بعد نماز کے تھوڑا انحراف ثابت ہو تو تھوڑا انحراف یمین و یسار ضرر نہین رکھتا اور اگر پشت بقبلہ پڑھنے کا علم ہو جاوے تو نماز کا اعادہ کرے۔

باب چونتیسوان فضائل بناء مساجد و عقاب ویرانی مساجد مین

(۱) مسجد کا بنانا مستحب ہی اگرچہ چھوٹی ہو اور کمتر یہ ہی کہ سنگریزہ وغیرہ چنکر زمین کا ہموار کر دینا اگرچہ صحرا مین ہو اور عمارت بنانا بھی مستحب ہی۔

(۲) **حدیث**۔ از وسائل الشیعہ۔ ابی عبیدہ حذاء نے روایت کی ہی کہ سُنا مین نے جناب امام جعفر صادق ع سے کہ فرماتے تھے کہ جو شخص مسجد بنا کرے اللہ تعالیٰ اُسکے لئے بہشت مین گھر بناتا ہی ابو عبیدہ نے کہا کہ مکہ معظمہ کے راستہ مین جناب امام جعفر صادق ع سے ملاقات ہوئی مین نے سنگریزون کو بقصد مسجد کے درست کیا پس مین نے عرض کیا کہ فدا ہون آپ پر سے امید کرتا ہون کہ یہ آپ کے اُس ارشاد مین داخل ہی حضرت نے فرمایا ہان۔

(۳) **حدیث**۔ ایضاً ابو عبیدہ حذاء نے امام محمد باقر ع سے روایت کی ہی کہ فرمایا جو شخص مسجد بنا کرے مثل جائے مرغ کے اللہ تعالیٰ اُسکے لئے بہشت مین گھر بنا کرتا ہی۔

من مؤلف۔ کنایہ ہی مسجد کے چھوٹے ہونے سے یعنے چاہے اسقدر چھوٹی ہو کہ ایک آدمی نماز پڑھ سکے۔ ابو عبیدہ نے کہا کہ مابین مکہ و مدینہ کے بغرض مسجد مین پتھرون کو رکھ رہا تھا کہ جناب امام محمد باقر ع کا گذر ہوا مین نے کہا کہ یہ آپ کے اُس ارشاد مین داخل ہی فرمایا حضرت نے ہان۔

(۴) **حدیث**۔ ایضاً ہاشم ہلال نے کہا کہ مین اور ابو الصّلاح بخدمت جناب امام جعفر صادق ع حاضر ہوئے پس ابو الصلاح نے حضرت سے کہا کہ کیا ارشاد ہی آپکا درباوان مساجد کے کہ جنکو حجاج نے راہ مکہ مین بنا کیا ہی حضرت نے فرمایا بشارت ہو کہ یہ فضل مساجد مین جو شخص بنا کرے مسجد کو مثل جائے مرغ کے اللہ تعالیٰ بنا کرتا ہی اُسکے لئے گھر بہشت مین۔

(۵) **حدیث**۔ ایضاً سکونی نے روایت کی ہی کہ فرمایا جناب امام جعفر صادق ع نے

کہ اللہ تعالیٰ نے اہل زمین عذاب نازل کرنیکا ارادہ کیا فرمایا کہ اگر نہ ہوتے وہ لوگ جو مجکو دوست رکھتے ہین اور تعمیر میری مساجد کی اور استغفار کرتے ہین ہر آیئنہ ہین عذاب کو نازل کرتا۔

(۶) حدیث۔ از عقاب الاعمال جناب شیخ صدوق علیہ الرحمہ فرمایا جناب رسولخدا نے کہ جو شخص مسجد بنا کرے دنیا مین اللہ تعالیٰ عطا کرتا ہی اُسکو بالعوض ہر بالشت مین یا ایک ہاتھ زمین مسجد کے ایک شہر سونے اور چاندی اور دُر و یاقوت و زبرجد و مروارید کا کہ جسکی مسافت چالیس ہزار برس کی ہوگی۔

عقاب ویرانی مساجد۔ جو شخص مسجد کو ویران کرے یا اُسمین ذکر خدا کرنے سے کسی کو منع کرے پس وہ شخص اہل جہنم سے ہی چنانچہ خدائے تعالیٰ سورۂ بقر مین مابین رکوع ۱۳ و ۱۴ کے فرماتا ہی وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ تا عَذَابٌ عَظِيمٌ یعنے اور کون ہی زیادہ اُس شخص سے کہ منع کرے اللہ کی مسجدون کو یہ کہ ذکر کیا جائے اُن مین نام اُسکا (یعنے خدا کا) اور کوشش کرے اسکے ویران کرنیکی یہ لوگ نہین ہی واسطے انکے یہ کہ داخل ہون اُسمین مگر ڈرنے والے واسطے انکے دنیا مین رسوائی ہی اور واسطے اُنکے آخرت مین عذاب ہی بڑا (یعنے عذاب دوزخ)

باب پینتیسوان[۳۵] فضائل مسجد مین

(۱) حدیث۔ از عقاب الاعمال فرمایا جناب رسولخدا نے کہ جو شخص چلے کسی مسجد کی طرف مساجد خدا سے اُسکے لئے ہر قدم پر کہ جو اُٹھائیگا اور رکھیگا یہانتک کہ واپس ہووے اپنے گھر مین خدا تعالیٰ دس حسنہ اُسکو عطا فرمائیگا اور محو کریگا دس گناہ اور بلند کریگا دس درجہ۔

(۲) حدیث از وسائل الشیعہ علی ابن حکم نے روایت کی ہی کہ فرمایا جناب امام جعفر صادق ع نے کہ جو شخص مسجد کی طرف نہ رکھیگا پانون کسی تر و خشک پر مگر یہ کہ تسبیح کریگی اُس کے لئے ہر جگہ قدم کے ساتوین طبقہ تک۔

(۳) حدیث۔ از جمال الصالحین فرمایا جناب ائمہ ع نے کہ جو کوئی مسجد کو جاوے پس جو قدم رکھے ہر جگہ اُسکے قدم کی زمین ہفتم تک تسبیح کرتی ہی اور جو کوئی اپنے

گھر سے طہارت کرکے مسجد مین جاوے گناہون سے پاک ہوجاتا ہی اور ایسا ہی گویا اُس نے زیارت خدا کی کی اور خدا پر حق ہی کہ اکرام اُسکا کرے۔

(۴) ایضاً مروی ہی کہ بہترین اہل مساجد وہ ہین کہ سب سے اول داخل ہون اور سب سے پیچھے باہر آوین۔

(۵) حدیث۔ از وسائل الشیعہ۔ طلحہ بن زید نے روایت کی ہی جناب امام جعفر صادقؑ سے اور اُنھون نے اپنے پدر بزرگوار سے اور اُنھون نے جناب امیرؑ سے کہ فرمایا جناب امیرؑ نے کہ نہین ہی نماز اُس شخص کی کہ جو ہمسایہ مسجد سے ہو اور نماز ہائے یومیہ کے لئے مسجد مین حاضر نہ ہو۔

(۶) حدیث۔ ایضاً محمد ابن الحسن نے کہا کہ فرمایا جناب رسولخداؐ نے کہ نہین ہی نماز ہمسایہ کے لئے مگر مسجد مین۔

من مؤلف۔ یعنی نماز کامل نہین ہی۔

(۷) حدیث۔ از مقنعہ فرمایا کہ توریت مین لکھا ہوا ہی کہ گھر میرے زمین مساجد ہین پس خوشا حال اُس شخص کا جو طہارت کرے اپنے گھر مین بعد اُسکے میری زیارت کرے میرے گھر مین اور حق ہی صاحب خانہ پر کہ اکرام کرے آنے والے کا۔

(۸) حدیث۔ از جمال الصالحین فرمایا جناب ائمہؑ نے کہ جو کوئی آواز اذان سنکر بغیر ادائے نماز کے باہر چلا جاوے منافق ہی مگر یہ کہ ارادہ پڑھنے کا رکھتا ہو اور بہترین مساجد واسطے عورتون کے مکان اُن کے ہین۔

من مؤلف۔ پس عورتون کو گھر مین نماز کا ادا کرنا چاہیے۔

(۹) حدیث۔ ارشاد دیلمی مین حدیث ہی کہ فرمایا جناب امیرؑ نے کہ بیٹھنا جامع مسجد مین بہتر ہی میرے لئے بہشت مین بیٹھنے سے کیونکہ بہشت مین بیٹھنے سے میرے نفس کی خوشی ہی اور مسجد مین بیٹھنے سے خدا کی خوشی ہی۔

(۱۰) حدیث۔ از وسائل الشیعہ۔ حدیث فرمایا جناب امام جعفر صادقؑ نے کہ مساجد نے

شکایت کی خدائے تعالیٰ سے اُن لوگون کی کہ جو ہمسایہ مسجد سے تھے اور مسجد مین حاضر نہین ہوتے تھے پس وحی کی اللہ تعالیٰ نے طرف مساجد کے کہ قسم ہی مجکو اپنے عزت وجلال کی کہ مین اُنکی ایک نماز کو بھی قبول نکرونگا اور اُنکی عدالت کو لوگون پر ظاہر نہ کرونگا (یعنے لوگ اُنکو عادل نہ سمجھین گے) اور اپنی رحمت کو اُنکے ساتھ شامل نہ کرونگا اور بہشت مین اپنے ہمسایہ مین قرار نہ دونگا۔

(۱۱) حدیث۔ کلمۂ طیبہ فرمایا جناب امام جعفر صادق عؑ نے کہ نماز ادا کرو تم مساجد اور جائے مختلفہ مین اسواسطے کہ جس جگہ نماز ادا کی ہوگی وہ جگہ گواہی دیتی ہی واسطے نماز گذار کے بروز قیامت۔

(۱۲) حدیث۔ ایضاً جو شخص صبح کے وقت مسجد مین جاوے اور ارادہ اُسکا کسی امر خیر کے سیکھنے یا سکھلانیکا ہو اُس شخص کے لئے خدائے تعالیٰ ایک عمرۂ مقبول کا ثواب عطا فرماتا ہی اور جو شخص شام کے وقت مسجد مین اُسی قصد سے جاوے تو خدا تعالیٰ اُسکو ثواب حج مقبولہ کا عطا فرماتا ہی۔

(۱۳) حدیث۔ از وسائل الشیعہ فضل عبد الملک نے روایت کی ہی کہ فرمایا جناب امام جعفر صادق عؑ نے کہ جو شخص مسجد مین آوے واپس نہین جاتا مگر یہ کہ ان خصلتون مین سے ایک خصلت اُسکو حاصل ہوتی ہی یا جو دعا طلب بہشت کی اُسنے طلب کی مستجاب ہوگی یا جو دعا رد بلا کے لیئے کی ہی وہ قبول ہوگی یا یہ کہ اُسکو کسی سے فائدہ پہونچیگا۔

(۱۴) حدیث۔ از کلمۂ طیبہ۔ شیخ شہید ثانی علیہ الرحمہ نے روایت کی ہی کہ فرمایا جناب ائمہ عؑ نے کہ نماز مسجد جامع مین پیچھے عالم کے مقابل ہی سو ہزار رکعت کے اور غیر مسجد مین پیچھے عالم کے برابر ہی ہزار رکعت کے۔

(۱۵) حدیث۔ از ثواب الاعمال جناب شیخ صدوق علیہ الرحمہ فرمایا جناب ائمہ عؑ نے کہ ایک نماز مسجد الحرام مین برابر ہی ایک لاکھ نماز کے اور مسجد نبیؐ صلوات اللہ علیہ مین ایک

نماز برابر ہی دس ہزار نماز کے اور ایک نماز مسجد کوفہ مین برابر ہی ایک ہزار نماز کے اور
بیت المقدس مین ایک نماز برابر ہی ایک ہزار نماز کے اور ایک نماز مسجد جامع مین برابر ہی
ایک سَو نماز کے اور ایک نماز مسجد محلہ مین برابر پچیس نماز کے اور ایک نماز مسجد بازار مین
برابر ہی بارہ نمازون کے اور گھر مین ایک ہی نماز کا ثواب حاصل ہوگا اس حدیث کو
جناب کفعمی علیہ الرحمہ نے مصباح مین بھی تحریر فرمایا ہی۔

(۱۶) حدیث۔ از عدۃ۔ جناب علامہ ابن فہد علیہ الرحمہ فرمایا جناب رسولخدا
نے کہ جسوقت وضو کرکے مسجد کو جاوے اور یہ دعا پڑھے بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِي خَلَقَنِي فَهُوَ
يَهْدِينِ وَالَّذِي يُطْعِمُنِي وَيَسْقِينِ وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِينِ وَالَّذِي
يُمِيتُنِي ثُمَّ يُحْيِينِ وَالَّذِي هُوَ أَطْمَعُ أَنْ يَغْفِرَ لِي خَطِيئَتِي يَوْمَ الدِّينِ
رَبِّ هَبْ لِي حُكْمًا وَأَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِينَ وَاجْعَلْ لِي لِسَانَ صِدْقٍ
فِي الْآخِرِينَ وَاجْعَلْنِي مِنْ وَرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيمِ وَاغْفِرْ لِأَبِي خلاصہ یہ کہ
خدائے تعالیٰ اُس شخص کو ایمان کی ہدایت فرماوے۔ اور اطعمہ واشربہ بہشت سے
سیر فرماوے اور پڑھنا اس دعا کا کفارہ اُسکے گناہونکا ہووے اور خدائے تعالیٰ موت
اُسکی مثل موت شہدا کے فرماوے اور حیات اُسکی مثل حیات نیکون کے گذرانے اور سب
گناہ اُسکے بخشدیوے اگرچہ کف دریا سے زیادہ ہون اور علم اُسکو عطا فرماوے اور اُسکو صادقین
مین لکھے اور اُسکو مکان جنت نعیم مین عطا فرماوے اور جمیع گناہ اُسکے پدر و مادر کے بخشدیوے۔

(۱۷) حدیث ہی کہ راہ مسجد مین لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ بہت کہے۔

(۱۸)۔ وقت داخل ہونے مسجد کے کفش نجس نہ ہووین جناب کفعمی علیہ الرحمہ تحریر
فرماتے ہین کہ مسجد مین داخل ہوتے وقت پائے راست کو اول مسجد مین رکھے اور
یہ دعا پڑھے بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَمِنَ اللّٰهِ وَإِلَى اللّٰهِ وَخَيْرُ الْأَسْمَاءِ كُلِّهَا
لِلّٰهِ وَتَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ

وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَتَوْبَتِكَ وَاَغْلِقْ عَنِّيْ اَبْوَابَ مَعْصِيَتِكَ وَاجْعَلْنِيْ مِنْ زُوَّارِ وَعُمَّارِ مَسَاجِدِكَ وَمِمَّنْ يُنَاجِيْكَ فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمِنَ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلٰوتِهِمْ خَاشِعُوْنَ ۝ وَادْحَرْ عَنِّي الشَّيْطَانَ الرَّجِيْمَ وَجُنُوْدَ اِبْلِيْسَ اَجْمَعِيْنَ ۝۔

(۱۹) حدیث ہی کہ وقت داخل ہونے مسجد کے یہ کہے اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۝ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ۝ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ ثواب اسکا برابر ہی ایک حج مقبول کے۔

(۲۰) کفعمی علیہ الرحمہ مصباح مین تحریر فرمایا ہی کہ شہید رحمہ نے بیانہ مین لکھا ہے کہ وقت دخول مسجد کے پانچ آیہ آخر سورہ آل عمران یعنے اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ تا آخر سورہ اور آیہ سخرہ یعنے اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ تا قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ اور آیۃ الکرسی اور معوذتین پڑھے اور حمد باریتعالیٰ بجالاوے وصلوٰۃ محمدؐ وآل محمدؐ وجمیع انبیا ورسل وملائکہ پر بھیجے پس اس طرح کہے وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالصَّلٰوةُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَعَلٰى اَنْبِيَائِهٖ وَمَلَائِكَتِهٖ وَرُسُلِهٖ۔

(۲۱) حدیث ہی کہ اگر مسجد مین بیٹھنے کا ارادہ ہو تو مسجد مین بے طہارت داخل نہ ہووے اور شعر پڑھنا نہ چاہیئے اور مسجد مین تھوکنا بھی خطا مین داخل ہی اور کفارہ اسکا یہ ہی کہ دفن کردے۔

(۲۲)۔ جمال الصالحین مین حدیث ہی کہ جو شخص بسبب تعظیم مسجد کے آب دہن ودماغ کو نہ گرادے۔ خداے تعالیٰ واسطے اُسکے حسنہ ثبت فرماتا ہی اور گناہ محو فرماتا ہے اور قوت بدن کی زیادہ کرتا ہی اور کسی عارضہ مین مبتلا نہ کرے

گریہ کہ زائل ہووے اور قیامت کے دن خوشحال وخندان ہووے۔

(۲۳)۔ جمال الصالحین مین ہی کہ مسجد مین لغو گفتگو یا دنیاوی باتین نہ کرے اس سبب سے کہ مسجد جاے عبادت ہی اور مسجد مین تجارت وغیرہ نہ کرے۔

(۲۴) ایضاً حدیث ہی کہ جو شخص مسجد مین ایک چراغ جلاوے جب تک کہ وہ چراغ روشن رہے حاملان عرش وملائکہ واسطے اُسکے استغفار کرتے ہین اور جو کوئی مسجد مین جھاڑو دیوے ثواب اُسکا خدائے تعالیٰ مثل بندہ آزاد کرنے کے عطا فرماتا ہی اور جو کوئی روز پنجشنبہ اور شب جمعہ مین مسجد مین جھاڑو دیوے اگرچہ بقدر سرمہ کے خاک نکلے خدائے تعالیٰ جمیع گناہ اُسکے بخشدیتا ہی۔

(۲۵)۔ کفعمی علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہین کہ جسوقت مسجد سے باہر آوے تو پاے چپ کو اوّل رکھکر بِسْمِ اللّٰہِ کہے اور اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ کہے اور اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ فَضْلِكَ۔

(۲۶) مروی ہی کہ وقت باہر آنے مسجد کے اس دعا کو پڑھے اَللّٰھُمَّ دَعَوْتَنِیْ فَاَجَبْتُ دَعْوَتَكَ وَصَلَّیْتُ مَكْتُوْبَتَكَ وَانْتَشَرْتُ فِیْ اَرْضِكَ كَمَا اَمَرْتَنِیْ فَاَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَمَلَ بِطَاعَتِكَ وَاجْتِنَابَ سَخَطِكَ وَالْكَفَافَ مِنَ الرِّزْقِ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ٥۔

باب ۳۶ چھتیسوان فضائل اذان و اقامت مین

(۱)۔ جمال الصالحین مین حدیث ہی کہ فرمایا جناب امام جعفر صادق عؑ نے جو کوئی وقت شروع کرنے فریضہ کے اوّل اذان واقامت کہے تو پیچھے اُسکے دو صفین ملائکہ کی نماز پڑھتی ہین کہ اقل اُس صف کا مشرق سے مغرب تک ہی اور کثرت اُسکی مابین زمین و آسمان ہی پس سفر مین ہو یا حضر اذان واقامت کا کہنا قبل نماز فریضہ کے مستحب ہی۔

(۲) حدیث۔ ایضاً فرمایا جناب ائمہ عؑ نے جو شخص بغیر اُجرت کے اور بغیر ریا کے

محض برضائے خدا اذان کہے تو خدائے تعالی بروز قیامت اُسکو مشک کے ٹیلے پر بٹھلاویگا اور مابین اذان واقامت کے ثواب اُس شہید کا خدائتعالی عطافرماتاہی کہ جو راہ خدا مین شہید ہو کر اپنے خون مین لوٹا ہو۔

(۳) حدیث۔ فرمایا جناب ائمہ ؑ نے کہ ایک شخص نے جناب رسالتمآب سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ لوگ اذان مین ہمیشہ سستی کرتے ہین فرمایا کہ ایک زمانہ ایسا آئیگا کہ اذان آزروے تکبّر خود نہ کہین گے بلکہ ضعیفون پر منحصر رکھین گے۔

(۴) حدیث۔ ایضًا ایک شخص نے جناب امام رضاؑ سے عرض کیا کہ مین بیمار و پریشان رہتا ہون اور میرے اولاد نہین ہوتی حضرت نے فرمایا کہ اپنے مکان مین اذان کہو راوی کہتا ہی کہ مین نے ایسا ہی کیا بیماری زایل ہوئی اور اولاد بہت ہوئی

باب سینتیسواں اذان واقامت مین

(۱) حدیث۔ از کافی فرمایا امام ؑ نے کہ قبل نماز کے اس دعا کو پڑھے پس روبقبلہ ہو کر قبل اذان کے دونون ہاتھ اُٹھا کر کہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُقَدِّمُ مُحَمَّدًا نَبِیَّکَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ بَیْنَ یَدَیْ حَاجَتِیْ وَاَتَوَجَّہُ بِہٖ فِیْ طَلِبَتِیْ فَاجْعَلْنِیْ بِہٖ وَجِیْھًا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ ط وَمِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ صَلٰوتِیْ بِھِمْ مُتَقَبَّلَۃً وَذَنْبِیْ بِھِمْ مَغْفُوْرَۃً وَدُعَائِیْ بِھِمْ مُسْتَجَابًا یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ٥ اور بعد اقامت کے بھی اس دعا کو پڑھے بہتر ہی۔

(۲) مستحب ہی اذان کو کھڑے ہو کر روبقبلہ بآواز بلند کہنا اذان یہ ہی اول چار مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ بعد ازان دو مرتبہ اَشْھَدُ اَنْ لَّاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پھر دو مرتبہ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ پھر ایک مرتبہ اَشْھَدُ اَنَّ عَلِیًّا وَّلِیُّ اللّٰہِ کہے یہ فقرہ داخل اذان نہین ہی مگر زینت اذان ہی اور مستحب ہی کیونکہ حدیث مین ہی کہ فرمایا جناب رسالتمآب صلعم نے کہ جبکہ شہادت میری رسالت کی دیجاوے تو شہادت ولایت

جناب امیرؑ کی بھی دیجاوے پس بنابراس حدیث کے شہادت ولایت جناب امیرؑ کی ایک
مرتبہ کہنا کافی ہی اور مستحب ادا ہو جاتا ہی اور دو مرتبہ کہنے مین توہم ہوتا ہی جزء اذان کا جسطرح
اور فقرات دو دو مرتبہ ہین یہ بھی فقرہ اُنھین مین سمجھا جاویگا اور اگر استحباباً دو مرتبہ کہے
توبھی کوئی مضائقہ نہین ہی پھر دو مرتبہ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ پھر دو مرتبہ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ
پھر دو مرتبہ حَيَّ عَلٰى خَيْرِ الْعَمَلِ پھر دو مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ پھر دو مرتبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
پس اذان تمام ہوئی اذان مین اٹھارہ فقرات ہین فقرہ اَشْهَدُ اَنَّ عَلِيًّا
وَلِيُّ اللّٰهِ داخل اذان نہین ہی۔

(۳) مستحب ہی کہ مابین اذان واقامت کے فاصلہ ایک جلسہ کا دیوے یعنے بیٹھنے کا دیوے

(اول) حدیث۔ از وسائل الشیعہ۔ فرمایا جناب رسولخداؐ نے کہ مؤذن کے لئے
درمیان اذان واقامت کے بیٹھنا ثواب مثل اُس شہید کے ہی کہ جو راہ خدا مین اپنے خون مین لوٹتا ہو

(دویم) حدیث۔ ایضاً۔ اسحاق جُریری نے جناب امام جعفر صادقؑ سے روایت
کی ہی کہ فرمایا حضرت نے کہ جو شخص بیٹھے مابین اذان اور اقامت مغرب کے تو ثواب اُسکا
مثل اُس شخص کے ہی کہ جو راہ خدا مین شہید ہو کر اپنے خون مین لوٹتا ہو۔

(سویم) حدیث۔ ایضاً زریق نے روایت کی ہی امام جعفر صادقؑ سے کہ فرمایا
حضرت نے کہ بیٹھنا مابین اذان واقامت کے نماز صبح و نماز مغرب و نماز عشا مین سنت ہی
اور مابین اذان واقامت نماز ظہر و عصر کے سُنت ہی نافلہ کا پڑھنا اور مستحب ہی درمیان
اذان واقامت کے دعا کا پڑھنا۔

(چہارم) حدیث۔ ایضاً محمد ابن یقطین نے حدیث مرفوع مین روایت کی ہی
کہ فرمایا جناب ائمہؑ نے کہ جبکہ اذان سے فارغ ہو بیٹھے اور یہ کہے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ قَلْبِيْ
بَارًّا وَرِزْقِيْ دَارًّا وَاجْعَلْ لِيْ عِنْدَ قَبْرِ نَبِيِّكَ قَرَارًا وَّمُسْتَقَرًّا۔

من مؤلف۔ اختیار ہی کہ مابین اذان واقامت کے دعائے مذکور کو بیٹھ کر پڑھے

یاسجدہ کرے اور سجدہ مین کہے پس اگر نماز ظہر کی ہی تو مابین اذان واقامت ظہر کے فاصلہ دو رکعت نافلہ ظہر کا دے اور اگر نماز عصر کی ہی تو مابین اذان واقامت عصر کے بھی دو رکعت نافلہ عصر کا فاصلہ دے اور اگر نماز مغرب کی ہی تو مابین اذان واقامت مغرب کے بیٹھ جاوے یا سجدہ مین جاکر دعا پڑھے اور اسی طرح مابین اذان واقامت عشا کے بیٹھنا سُنت ہی۔ پس اذان کی تحمید یا تسبیح خداے تعالیٰ کی کرے یعنی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ یا سُبْحَانَ اللّٰہِ کہے جناب کفعمی علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہین کہ بعد اذان کے سجدہ کرے اور کہے لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ رَبِّيْ سَجَدْتُ لَكَ خَاشِعًا خَاضِعًا ذَلِيْلًا فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَتُبْ عَلَيَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ٥ حدیث مین آیا ہی کہ جو کوئی اس دعا کو پڑھے خداے تعالیٰ جمیع گناہ اُسکے بخشدے اور یہ دعا بھی مابین اذان واقامت کے وارد ہی کہ جس دعا کا ذکر حدیث نمبر چہارم مین ہی وہ دعا باضافہ چند فقرات کے اسطرح ہی۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ قَلْبِيْ بَارًّا وَعَيْشِيْ قَارًّا وَّرِزْقِيْ دَارًّا وَّاَوْلَادِيْ اَبْرَارًا وَاجْعَلْ لِيْ عِنْدَ قَبْرِ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ مُسْتَقَرًّا وَّقَرَارًا بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ٥ اور جو دعا چاہے طلب کرے کہ مستجاب ہی۔

(۴) **حدیث**۔ از مفتاح الفلاح فرمایا جناب رسولخدا ؐنے کہ مابین اذان واقامت کے جو دعا طلب کرے خداے تعالیٰ مستجاب فرماتا ہی۔

من مؤلف۔ اختیار ہی کہ دعاے مذکور کو بعد اذان کے کھڑے ہو کر پڑھے یا بیٹھ کر پڑھے مگر سجدہ مین پڑھنا افضل ہی کہ جیسا جناب کفعمی علیہ الرحمہ نے تحریر فرمایا ہی۔

(۵)۔ جناب کفعمی علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہین کہ بعد دعاے مذکور کے سر سجدہ سے اُٹھاکر یہ کہے سُبْحَانَ مَنْ لَّا تَبِيْدُ مَعَالِمُهٗ سُبْحَانَ مَنْ لَّا يَنْسٰى مَنْ ذَكَرَهٗ سُبْحَانَ مَنْ لَّا يَخِيْبُ سَائِلُهٗ سُبْحَانَ مَنْ لَّيْسَ لَهٗ حَاجِبٌ يُّغْشٰى وَلَا بَوَّابٌ يُّرْشٰى وَلَا تَرْجُمَانٌ يُّنَاجٰى سُبْحَانَ مَنِ اخْتَارَ لِنَفْسِهٖ

اَحْسَنَ الْاَسْمَآءِ سُبْحَانَ مَنْ فَلَقَ الْبَحْرَ لِمُوْسٰی سُبْحَانَ مَنْ لَا یَزْدَادُ عَلٰی کَثْرَةِ الْعَطَاءِ اِلَّا کَرَمًا وَجُوْدًا سُبْحَانَ مَنْ هُوَ هٰكَذَا وَلَا هٰكَذَا غَیْرُہٗ - بعد اسکے اقامت شروع کرے -

(۶) مستحب ہی کہ اقامت کھڑے ہوکر روبقبلہ کہے دومرتبہ اَللّٰهُ اَکْبَرُ پھر دومرتبہ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پھر دومرتبہ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا الرَّسُوْلُ اللّٰهِ پھر دومرتبہ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ پھر دومرتبہ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ پھر دومرتبہ حَیَّ عَلٰی خَیْرِ الْعَمَلِ پھر دومرتبہ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ پھر دومرتبہ اَللّٰهُ اَکْبَرُ پھر ایک مرتبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پس اقامت ختم ہوئی اقامت مین سترہ فقرہ ہین -

(۷) بعد اقامت کے اس دعا کو پڑھے چنانچہ کافی مین حدیث ہی کہ جو کوئی قبل نماز کے اس دعا کو پڑھے بہشت مین محمدؐ و آل محمدؐ کے ساتھ رہے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَتَوَجَّهُ اِلَیْكَ بِمُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاُقَدِّمُهُمْ بَیْنَ یَدَیْ صَلٰوتِیْ وَاَتَقَرَّبُ بِهِمْ اِلَیْكَ فَاجْعَلْنِیْ بِهِمْ عِنْدَكَ وَجِیْهًا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ مَنَنْتَ عَلَیَّ یَا رَبِّ بِمَعْرِفَتِهِمْ فَاخْتِمْ لِیْ بِطَاعَتِهِمْ وَمَعْرِفَتِهِمْ وَوِلَایَتِهِمْ فَاِنَّهَا السَّعَادَةُ اَخْتِمْ لِیْ بِهَا فَاِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اور کفعمی علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہین کہ بعد اقامت کے اس دعا کو پڑھے اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّآمَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَآئِمَةِ بَلِّغْ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ الدَّرَجَةَ وَالْوَسِیْلَةَ وَالْفَضْلَ وَالْفَضِیْلَةَ بِاللّٰهِ اَسْتَفْتِحُ وَبِاللّٰهِ اَسْتَنْجِحُ وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ اَتَوَجَّهُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاجْعَلْنِیْ بِهِمْ عِنْدَكَ وَجِیْهًا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ کفعمی علیہ الرحمہ نے اس دعا کو بھی بعد اقامت کے تحریر فرمایا ہی یَا مُحْسِنُ قَدْ اَتَاكَ الْمُسِیْءُ وَقَدْ اَمَرْتَ الْمُحْسِنَ اَنْ یَّتَجَاوَزَ عَنِ الْمُسِیْءِ وَاَنْتَ الْمُحْسِنُ وَاَنَا الْمُسِیْءُ فَبِحَقِّ مُحَمَّدٍ

وَ آلِ مُحَمَّدٍ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَ تَجَاوَزْ عَنْ قَبِیْحِ مَا تَعْلَمُ مِنِّیْ اور بعد اقامت
کے اس دعا کو بھی پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُقَدِّمُ مُحَمَّدًا نَبِیَّكَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ اٰلِهٖ
بَیْنَ یَدَیْ حَاجَتِیْ وَ اَتَوَجَّهُ بِهٖ فِیْ طَلِبَتِیْ فَاجْعَلْنِیْ بِهٖ وَجِیْهًا فِی الدُّنْیَا
وَ الْاٰخِرَةِ وَ مِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلٰوتِیْ بِهِمْ مُتَقَبَّلَةً وَ ذَنْبِیْ
بِهِمْ مَغْفُوْرًا وَ دُعَائِیْ بِهِمْ مُسْتَجَابًا یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ٥ یہ دعا نمبر (۱)
باب ہذا میں بھی تحریر ہو چکی ہے اور کافی میں ہے کہ جناب امام جعفر صادق علیہ السلام بعد
اقامت کے قبل تکبیرات کے یہ دعا پڑھا کرتے تھے اَللّٰهُمَّ لَا تُؤْیِسْنِیْ مِنْ رَوْحِكَ
وَ لَا تُقْنِطْنِیْ مِنْ رَحْمَتِكَ وَ لَا تُؤْمِنِّیْ مَكْرَكَ فَاِنَّهٗ لَا یَأْمَنُ مَكْرَ اللّٰهِ
اِلَّا الْقَوْمُ الْخَاسِرُوْنَ ٥ پس کفعمی علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہیں کہ قبلہ کی جانب
توجہ کرے اور یہ کہے اَللّٰهُمَّ اِلَیْكَ تَوَجَّهْتُ وَ مَرْضَاتَكَ طَلَبْتُ وَ ثَوَابَكَ
ابْتَغَیْتُ وَ بِكَ اٰمَنْتُ وَ عَلَیْكَ تَوَكَّلْتُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ
وَ افْتَحْ مَسَامِعَ قَلْبِیْ لِذِكْرِكَ وَ ثَبِّتْنِیْ عَلٰی دِیْنِكَ وَ لَا تُزِغْ قَلْبِیْ بَعْدَ
اِذْ هَدَیْتَنِیْ وَ هَبْ لِیْ مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ٥-

(۸) پس تکبیرات سبعہ کہے کہ قبل ہر نماز واجبہ کے مستحب ہیں منجملہ انکے ایک کو
تکبیرۃ الاحرام قرار دیوے کہ تکبیرۃ الاحرام واجب ہے کفعمی علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہیں
کہ اول تین مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہے بعد ازاں ایک مرتبہ اس دعا کو پڑھے اَللّٰهُمَّ
اَنْتَ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ وَ بِحَمْدِكَ عَمِلْتُ
سُوْءً ا وَ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ اِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ
بعد ازاں دو مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہے پھر ایک مرتبہ اس دعا کو پڑھے لَبَّیْكَ وَ
سَعْدَیْكَ وَ الْخَیْرُ فِیْ یَدَیْكَ وَ الشَّرُّ لَیْسَ اِلَیْكَ وَ الْمَهْدِیُّ مَنْ
هَدَیْتَ عَبْدُكَ وَ ابْنُ عَبْدَیْكَ بَیْنَ یَدَیْكَ مِنْكَ وَ بِكَ وَ لَكَ

وَ اِلَیْکَ لَا مَلْجَاءَ وَ لَا مَنْجَا وَ لَا مَفَرَّ مِنْکَ اِلَّا اِلَیْکَ سُبْحَانَکَ وَ حَنَانَیْکَ سُبْحَانَکَ رَبَّ الْبَیْتِ الْحَرَامِ پھر ایک مرتبہ کہے اور قلب سے نیت کرے کہ نماز پڑھتا ہون مین صبح یا ظہر یا عصر یا مغرب یا عشا کی واجب قربۃً الی اللہ بعد اسکے پھر اَللّٰہُ اَکْبَرُ بقصد تکبیرۃ الاحرام کہے اور ان آیات کو پڑھے جناب کفعمی علیہ الرحمہ نے اسی طرح تحریر فرمایا ہی وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلٰوتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ پس قرأت سورہ حمد کی شروع کرے اور جناب شیخ بہائی علیہ الرحمہ مفتاح الفلاح مین تحریر فرماتے ہین کہ کافی مین بسند حسن جناب امام جعفر صادق ؑ سے منقول ہی کہ بعد تکبیرۃ الاحرام کے اس دعا کو پڑھے وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ عَلٰى مِلَّةِ اِبْرَاهِيْمَ وَدِيْنِ مُحَمَّدٍ وَّمِنْهَاجِ عَلِيٍّ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا وَّمَا اَنَا تا آخر آیات مذکور اور آمین بجاے اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ کے مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ہی یہ بعنوان دعا ہی کہ جو حدیث مین وارد ہی اور اگر دعاے مذکور کو نہ پڑھ سکے تو اول چھ مرتبہ تکبیرات کہکر ساتوین مرتبہ تکبیرۃ الاحرام کہے۔

(۹) اذان واقامت سُنت مؤکدہ ہی خصوصًا اقامت کی زیادہ تاکید ہی چنانچہ نماز صبح و نماز مغرب مین سید مرتضی علم الہدیٰ و ابن عقیل وغیرہ رضوان اللہ علیہم نے اقامت کو واجب جانا ہو حتی الامکان اذان واقامت کو نماز یومیہ مین بلکہ نماز جمعہ مین بھی ترک نہ کرے علاوہ نماز یومیہ و جمعہ کے اور نمازون مین اذان واقامت نہین ہی۔

(۱۰) حدیث ہی کہ اگر کوئی جنگل مین راہ بھولے تو اذان کہے انشاء اللہ راہ جلد پاوے۔

(۱۱) آیات مثل آندھی سرخ یا سیاہ وغیرہ کے لیئے یا مولود کے کان مین اذان کہے تو اذان کہنا صحیح ہے۔

(۱۲) اذان کو با آواز بلند اور سہولت سے ٹھہر ٹھہر کے وقف مین طول دیکر کہے مگر اقامت کو بہ نسبت اذان کے آہستگی کے ساتھ جلد مختصر وقف سے کہے اور چاہیئے کہ مؤذن مسلمان عاقل ہو تاکہ اذان اُسکی معتبر ہو اور اسیطرح سے مستحب ہی کہ مؤذن باطہارت رو بقبلہ کھڑا ہو اور وقت کو بھی پہچانتا ہو اور عادل ہو اور بلند آواز ہو لیکن بالغ اور آزاد ہونا کوئی ضرور نہین ہی اور چاہیئے کہ مؤذن مرد ہو مگر عورت عورتون کے لئے اذان کہہ سکتی ہی جب نماز جماعت پڑھین مگر شرط یہ ہی کہ نامحرم آواز اُنکی نہ سنے۔

(۱۳)۔ جب مؤذن اذان کہے تو سننے والے کو چاہیئے کہ اُنھین فقرات کو خود بھی کہے کہ ثواب اور فوائد اسکے بہت ہین ملاحظہ ہون احادیث از حرف (ج تا ط) مندرجہ نمبر (۳۰۵) باب ۳۳ اسرار الصلوٰۃ کتاب ہذا اور مؤذن کو چاہیئے کہ وقت کہنے اذان کے سیدھے اور بائین جانب توجہ نہ کرے بلکہ موہنہ قبلہ کی جانب رہے مابین اذان و اقامت کے اور نیز خاص اقامت مین بات کرنا مکروہ ہی۔ اور اگر اقامت مین بات کہے تو پھر اعادہ اقامت کا کرے اور وقت پڑھنے نماز جماعت کے امام کو آگے کھڑا کرنے اور یا جماعت کی صفون کو برابر اور سیدھا کرنے مین ہنگام اقامت اگر کوئی کلمہ کہے تو قباحت نہین ہی مگر بعد قَدْ قَامَتِ الصَّلوٰۃ کے بات نہ کرے ورنہ اقامت دوبارہ کہے۔

(۱۴)۔ قبل از وقت کے اذان کہنا صحیح نہین ہی مگر مخصوص اذان صبح مین دو مرتبہ اذان کہہ سکتا ہی اول قبل نماز کے بغرض تنبیہ غافلین کے اور دوسرے بعد دخول وقت کے۔

(۱۵) اگر نماز ظہر و عصر کو یا نماز مغرب و عشا کو بلا نوافل ادا کرے تو نماز ظہر و عصر کو اور اسیطرح نماز مغرب و عشا کو ایک ایک اذان سے پڑھنا درست ہی یعنے اول واسطے نماز ظہر کے اذان کہے تو پھر نماز عصر کے لئے اذان کی ضرورت نہین ہی اور اسیطرح مغرب و عشا کا حکم ہے مگر یہ شرط ہی کہ فاصلہ نافلہ کا یا بہت فاصلہ درمیان مین نہ ہو اور درصورت فاصلہ کے علٰحدہ علٰحدہ اذان کہے۔

(۱۶)- اگر مسجد مین نماز بجماعت ہوچکی ہو بعد اُسکے اور مؤمنین آوین پس اگر جماعت اول سے کوئی صف اپنی جگہہ بیٹھی ہو یہانتک کہ ایک شخص بھی اپنی جگہہ پر بیٹھا ہو تو اذان واقامت کی ضرورت نہین ہی بدون اذان واقامت کے نماز ادا کرے اور اگر دوسری نماز جماعت ہو تو اُسکا بھی یہی حکم ہی-

باب اڑتیسواں افعال نماز مین عله

(۱)- افعال نماز کی دو قسمین ہین ایک واجب رکنی اور دوسری واجب غیر رکنی- (اوّل) **واجب رکنی** اُسکو کہتے ہین کہ جسکے عمدًا یا سہوًا ترک ہونے سے نماز باطل ہوجاتی ہی وہ یہ ہین **اوّل** نیّت **دویم** تکبیرۃ الاحرام **سویم** قیام بحالت تکبیرۃ الاحرام ومتّصل برکوع- **چہارم**- رکوع **پنجم** سجدتین (دویم) **واجب غیر رکنی** اُسکو کہتے ہین کہ جسکے سہوًا ترک ہونے سے نماز باطل نہین ہوتی الّا عمدًا ترک ہوجانے سے باطل ہی- **اول** حمد وسورہ کا پڑھنا- **دویم** ذکر رکوع **سوم** سر اُٹھانا رکوع سے **چہارم** سجدہ کے لئے جُھکنا **پنجم** ذکر سجدہ **ششم** سجدہ سے سر اُٹھانا **ہفتم** دوسرے سجدہ کے لئے جھکنا **ہشتم** دوسرے سجدہ کا ذکر **نہم** دوسرے سجدہ سے سر اٹھانا **دہم** تشہد- **یازدہم** سلام-

(۲) **اوّل نیّت** ہی جو ارادہ قلبی ہی یعنی دل مین ارادہ کرنا اگر نماز واجب ہی تو نیّت واجب کی کرے کہ نماز صبح یا ظہر یا عصر یا مغرب یا عشا کی واجب پڑھتا ہون مین قربۃً الی اللہ اور اگر قضا ہی تو نیت قضا کی کرے اور اگر نماز قصر کی قضا ہی تو اسمین بھی نیّت قضائے قصر کی ہوگی اور اگر نماز سنت ہی تو نیت سنّت کی کرے اگر نیّت عمدًا یا سہوًا ترک ہوجائے تو نماز باطل ہی-

عله نماز فریضہ مرد پر پندرہ برس کی عمر مین اور عورت پر نو برس کی عمر مین یا یہ کہ جب وہ بالغ ہوجائین اُسی وقت سے واجب ہوجاتی ہی بشرطیکہ وہ دونون عقل رکھتے ہون-

(۳) دویم تکبیرۃ الاحرام۔ واجب ہی مراد تکبیرۃ الاحرام سے اللہ اکبر کا کہنا ہے پس بعد نیت کے فوراً اللہُ اکبرُ کہے اسیکا نام تکبیرۃ الاحرام ہی اور اس تکبیر کا امام کو باواز بلند کہنا مستحب ہی اس سبب سے کہ ماموین کو معلوم ہوجاوے کہ نماز شروع ہوجاوے مگر ماموم باہستہ کہین تکبیرۃ الاحرام مین مستحب ہی دونون ہاتون کا کانون تک اُٹھانا اسطرحپر کہ ہتھیلیان اُٹھاتے وقت قبلہ کی طرف ہون اور سب انگلیان ملی ہوئی اور انگوٹھا کھولا ہوا ہو۔

(۴) سویم قیام بحالت تکبیرۃ الاحرام و متصل برکوع ہی کہ یہ بھی واجب ہی مراد قیام سے دونون پائون پر سیدھا کھڑا ہونا ہی اور استقرار یعنے ایک حال بر ثابت رہنا شرط ہی اس طرحپر کہ حرکت نہ کرے اور ایسی چیز پر کہ جسپر پائون قائم نہ ہون مثل چارپائی یا روئی وغیرہ کے کھڑا نہ ہووے اور یہ بھی شرط ہی کہ کسی چیز پر سہارا نہ دیوے مثل دیوار یا عصا کے اور اگر سہارا دیگا تو نماز باطل ہی مگر بحالت بیماری جائز ہی اور یہ قیام دو جگہہ رکن نماز ہی ایک وقت کہنے تکبیرۃ الاحرام کے دوسرے متصل برکوع یعنے رکوع مین جانے کے وقت اسکا ترک عمداً یا سہواً ہو موجب بطلان نماز ہی اور واجب غیر رکنی قیام دو جگہہ ہی ایک وقت قرأت کے دوسرے بعد سر اُٹھانے کے رکوع سے اور حالت قیام مین سجدہ گاہ کی جانب نظر رکھے اور ہاتون کو رانون پر مقابل مین گھٹنون کے رکھے مگر انگلیان ملی ہوئی رہین اور عورتین اپنے دونون ہاتون کو حالت قیام مین چھاتیون پر رکھین۔

(۵) چہارم و پنجم رکوع و سجدتین ہین کہ یہ بھی واجب ہین عمداً یا سہواً ترک ہوجانے سے نماز باطل ہے۔

(۶) قرأت سورہ حمد کی اور دوسرے سورہ کی واجب ہی مگر یہ حرف نماز ہاے

ف۔ نماز مین افضل پڑھنا سورۂ قدر و سورۂ توحید کا ہی کہ یہ ہر دو سورہ بہترین سورہاے قرآنی سے ہین

حدیث فرمایا جناب صاحب الامرؑ نے کہ جس نماز مین سورۂ قدر نہ پڑھے تعجب ہی مجکو کہ وہ نماز قبول ہووے

حدیث۔ فرمایا جناب امام جعفر صادقؑ نے کہ جو کوئی نماز فریضہ مین یا نوافل یا سنتی ہین

صبح مین اور دو رکعت اول نماز ظہر و عصر و مغرب و مغرب و عشا و نماز ہاے کسوف و خسوف و زلزلہ و نماز جمعہ و نماز طواف کعبہ و نماز نذر و عہد مین اور جو نماز مثل انکے ہین انمین واجب ہی مگر تیسری رکعت نماز مغرب اور دو رکعت اخیرہ نماز ظہر و عصر و عشا مین اختیار ہی کہ صرف سورۂ حمد پڑھے یا تسبیحات اربعہ پڑھے اور جمیع نوافل مین بھی فقط سورۂ حمد پر اکتفا کر سکتا ہی اور نماز واجب مین سورۂ حمد پر اکتفا کرنا اُسوقت ہو سکتا ہی جبکہ وقت اسقدر تنگ ہو کہ حمد کو دوسرے سورہ کے ساتھ نہ پڑھ سکے۔

(بقیہ فائدہ صفحہ ۱۹۴) سورۂ قدر پڑھے وہ نماز علیین مین جاوے اور قبول ہووے۔

حدیث۔ جو کوئی سورۂ ہمزہ کو نماز واجبہ مین پڑھے خداے تعالیٰ اُسکو ثواب بقدر دنیا کے عطا فرماتا ہی اور حدیث ہی کہ فرمایا جناب امام جعفر صادق ؑ نے کہ خداے تعالیٰ فقر کو اُس سے دور کرتا ہے اور روزی کشادہ کرتا ہو اور محفوظ رکھتا ہی اُسکو بری موت سے اور اگر ہمیشہ نماز واجبہ مین پڑھے تو براے ترقی رزق مجرب ہی۔

حدیث ہی کہ ایک مرتبہ سورۂ توحید کا پڑھنا ایسا ہی کہ ایک ثلث قرآن اور توریت اور انجیل اور زبور کو پڑھا مستحب ہی کہ رکعت دویم مین سورۂ توحید پڑھے اس سبب سے کہ بعد پڑھنے سورۂ توحید کے جو دعا طلب کرے مستجاب ہی پس بعد پڑھنے سورۂ توحید کے قنوت پڑھے۔

حدیث۔ فرمایا جناب رسولخدا ؐ نے کہ جو کوئی سورۂ کافرون کو پڑھے تو گویا اُسنے ربع قرآن کی تلاوت کی اور شیطان اوس سے دور رہیگا اور شرک سے بری ہوگا اور فزع اکبر سے محفوظ رہیگا۔

حدیث مین آیا ہی کہ اگر پانچون وقت کی نماز مین سے کسی نماز مین سورۂ توحید نہ پڑھے تو ایک فرشتہ ندا کرتا ہی کہ اے بندہ تو نماز کنندگان مین سے نہین ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ جزو ہر سورہ کا ہی سواے سورۂ برات کے پس جو سورہ پڑھے بِسۡمِ اللّٰہِ کو ترک نہ کرے اور بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ کا باَواز بلند کہنا نماز جہریہ ہو یا اخفاتیہ سب مین مستحب ہی کہ یہ علامت ایمان کی ہی۔

(۷) رکوع - رکن نماز ہی اگر عمداً یا سہواً رکوع نہ کرے یا بجائے ایک رکوع کے دو رکوع بجا لاوے تو نماز باطل ہی مستحب ہی کہ دست راست کو پائے راست کے گھوٹنہ پر اس طرح رکھے کہ انگلیان کھولی ہوئی ہون اور واجبات رکوع سے ہی اسقدر جھکنا کہ دونون ہاتھون کی ہتیلیان دونون پائون کے گھوٹنہ تک پہونچ جاوین بس اسقدر جھکنا واسطے مردون کے ہی اور عورتون کو مستحب ہی کہ اسقدر جھکین کہ ہاتھ گھوٹنہ کے اوپر یعنے گھوٹنہ سے قریب اور ران کے آخر پہونچ جاوین اور بحالت رکوع گردن کو کھنچا ہوا اور پشت کو برابر اور سیدھا رکھنا سنت ہے

(بقیہ فائدہ صفحہ ۱۹۴) سورہ سجدہ - یعنی جن سورہ ہائے قرآنی مین سجدہ واجب ہے اُن سورون کو نماز فرض مین پڑھنا سنت نہین ہی مگر نوافل مین پڑھنا جائز ہے بس جب آیہ سجدہ پر پہونچے سجدہ کرے -

مسئلہ - نماز مین بعد سورہ حمد کے دوسرا سورہ شروع کرے اور خوف فوت ہوجانے نماز کا ہو تو ایسی حالت مین باقی سورہ چھوڑ دیوے اور دوسرا چھوٹا سورہ شروع کرے مگر سورہ کافرون مین بعد شروع کے عدول نہین کر سکتا اور بعد سورہ حمد کے سوائے سورہ توحید کے ایک سورہ دو رکعتون مین پڑھنا مکروہ ہی -

حدیث - فرمایا جناب امام جعفر صادق عہ نے کہ جو کوئی سورہ اذا جاء نصر اللہ نماز فریضہ یا نافلہ مین پڑھے خدائے تعالیٰ اسکو جمیع دشمنون پر فتحیاب کردے -

حدیث - فرمایا جناب امام محمد باقر عہ نے کہ جو کوئی سورہ ماعون یعنی سورہ ارایت الذی کو نماز فریضہ و نوافل مین پڑھے تو وہ شخص اُن لوگون مین سے ہو کہ جنکا روزہ و نماز خدائے تعالیٰ قبول فرماتا ہی

حدیث - فرمایا جناب رسولخدا م نے کہ جو کوئی سورہ والعصر کو نماز ہائے نافلہ مین پڑھے خدائے تعالیٰ اُسکو قیامت مین بار روئے نورانی و دندان خندان وچشم روشن و خوشحال اُٹھا دے -

حدیث - فرمایا جناب امام جعفر صادق عہ نے کہ جو کوئی سورہ تکاثر کو نماز واجبہ مین پڑھے خدائے تعالیٰ ایکسو شہیدون کا ثواب واسطے اُسکے لکھے اور جو کوئی نافلہ مین پڑھے تو خدائے تعالیٰ

اس طرح پر کہ اگر قطرہ پانی کا پشت پر پڑے تو ٹھہر جاوے - اور دونون پانوُن کے مابین فاصلہ بقدر تین انگشت کشادہ سے کمتر نہ ہو اور زیادہ ایک بالشت سے نہ ہو مگر عورتین دونون پانوُن ملے ہوئے رکھین اور حالت رکوع مین بازوُن کو کشادہ رکھے یہ سب مستحبات رکوع سے ہین اور حدیث مین وارد ہی کہ بحالت رکوع نظر مابین ہر دو قدم کے رکھے اور رکوع مین اسقدر توقف کرنا کہ ذکر رکوع ادا کرے واجب ہی اور اسیطرح سے رکوع مین تسبیح کا کہنا واجب ہی اختیار ہی کہ ایک تسبیح کبریٰ یعنی

(بقیہ فائدہ صفحہ ۱۹۴) بچاس شہیدون کا ثواب واسطے اُسکے لکھے -

حدیث - فرمایا جناب امام جعفر صادق ع نے کہ جو کوئی نماز ہاے نافلہ مین سورۂ اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ بہت پڑھے خداے تعالیٰ اُسکو زلزلا و صاعقہ اور جمیع آفتہاے دنیا سے محفوظ رکھے -

حدیث - فرمایا جناب امام جعفر صادق ع نے کہ جو کوئی سورۂ بلد کو نماز واجب مین پڑھے دنیا مین صالحین سے مشہور ہووے اور اسکا مرتبہ بزرگ نزد خداے تعالیٰ کے نزدیک ہی اور قیامت مین رفقاے انبیا و شہدا و صالحین سے ہووے -

حدیث - فرمایا جناب امام جعفر صادق ع نے کہ جو کوئی سورۂ فجر کو نماز فرائض و نوافل مین پڑھے جوار امام حسین ع مین ہو یہ سورہ جناب امام حسین ع کا ہی -

حدیث - حسین ابن علا سے تفسیر منہج مین ہی کہ جو کوئی سورۂ کافرون و توحید کو نماز فریضہ مین پڑھے تو حق تعالیٰ اُسکے پدر و مادر اور اولاد کو بخشدیتا ہی اور اگر شقی ہو تو نام اُسکا دیوان اشقیا سے محو کر کے دفتر سعدا مین لکھا جاے اور وہ شخص سعید مریگا اور سعید مبعوث ہوگا -

حدیث - فرمایا جناب امام جعفر صادق ع نے کہ جو کوئی سورۂ غاشیہ نماز واجب یا سنت مین پڑھے دنیا و آخرت مین رحمت خدا گھیرے ہوے رہے اور قیامت مین برات بیزاری آتش جہنم سے حاصل ہووے -

سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِہٖ کہے یا تین مرتبہ تسبیح صغری یعنے سُبْحَانَ اللہِ کہے مگر ایک تسبیح کبریٰ کا کہنا تین تسبیح صغریٰ سے افضل ہے اور اگر ہردو تسبیحات کو پڑھے افضل ہے اور وقت تنگ ہونے نماز کے ایک تسبیح صغری یعنی سُبْحَانَ اللہِ کا کہنا کافی ہے اور مستحب ہے کہ رکوع مین بعد تین مرتبہ تسبیح صغری کے ایک مرتبہ یا تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ یا سات مرتبہ یا نو مرتبہ تسبیح کبریٰ کہے ان ہردو تسبیحات کے فضیلت بہت ہے۔

حدیث۔ فرمایا جناب امیر ؑ نے کہ جو شخص سُبْحَانَ اللہِ کہتا ہے جمیع ملائکہ صلوت بھیجتے ہین اور تسبیح کبریٰ کی فضیلت اس سے زیادہ تر ہے یہ وہ تسبیح ہے کہ جسکو جناب رسالت مآب ؐ نے درحجاب القدرۃ مین بارہ ہزار سال کہا ہے۔

حدیث فرمایا جناب امیر ؑ نے کہ جب خدائے تعالیٰ نے نور مقدس نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خلق کیا تو اُسکو درحجاب لقدرۃ مین بارہ ہزار سال رکھا اُس جگہ آنحضرت یہ تسبیح کہتے تھے سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِہٖ۔

حدیث

(بقیہ فائدہ صفحہ ۱۹۴) حدیث فرمایا جناب امام جعفر صادق ؑ نے کہ جو کوئی سورۂ انفطار و سورۂ انشقاق کو نماز فرائض و نوافل مین پڑھے خدائے تعالیٰ کوئی حاجت اُسکی رد نہ کرے اور بروز قیامت تا حساب خلایق نظر رحمت اُسپر رکھے۔

تفصیل و حکم نماز جہریہ و اخفاتی۔ پس جاننا چاہیے کہ نماز ظہر و عصر کی کُل رکعتین باخفات ہین یعنی آہستہ پڑھے اس طرح پر کہ دوسرا شخص نہ سُننے پاوے اور نماز صبح کی دونون رکعتین اور دو رکعت اوّل نماز مغرب اور دو رکعت اول نماز عشا کی بالجہر ہے یعنے حمد اور دوسرا سورہ باوٓاز پڑھے اس طرح کہ دوسرا شخص سنے اور باقی ایک رکعت نماز مغرب کی اور دو رکعت اخیر نماز عشا کی باخفات ہین پس اگر کوئی شخص نماز جہریہ کو باخفات یا نماز اخفاتی کو بالجہر عمداً پڑھے تو نماز اُس کی باطل ہے ہان البتہ اگر وہ شخص جاہل مسئلہ ہے تو نماز اُسکی صحیح ہے یہی حکم سہو کا ہے۔

حدیث - از مستدرک صدوق نے ہدایہ مین روایت کی ہو کہ فرمایا جناب امام جعفر صادق ؑ نے کہ رکوع مین تین مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ اور سجود مین سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى وَبِحَمْدِهِ تین مرتبہ کہے پس اگر سُبْحَانَ اللهِ تین مرتبہ کہنا کافی ہو اور ایک مرتبہ تسبیح کا کہنا مریض اور مستعجل کے لئے ہو۔

حدیث - از فقہ الرضا خلاصہ یہ ہو کہ فرمایا جناب امام رضا ؑ نے کہ بعد تکبیر کے سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ تین مرتبہ کہہ اور اگر تو چاہے تو پانچ مرتبہ کہہ اور اگر چاہے تو سات مرتبہ کہہ اور اس سے زیادہ نو مرتبہ تک کہہ اور یہ افضل ہو۔

حدیث - از دعایم الاسلام جناب امام جعفر صادق ؑ نے فرمایا کہ میرے والد بزرگوار جسوقت نماز شب پڑھتے تھے تو قیام کو طول دیتے تھے اور جسوقت رکوع وسجود کرتے تھے تو اسقدر طول دیتے تھے کہ لوگ کہتے تھے سو گئے۔

اور مستحب ہو کہ رکوع مین قبل شروع تسبیحات کے اس دعا کو پڑھے۔

حدیث - از فلاح السائل فرمایا جناب امام محمد باقر ؑ نے کہ رکوع مین (قبل تسبیحات رکوع کے) اسکو ایک مرتبہ کہے - اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَلَكَ خَشَعْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاَنْتَ رَبِّي خَشَعَ لَكَ سَمْعِي وَبَصَرِي وَمُخِّي وَعَصَبِي وَعِظَامِي وَمَا اَقَلَّتْهُ قَدَمَايَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اس دعاے رکوع کو جناب کفعمی علیہ الرحمہ نے مصباح کبیر مین بھی تحریر فرمایا ہو اور دوسری حدیث مین اس طرح ہو۔

ف - اس دعا کو جناب شیخ بہائی علیہ الرحمہ نے مفتاح الفلاح مین اس طرح تحریر فرمایا ہو کہ کافی مین جناب امام جعفر صادق ؑ سے مروی ہو اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاَنْتَ رَبِّي خَشَعَ لَكَ سَمْعِي وَبَصَرِي وَشَعْرِي وَبَشَرِي وَلَحْمِي وَدَمِي وَمُخِّي وَعَصَبِي وَعِظَامِي وَمَا اَقَلَّتْهُ قَدَمَايَ غَيْرَ مُسْتَنْكِفٍ وَلَا مُسْتَكْبِرٍ وَلَا مُسْتَحْسِرٍ۔

حدیث - از دعایم الاسلام - فرمایا جناب امام جعفر صادق ع نے کہ رکوع مین کہے - اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَلَكَ خَشَعْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاَنْتَ رَبِّيْ خَشَعَ لَكَ سَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَشَعْرِيْ وَبَشَرِيْ وَلَحْمِيْ وَدَمِيْ وَمُخِّيْ وَعَصَبِيْ وَعِظَامِيْ وَمَا اَقَلَّتْ قَدَمَايَ غَيْرَ مُسْتَنْكِفٍ وَلَا مُسْتَكْبِرٍ وَلَا مُسْتَحْسِرٍ عَنْ عِبَادَتِكَ وَالْخُشُوْعِ لَكَ وَالتَّذَلُّلِ لِطَاعَتِكَ پس تین مرتبہ کہے سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ۔

من مؤلف ہر دو دعاے مذکور مین سے جس دعا کو چاہے رکوع مین ایک مرتبہ پڑھکر تسبیح صغرا پڑہے پھر تسبیح کبری سات مرتبہ یا پانچ مرتبہ یا تین مرتبہ کہے کہ جیسا اوپر تحریر ہو چکا ہی اور رکوع کو اچھی طرح بجالائے حدیث ہی کہ فرمایا جناب امام جعفر صادق ع نے کہ جس شخص کا رکوع تمام (وکامل) ہو اُسپر وحشت قبر نہین ہوتی اور بعد تسبیحات کے بحالت رکوع اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ کہے اس سبب سے کہ بعد تسبیحات کے درود شریف کا پڑھنا مستحب ہی اور حدیث ہی کہ فرمایا جناب امام جعفر صادق ع نے کہ جو کوئی رکوع وسجود وقیام نماز مین اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ کہے تو خداے تعالی واسطے اُسکے ثواب مثل رکوع اور سجود اور قیام کے عطا فرمایا ہی - اور واجبات رکوع سے رکوع مین تا ذکر رکوع ٹھہرنا ہی -

حدیث ہی کہ جو کوئی رکوع کو تمام کرے یعنے رکوع پورا کرے وحشت قبر سے ایمن ہووے اور بعد رکوع کے سر کا بلند کرنا بھی واجب ہی جسوقت سیدھا کھڑا ہووے اوسوقت سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہے نماز جہریہ ہو یا اخفاتیہ سب مین بالجہر کہنا اسکا مستحب ہی اور اگر اس طرح کہے تو ثواب اسکا زیادہ ہی سب مین بالجہر کہنا اسکا مستحب ہی بعد اسکے کھڑے ہو کر یہ کہے وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اَهْلَ الْكِبْرِيَاۤءِ وَالْجُوْدِ وَالْجَبَرُوْتِ جناب محمد بن یعقوب کلینی علیہ الرحمہ نے کافی مین بعد رَبِّ الْعَالَمِيْنَ کے اس طرح تحریر فرمایا ہی اَهْلَ الْجَبَرُوْتِ وَالْكِبْرِيَاۤءِ وَالْعَظَمَةِ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ -

من مؤلف - رکوع کے بعد کھڑے ہو کر پڑھنے کی دعائین بہت ہین منجملہ اُنکے تین احادیث پر اکتفا کیا جاتا ہی

حدیث - از دعائم الاسلام فرمایا جناب امام جعفر صادق ع نے کہ جسوقت تو اپنے سر کو رکوع سے بلند کرے یہ کہ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ پھر کہو رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ۔

حدیث - ایضاً جناب امام جعفر صادق ع نے اپنے آباء طاہرین صلوات اللہ علیہم سے روایت کی ہی کہ فرمایا کہ رکوع (سے سر اُٹھاکر کھڑے ہونے) کے بعد بہت سی دعائین ہین اُن مین سے ایک یہ ہی کہ یہ کہے رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اَهْلِ الْجَبَرُوْتِ وَالْكِبْرِیَاۤءِ وَالْعَظَمَةِ وَالْجَلَالِ وَالْقُدْرَةِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاجْبُرْنِیْ وَارْفَعْنِیْ فَاِنِّیْ لِمَا اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ ۔

حدیث - از مستدرک جناب محقق علیہ الرحمہ نے معتبرین ایک جماعت سے روایت کی ہی جن مین سے ایک زرارہ ہین اور اُنھون نے جناب امام محمد باقر ع سے روایت کی ہی کہ فرمایا حضرت نے کہ بعد رکوع کے کہو سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ پھر کہو اَهْلَ الْجُوْدِ وَالْكِبْرِیَاۤءِ وَالْعَظَمَةِ۔

من مؤلف - پس بعد رکوع کے کھڑے ہو کر تکبیر یعنی اَللّٰهُ اَكْبَرُ کا کہنا ہاتھ اُٹھاکر مستحب ہے واجب نہین جب سیدھا کھڑا ہو جاوے تو سجدہ مین جاوے اگر بعد رکوع کے سر اُٹھاکر اچھی طرح کھڑا نہ ہووے اور فوراً سجدہ مین چلا جاوے تو نماز باطل ہی پس بعد رکوع کے سیدھا کھڑا ہو کر سجدہ مین جاوے اور مستحب ہی کہ دونون ہاتون کو قبل زانو کے زمین پر پہونچاوے یعنی جب دونون ہاتھ زمین پر پہونچ جاوین اُسکے بعد گھوٹنہ زمین پر رکھے پھر سجدہ مین جاوے۔

(۸) - سجدہ - ہر رکعت مین دو واجب ہین اور یہ دونون سجدہ واجب رکنی ہین انکو اگر عمداً یا سہواً ترک کریگا تو نماز اسکی باطل ہی اور یہ بھی واجب ہی کہ بحالت سجود ہفت اعضاے سجود بھی سجدہ مین ہون ہفت اعضاے سجود مین سے **اوّل** پیشانی **دویم و سویم** دونون ہاتون کی ہتلیان **چہارم و پنجم** دونون انگوٹھے پاؤن کے **ششم و ہفتم** - دونون پاؤن کے گھٹنہ پس ان سب کو زمین پر رکھے اور پیشانی سے سجدہ کرے اور سجدہ اس طرح کرے کہ پیشانی اچھی طرح آوے اور مستقر زمین پر رہے

اور ایسی چیز پر سجدہ کرنا کہ جسپر پیشانی اچھی طرح نہ آوے اور مستقر نرہے جائز نہین ہے جیسے توشک وغیرہ کہ جس مین روئی بہت ہو اور سجدہ کرنے سے اُسکو حرکت ہوتی ہو یا چارپائی وغیرہ پر اور سجدہ جن چیزون پر جائز ہی۔ وہ یہ ہین زمین پر یا جُزِ زمین پر مثل پتھر و سنگ ریزہ وغیرہ کے اور جو چیز زمین سے پیدا ہو مثل لکڑی و گھانس و پتہ وغیرہ کے مگر جو چیز بن کھائی جاتی ہین اگرچہ حالت مرض مین کھاتے ہون مثل بنفشہ و گاؤزبان وغیرہ کے یا اُن چیزونکا لباس وغیرہ بنتا ہو پس ان پر سجدہ صحیح نہین ہی اور میوہ جات پر اور اُنکے چھلکون پر بھی سجدہ صحیح نہین ہی اور کاغذ پر سجدہ صحیح ہی کاغذ خواہ سادہ ہو خواہ رنگین ہو اور جو کاغذ ریشم کا بنایا گیا ہو اُسپر سجدہ صحیح نہین ہی اور کاغذ اگر لکھا ہوا ہو تو جس مقام پر کتابت ہو اُسپر سجدہ نہ کرے اور اگر یہ بھی نہ ہون تو کپڑہ پر سجدہ کرے کہ روئی کا ہو اور یہ بھی نہ ہو تو معدنیات پر سجدہ کرے مثل عقیق و یاقوت وغیرہ کے اور ظروف گلی و خشت پختہ پر بھی سجدہ صحیح نہین ہی اور جس چیز پر کہ سجدہ درست ہی میسر نہ ہو تو ایسی حالت مین جو چیز زمین سے کھانے پینے کے اُگی ہو مقدم ہی اور بعد اسکے مختلف مثل روئی کے کہ بالفعل اُسکو پہنتے نہین ہین اور اگر یہ بھی نہ ہو تو کپڑہ پاک پر کہ جو روئی کا ہو اور اگر یہ بھی نہ ہو تو معدنیات پر اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو پشت دست پر اور مستحب ہی سجدہ تربت جناب امام حسین ع پر کرنا حدیث ہی کہ تربت امام حسین ع پر سجدہ کرنا حجابون کو کہ جو سجدہ کرنے والے اور خدا کے درمیان مین ہوتے ہین اُٹھاتا ہی اور سات طبقہ زمین تک اُسکا نور پہونچتا ہی اور بحالت سجدہ ہتھیلیون کو پھیلا ہوا کانون کے برابر اور انگلیون کو ملا ہوا اور کہنیون کو زمین سے بلند رکھے اور عورتین کہنیون کو زمین سے ملا ہوا رکھین اور واجب ہی بحالت ذکر واجب سجود کے ساکن و مستقر رہنا کہ جسکو عرف مین کہین کہ یہ ساکن ہی اور ذکر سجود بھی سجود مین کرنا واجب ہی یعنی تسبیحات کا پڑھنا پس اختیار ہی کہ تسبیح کبریٰ یعنی سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰی وَبِحَمْدِهٖ ایک مرتبہ کہے یا تین مرتبہ تسبیح صغریٰ یعنی سُبْحَانَ اللّٰهِ سجود مین کہے اور اگر ہر دو تسبیحات کو کہے افضل ہی اور مستحب ہی کہ بعد تین مرتبہ تسبیح صغریٰ کے

ایک مرتبہ یا تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ یا سات مرتبہ تسبیح کبری کہے۔

حدیث۔ از مستدرک ابراہیم محمد ثقفی نے کتاب غارات مین یحیی ابن صالح سے اور اُنھون نے مالک ابن خالد سے اور اُنھون نے عبداللہ ابن الحسن سے اور اُنھون نے عبایہ سے کہا کہ جناب امیر عہ نے محمد ابن بکر کو ایک تحریر بھیجی اُسمین تحریر فرمایا کہ غور کرو اپنے رکوع و سجود مین اسلیئے کہ جناب رسالت مآب صہ کی نماز تمام لوگون سے افضل تھی اور آنحضرت جسوقت رکوع فرماتے تھے سُبحَانَ رَبِّيَ العَظِيمِ وَبِحَمدِهٖ تین مرتبہ اور جسوقت سجدہ کرتے تھے تو سُبحَانَ رَبِّيَ الاَعلٰى وَبِحَمدِهٖ تین مرتبہ کہتے تھے۔

حدیث۔ از دعایم الاسلام فرمایا جناب امام جعفر صادق عہ نے کہ رکوع مین سُبحَانَ رَبِّيَ العَظِيمِ وَبِحَمدِهٖ تین مرتبہ کہو پھر فرمایا کہ جب تم سجدہ کرو تو سُبحَانَ رَبِّيَ الاَعلٰى وَبِحَمدِهٖ تین مرتبہ کہو۔ اور قبل تسبیحات سجود کے ایکمرتبہ اسدعا کا پڑھنا مستحب ہے

حدیث۔ از دعایم الاسلام فرمایا جناب امام جعفر صادق عہ نے کہ سجود مین کہے اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدتُ وَبِكَ اٰمَنتُ وَلَكَ اَسلَمتُ وَعَلَيكَ تَوَكَّلتُ وَاَنتَ رَبِّي وَاِلٰهِي سَجَدَ وَجهِي لِلَّذِي خَلَقَهٗ وَشَقَّ سَمعَهٗ وَبَصَرَهٗ وَالحَمدُ لِلّٰهِ رَبِّ العٰلَمِينَ پس تین مرتبہ کہے سُبحَانَ رَبِّيَ العَظِيمِ وَبِحَمدِهٖ۔

اور دوسری حدیث مین اس طرح ہی اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدتُ وَبِكَ اٰمَنتُ وَلَكَ اَسلَمتُ وَعَلَيكَ تَوَكَّلتُ وَاَنتَ رَبِّي سَجَدَ لَكَ سَمعِي وَبَصَرِي وَشَعرِي وَعَصَبِي وَمُخِّي وَعِظَامِي سَجَدَ وَجهِيَ البَالِي الفَانِي لِلَّذِي خَلَقَهٗ وَصَوَّرَهٗ وَشَقَّ سَمعَهٗ وَبَصَرَهٗ تَبَارَكَ اللّٰهُ اَحسَنُ الخَالِقِينَ جناب کفعمی علیہ الرحمہ نے مصباح کبیر مین بھی

ف اور جناب شیخ بہائی علیہ الرحمہ نے مفتاح الفلاح مین اسدعا کو اسطرح لکھا ہی کہ کافی مین جناب امام جعفر صادق عہ سے منقول ہی اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدتُ وَبِكَ اٰمَنتُ وَلَكَ اَسلَمتُ وَعَلَيكَ تَوَكَّلتُ وَاَنتَ رَبِّي سَجَدَ وَجهِي لِلَّذِي خَلَقَهٗ وَشَقَّ سَمعَهٗ وَبَصَرَهٗ وَالحَمدُ لِلّٰهِ رَبِّ العٰلَمِينَ تَبَارَكَ اللّٰهُ اَحسَنُ الخَالِقِينَ ۝

اسی دعا کو تحریر فرمایا ہی اختیار ہی قبل تسبیحات سجود کے ہر دو دعائے مذکور مین سے جس دعا کو چاہے ایک مرتبہ پڑھے بعد اسکے تسبیحات سجود کو پڑھے اور بعد تسبیحات کے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ کہے اس سبب سے کہ بحالت سجود صلوات محمد و آل محمد پر بھیجنا مستحب ہی۔ اور بعد صلوات کے بحالت سجدہ اس دعا کو تین مرتبہ یا ایک مرتبہ پڑھے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الرَّاحَۃَ عِنْدَ الْمَوْتِ وَالْمَغْفِرَۃَ بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْعَفْوَ عِنْدَ الْحِسَابِ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ حدیث معتبرہ مین وارد ہی کہ جناب امام جعفر صادق ؑ وجناب امام موسیٰ کاظم ؑ دعائے مذکور کو سجدۂ شکر مین بہت پڑھا کرتے تھے اور اس دعا کو بھی پڑھے

حدیث۔ از کافی فرمایا جناب امام محمد باقر ؑ نے کہ واسطے طلب روزی کے ہر نماز واجبہ کے سجدہ مین اس طرح دعا کر (یعنی اس دعا کو پڑھ) یَا خَیْرَ الْمَسْئُوْلِیْنَ وَیَا خَیْرَ الْمُعْطِیْنَ اُرْزُقْنِیْ وَارْزُقْ عِیَالِیْ مِنْ فَضْلِكَ الْوَاسِعِ فَاِنَّكَ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْمِ وَالْجَوَادِ الْکَرِیْمِ ٥۔

من مؤلف۔ جناب ملا خلیل علیہ الرحمہ نے دعائے مذکور کی شرح مین تحریر فرمایا ہی کہ عیالی کے عین کو بکسر پڑھے۔ اختیار ہی کہ دعائے مذکور کو نماز کے ہر سجدہ مین پڑھے

علت جواز دعا در اثنائ صلوٰۃ۔ **حدیث**۔ از دعائم الاسلام۔ فرمایا جناب امام جعفر صادق ؑ نے کہ جو بندہ اپنے پروردگار سے حالت صلوٰۃ مین دعا کرے پس وہ کلام نہین ہی (یعنی وہ کلام کہ جو مبطل صلوٰۃ ہی نہین ہی۔

حدیث۔ از فلاح السائل۔ جناب سید علی ابن طاؤس نے فلاح السائل مین باسناد خود کہ جو راجح ہے طرف محمد ابن علی ابن محبوب کے کہ جو قمیین مین سے شیخ زمانہ مین اُنھون نے اپنی کتاب مصنف مین جناب امام جعفر صادق ؑ سے روایت کی ہے کہ فرمایا حضرت نے کہ جب تو اپنے خدا سے بحالت نماز فریضہ کلام کرے (یعنے دعا کرے) پس وہ کلام (مخل صلوٰۃ) نہین ہے۔

یا آخر سجدہ مین اِس دعا کو جناب شیخ زین العابدین مازندرانی اعلی اللہ مقامہ نے
ذخیرۃ المعاد مین بھی تحریر فرمایا ہی اور ہر نماز واجبہ کے سجدۂ اخیر مین یہ دعا بھی وارد ہی
يَا وَلِيَّ الْعَافِيَةِ نَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ عَافِيَةَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ
وَأَهْلِ بَيْتِهِ الطَّاهِرَةِ وَصَلَّى اللهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ ۔ مداومت کرنا اس دعا پر
واسطے دفع بلاہائے دنیا و آخرت کے نہایت مؤثر ہی۔

حدیث ۔ از مستدرک ابو محمد ہارون ابن موسیٰ نے احمد ابن محمد ابن سعید ابن عقدہ
سے اور اُنھون نے احمد ابن الحسین ابن عبد الملک سے اور اُنھون نے حسن ابن محبوب
سے روایت کی ہی اور محمد ابن علی ابن ابی قرہ نے اپنے والد سے اور اُنھون نے علی
ابن محمد سے اور اُنھون نے حسین ابن علی ابن سفیان سے اور اُنھون نے جعفر ابن
مالک سے اور اُنھون نے ابراہیم ابن سلیمان خزاز سے اور اُنھون نے حسن ابن محبوب سے
اور اُنھون نے ابو جعفر احول سے اور اُنھون نے ابو عبیدہ سے کہ کہا سنا مین نے جناب
امام محمد باقر ع بحالت سجدۂ اوّل فرماتے تھے أَسْأَلُكَ بِحَقِّ حَبِيبِكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَآلِهِ لَأَبَدَّلْتَ سَيِّئَاتِي حَسَنَاتٍ وَحَاسَبْتَنِي حِسَاباً يَسِيراً يَسِيراً
پھر سجدۂ ثانیہ مین فرمایا أَسْأَلُكَ بِحَقِّ حَبِيبِكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ لَاكَفَيْتَنِي
مُؤْنَةَ الدُّنْيَا وَكُلَّ هَوْلٍ دُونَ الْجَنَّةِ پھر تیسرے سجدہ مین فرمایا أَسْأَلُكَ
بِحَقِّ حَبِيبِكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ لِمَا غَفَرْتَ لِيَ الْكَثِيرَ مِنَ الذُّنُوبِ
وَالْقَلِيلَ وَقَبِلْتَ مِنْ عَمَلِي الْيَسِيرَ پھر چوتھے سجدہ مین فرمایا أَسْأَلُكَ بِحَقِّ
حَبِيبِكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ لِمَا أَدْخَلْتَنِي الْجَنَّةَ وَجَعَلْتَنِي مِنْ
سُكَّانِهَا وَلِمَا نَجَّيْتَنِي مِنْ سَفَعَاتِ النَّارِ بِرَحْمَتِكَ ۔

حدیث ۔ از بحار مسعدۃ ابن صدقہ نے کہا کہ جناب امام جعفر صادق ع نے فرمایا کہ
میرے والد سجدہ مین یہ کہا کرتے تھے اَللّٰهُمَّ إِنَّ ظَنَّ النَّاسِ بِي حَسَنٌ

فَاغْفِرْ لِي مَا لَا يَعْلَمُوْنَ وَلَا تُؤَاخِذْنِي بِمَا يَقُولُوْنَ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ
پھر فرمایا حضرت نے کہ میرے والد ماجد سجدہ مین یہ بھی کہا کرتے تھے يَا ثِقَتِي وَرَجَائِي فِي شِدَّتِي وَرَخَائِي صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَالْطُفْ بِي فِي جَمِيعِ أَحْوَالِي فَإِنَّكَ تَلْطُفُ لِمَنْ تَشَاءُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ وَعَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ وَسَلَّمَ كَثِيْرًا۔

حدیث۔ از توحید جناب صدوق علیہ الرحمہ۔ جناب صدوق علیہ الرحمہ نے اپنے والد سے اور اُنھون نے سعد ابن عبداللہ سے اور انھون محمد ابن الحسین ابن ابی الخطاب سے اور انھون نے محمد ابن اسمٰعیل ابن بزیع سے اور انھون نے ابراہیم عبد الحمید سے کہا کہ سُنا مین نے جناب امام ابوالحسن ؑ سجدہ مین یہ کہا کرتے تھے يَا مَنْ عَلَا فَلَا شَيْءَ فَوْقَهُ وَيَا مَنْ دَنَا فَلَا شَيْءَ دُوْنَهُ اِغْفِرْ لِي وَلِأَصْحَابِي۔

حدیث۔ از عیون الاخبار الرضا ؑ علی ابن عبداللہ سے اور اُنھون نے محمد ابن علی ابن شاہویہ سے اور انھون نے ابوالحسن الصائغ سے اور اُنھون نے اپنے چچا سے روایت کی ہے کہ کہا اُنھون نے کہ سُنا مین نے جناب امام رضا ؑ سجدہ مین یہ کہتے تھے لَكَ الْحَمْدُ إِنْ أَطَعْتُكَ وَلَا حُجَّةَ لِي إِنْ عَصَيْتُكَ وَلَا صُنْعَ لِي وَلِغَيْرِي فِي إِحْسَانِكَ وَلَا عُذْرَ لِي إِنْ أَسَأْتُ مَا أَصَابَنِي مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنْكَ يَا كَرِيْمُ اغْفِرْ لِمَنْ فِي مَشَارِقِ الْأَرْضِ وَمَغَارِبِهَا مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ۔

من مؤلف۔ نماز واجبہ ہو یا غیر واجبہ ہر نماز مین بحالت سجدہ بعد ذکر واجب کے جو دعا جس حاجت کے لیے چاہے کرے انشاء اللہ مستجاب ہی اور جناب شہید ثانی علیہ الرحمہ نے بھی اسیطرح تحریر فرمایا ہی خصوصاً واسطے دفع عوارض کے حالت سجدہ مین دعا کا کرنا نہایت مؤثر ہی۔

حدیث۔ از مستدرک الوسائل جناب ملّا حسین نوری علیہ الرحمہ فرمایا جناب رسولِ خدا نے کہ رکوع پس تعظیم کرو اُسمین پروردگار عالم کی لیکن سجود پس کوشش کرو دعا مین کیونکہ مستجاب ہوتی ہی

من مؤلف۔ جس دعا کو چاہے اپنی حاجت کے مطابق کتب ادعیہ مین سے دیکھکر یاد کرلے بعد اُسکے سجود مین پڑھا کرے۔

پس سجدہ اول سے سر کو اُٹھا دے اور تکبیر یعنی اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہے یہ تکبیر مستحب ہی اور وقت تکبیر کے دونون ہاتون کا بلند کرنا بھی مستحب ہی اور سجدہ سے سر کا اُٹھانا واجب ہی اور اسیطرح سجدۂ اول سے سر کو اُٹھا کر جلسہ باطمینان اگرچہ قلیل ہو واجب ہی اگر عمداً ترک کرے تو نماز باطل ہی اور اگر سہواً ہو تو نماز صحیح ہی مگر جمیع نوافل و نمازہاے سنتی مین مطلقاً جائز ہے پس جب نماز واجبہ مین سجدۂ اول سے سر اُٹھا کر تکبیر کہکر بیٹھے تو بائین پہلو کے بھل بیٹھے کہ دونون پاؤن بجانب راست باہر اس طرح رکھے کہ پشت قدم پاے چپ کو زمین پر اور اسی پاؤن کے تلوہ پر پشت پاے راست کو رکھے پس سجدۂ اول سے بیٹھنے کے بعد ایک مرتبہ استغفار یعنی اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ کہے بعد اسکے اس دعا کو پڑھے اسکی حدیث یہ ہی

حدیث۔ از مستدرک۔ محمد بن یعقوب کلینی نے فضیل ابن یسار سے اور اُنھون نے جناب امام جعفر صادقؑ سے روایت کی ہی کہ فرمایا حضرت نے کہ جناب امام زین العابدینؑ جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تھے تو حضرت کا رنگ متغیر ہو جاتا تھا اور جب سجدہ فرماتے تھے تو جب تک پسینہ نہ گرتا تھا حضرت سر نہ اُٹھاتے تھے پھر سجدۂ اول سے سر اُٹھا کر بیٹھکر فرماتے تھے اَللّٰهُمَّ اعْفُ عَنِّيْ وَاغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاجْبُرْنِيْ وَاهْدِنِيْ اِنِّيْ لِمَا اَنْزَلْتَ اِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيْرٌ اور جناب کفعمی علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہین کہ سجدۂ اول سے سر اُٹھا کر جب بیٹھے تو یہ کہے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاجْبُرْنِيْ وَاهْدِنِيْ اِنِّيْ لِمَا اَنْزَلْتَ اِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيْرٌ اور بعض نسخ مین اسطرح ہی اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَادْفَعْ عَنِّيْ اِنِّيْ لِمَا تا آخر دعا اور شیخ بہائی علیہ الرحمہ نے مفتاح الفلاح مین بعد خَيْرٍ فَقِيْرٌ تَبَارَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ تحریر فرمایا ہی بعد اسکے تکبیر کہے اور یہ تکبیر بھی مستحب ہی بعد اس تکبیر کے سجدۂ ثانیہ مین جائے اور سجدۂ ثانیہ کو مثل سجدۂ اول کے بجالائے مستحب ہی کہ جسوقت مین جاے دونون ہاتون کی

اُنگلیون کو ملا ہوا اور ہتیلیون کو پھیلا ہوا کان کے برابر رکھے پس سجدۂ ثانیہ کو مثل سجدۂ اول
کے بجالا کر تکبیر کہے اور یہ تکبیر بھی مستحب ہی اور اس تکبیر مین بھی ہاتون کو بلند کرنا مستحب ہی
پس تکبیر کہکر جلسہ باطمینان کرے مگر یہ جلسہ واجب نہین ہی مستحب ہی پس بعد سجدۂ ثانیہ کے
تکبیر کہکر ذرا جلسہ استراحت کر کے کھڑا ہووے اور وقت کھڑے ہونے کے دونون ہاتون
کی ہتیلیان زمین پر رکھے اور اول دونون زانون کو زمین سے اُٹھائے بعد از ان
دونون ہاتون کو اُٹھائے پس یہ کہتا ہوا کھڑا ہووے۔ بِحَوْلِ اللّٰہِ وَقُوَّتِہٖ اَقُوْمُ
وَاَقْعُدُ یا یہ کہے اَللّٰھُمَّ رَبِّیْ بِحَوْلِکَ اَقُوْمُ وَاَقْعُدُ پس دوسری رکعت کو مثل
رکعت اول کے بجالاوے مگر رکعت دویم مین بعد سورۂ حمد کے بالعوض کسی دوسرے کے
سورۂ توحید پڑھے بہتر ہی اور بعد سورۂ توحید کے دونون ہاتھ اُٹھاکر قنوت پڑھے۔

(۹) **قنوت**۔ قنوت نماز مین سنت مؤکدہ ہی واجب نہین ہی اور مراد قنوت سے دعا کا
طلب کرنا جیسے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ یا رَبِّ اغْفِرْلِیْ کہے اگر قنوت مین صرف رَبِّ اغْفِرْلِیْ
کہے کافی ہی حدیث ہی کہ قنوت مین تین مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ پر بھی اکتفا کر سکتا ہی اور مستحب ہی
کہ بحالت قنوت دونون ہاتون کو ملا ہوا برابر مُونہہ کے اور ہتیلیون کو آسمان کی جانب
کھُلا ہوا رکھے اور سوائے دونون انگوٹھون کے باقی اُنگلیون کو ملا رکھے اور رفع یدین
ہر قنوت مین مستحب ہی اور وقت پڑھنے قنوت کے نظر ہتیلیون پر رکھے حدیث ہی کہ جسوقت بندہ
واسطے دعا کے ہاتھ بلند کرتا ہی پس خدائے تعالیٰ کو شرم آتی ہی اس سے کہ اُسکا ہاتھ خالی
پھیرے لہذا اپنے فضل وکرم سے ہاتون کو بھر دیتا ہی۔ اہین علما کا اختلاف ہی کہ قنوت غیر
زبان عربی مین پڑھنا جائز ہی یا نہین ہی بعضون کے نزدیک غیر عربی مین بھی جائز ہی اور
احوط عربی مین پڑھنا ہی اور احادیث سے ثابت ہی کہ بحالت نماز قرات واجبہ واذکار واجبہ
کے مطلق مناجات بدرگاہ مجیب الدعوات بحالت قنوت اور نیز بحالت سجود اور بحالت رکوع
اور بحالت تشہد اور بحالت قیام سب مین جائز ہی اسی سبب سے دعائین ائمہ عم سے بحالت

رکوع وسجود وغیرہ منقول ہین اور افضل ترنماز واجبہ کا قنوت دعاے مغفرت ہی پس اپنے اور اپنے والدین کے لئے دعاے مغفرت کرے اس دعا کو پڑھے۔

(الف) حدیث۔ ازبحار الانوار۔ سعد بن ابی خلف نے کہا کہ فرمایا جناب امام جعفر صادق ع نے کہ تیرے لیئے قنوت مین اس دعا کا پڑھنا کافی ہی اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلِوَالِدَیْنَا وَارْحَمْنَا وَعَافِنَا وَاعْفُ عَنَّا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ۔

(ب)۔ احادیث مین جمیع مؤمنین مؤمنات کے لئے دعاے مغفرت کرنے کی فضیلت بہت ہی خلاصہ یہ کہ جو دعا مؤمنین غائب کے لئے کی جائے اُس دعا کو باری تعالیٰ اُسکے حق مین بہت جلد قبول کرتا ہی لہذا جمیع مؤمنین مؤمنات کے لئے بھی دعاے مغفرت ضرور کرے اس طرح کے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِجَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ الْاَحْیَاءِ مِنْھُمْ وَالْاَمْوَاتِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ۔

(ج) قنوت مین جو دعا چاہے کرے مگر اولیٰ وہ دعائین ہین جو ائمہ علیہم السّلام سے وارد ہین اور قبل قنوت کے کلمات فرج کہے کلمات فرج کے بعد قنوت پڑھے کلمات فرج یہ ہین۔

کلمات فرج۔ جناب شیخ بہائی علیہ الرحمہ مفتاح الفلاح مین تحریر فرماتے ہین کہ قنوت مین اوّل کلمات فرج کہے وہ یہ ہین لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْاَرَضِیْنَ السَّبْعِ وَمَا فِیْھِنَّ وَمَا بَیْنَھُنَّ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ بعد اسکے جسدعا کو چاہے قنوت مین پڑھے۔

(د) حدیث۔ ازبحار الانوار۔ بحوالہ جامع بزنطی کہ اسمین بعض افاضل کے

خط سے نقل کیا ہی اور انھون نے جمیل سے اور انھون نے زرارہ سے اور انھون نے
جناب امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہی کہ فرمایا حضرت نے کہ قنوت مین اس دعا کو پڑھو
اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِی وَارْحَمْنِی وَاعْفُ عَنِّی اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۔

(ھ) حدیث۔ از تذکرہ جناب علامہ علیہ الرحمہ فرمایا جناب امام حسن ابن امیر المومنینؑ
نے کہ جناب رسولخداؐ نے یہ کلمات قنوت کے مجکو تعلیم فرمائے جنکو مین پڑھا کرتا ہون
اَللّٰھُمَّ اھْدِنِی فِیْمَنْ ھَدَیْتَ وَعَافِنِی فِیْمَنْ عَافَیْتَ وَتَوَلَّنِی فِیْمَنْ
تَوَلَّیْتَ وَبَارِکْ لِی فِیْمَا اَعْطَیْتَ وَقِنِی شَرَّ مَا قَضَیْتَ اِنَّکَ تَقْضِی وَلَا یُقْضٰی
عَلَیْکَ اِنَّہٗ لَا یَذِلُّ مَنْ وَالَیْتَ تَبَارَکْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ۔

(و) حدیث۔ از فقہ الرضاؑ فرمایا حضرت نے کہ قنوت مین ان کلمات کو پڑھو
اَللّٰھُمَّ اَنْتَ اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ الْعَلِیُّ
الْعَظِیْمُ سُبْحَانَکَ رَبَّ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ وَرَبَّ الْاَرَضِیْنَ السَّبْعِ
وَمَا فِیْھِنَّ وَمَا بَیْنَھُنَّ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ٥ یَا اَللّٰہُ الَّذِی لَیْسَ
کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاغْفِرْ لِی وَلِوَالِدَیَّ وَلِجَمِیْعِ
الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ٥۔

(ز) کتاب نہایہ مین جناب ابوجعفر طوسی علیہ الرحمہ نے اس دعا کو تحریر فرمایا ہی
کہ جناب علی بن موسی الرضا علیہ السلام جمیع قنوت ہائے نماز واجبہ مین اس دعا کو پڑھا
کرتے تھے رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّکَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَجَلُّ
الْاَکْرَمُ اور جناب شیخ صدوق علیہ الرحمہ نے مقنع مین بھی اس قنوت کو تحریر فرمایا ہی۔

(ح)۔ جناب ملا محمد باقر مجلسی علیہ الرحمہ نے بحار الانوار مین ابن ابی عقیل سے نقل
کیا ہی کہ جناب امیرؑ قنوت مین اس دعا کو پڑھا کرتے تھے اَللّٰھُمَّ اِلَیْکَ شَخَصَتِ
الْاَبْصَارُ وَنُقِلَتِ الْاَقْدَامُ وَرُفِعَتِ الْاَیْدِی وَمُدَّتِ الْاَعْنَاقُ وَاَنْتَ

رُعِینتْ بِالْاَلْسُنِ وَاِلَیْکَ سِرُّهُمْ وَنَجْوٰیهُمْ فِی الْاَعْمَالِ رَبَّنَا افْتَحْ بَیْنَنَا وَبَیْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَیْرُ الْفَاتِحِیْنَ ۝ اَللّٰهُمَّ نَشْکُوْا اِلَیْکَ غَیْبَةَ نَبِیِّنَا وَقِلَّةَ عَدَدِنَا وَکَثْرَةَ عَدُوِّنَا وَتَظَاهُرَ الْاَعْدَاءِ عَلَیْنَا وَوُقُوْعَ الْفِتَنِ بِنَا فَفَرِّجْ ذٰلِکَ اَللّٰهُمَّ بِعَدْلٍ تُظْهِرُهٗ وَاِمَامِ حَقٍّ تُعَرِّفُهٗ اِلٰهَ الْحَقِّ اٰمِیْنَ رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ ۝-

(ط) - قنوت مین حتی الامکان طول دے چنانچہ فرمایا جناب امام جعفر صادق ؑ نے کہ دنیا مین جو شخص قنوت مین طول دے آخرت مین راحت طولانی پائے-

(ی) - جو آیات طلب مغفرت مین وارد ہین اُنکو قنوت مین پڑھے جیسے یہ آیت ہے-

اوّل - رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَارْحَمْهُمَا کَمَا رَبَّیَانِیْ صَغِیْرًا-

دویم اس آیت مین طلب مغفرت اپنی اور اپنے والدین و مومنین کی ہے رَبَّنَا اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ-

سویم - اس آیت مین دعاے مغفرت اپنے لئے اور اپنے والدین اور اُن مومنین کے لئے ہے کہ جو گھر مین رہتے ہون اور نیز جمیع مومنین مومنات کے لئے ہے رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَیْتِیَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِیْنَ اِلَّا تَبَارًا ۝ اگر وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِیْنَ اِلَّا تَبَارًا ۝ آیۂ مذکور مین نہ کہے تو کوئی قباحت نہین کہی اور اگر کہے تو واسطے ہلاکت ظالمان کے مفید ہے

چہارم - یہ آیہ مخصوص واسطے ترقی رزق کے ہے اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا اَنْزِلْ عَلَیْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَکُوْنُ لَنَا عِیْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰیَةً مِّنْکَ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ ۝-

پنجم - یہ آیہ واسطے نصرت پانے اوپر قوم مفسدین کے ہے رَبِّ انْصُرْنِیْ عَلَی الْقَوْمِ الْمُفْسِدِیْنَ

ششم - یہ آیہ براے فتح یابی ہے - رَبِّ اِنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ-

ہفتم - یہ آیت قوم ظالمین پر نصرت پانے کے لئے ہی رَبِّ نَجِّنِي مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۝
ہشتم یہ آیہ برائے طلب مغفرت و ثابت قدمی ایمان و فتح یابی بر کفار ہی رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَإِسْرَافَنَا فِي أَمْرِنَا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ۝
نہم - یہ آیت واسطے طلب فرزند کے ہی یا رَبِّ هَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً إِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاءِ رَبِّ لَا تَذَرْنِي فَرْدًا وَأَنْتَ خَيْرُ الْوَارِثِينَ ۝ اس آیہ کے بارہ مین یہ حدیث مکارم الاخلاق مین جناب امام جعفر صادقؑ سے منقول ہی کہ ایک شخص خدمت آنحضرتؑ مین آیا اور کہا کہ میرے کوئی فرزند نہین ہوتا حضرت نے فرمایا کہ بعد ہر نماز واجبہ کے سجدہ کر اور اس آیہ کو پڑھو یا رَبِّ هَبْ لِي تا خَيْرُ الْوَارِثِينَ ۝ راوی کہتا ہی کہ چند روز مداومت کی دو پسر تولد ہوئے ایک کا نام علی اور دوسرے کا نام حسین رکھا - اختیار ہی جو دعا چاہے قنوت مین طلب کرے - پس بعد قنوت کے رکوع مین جاوے اور بعد رکوع و سجود کے تشہد کے لئے بیٹھے -

(۱۰) تشہد - واجبات نماز سے ہی جمیع نمازہاے واجبہ مین اگر نماز دو رکعتی ہے تو بعد رکعت دویم کے واجب ہی اور نماز مغرب مین بعد رکعت دویم و سویم کے اور اگر نماز چہار رکعتی ہی تو بعد رکعت دویم و چہارم کے تشہد پڑھے اور مستحب ہی کہ بحالت تشہد دست راست کو ران راست پر اور دست چپ کو ران چپ پر رکھے اور انگلیون کو ملا ہوا رکھے اور بحالت تشہد نظر نیچے کو کرے یعنے دامن پر رکھے یہ عبارت قدر واجب تشہد سے ہی أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ -

بحار الانوار مین کتاب علل سے کہ جو محمد بن علی بن ابراہیم کی ہی اُنھون نے بحدیث مرسل لکھا ہی کہ تشہد واجب اسقدر ہی أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ -

حدیث - جناب علامہ مجلسی علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہین کہ فرمایا جناب امام محمد باقرؑ نے کہ جو کوئی کہے اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ خدائے تعالٰے واسطے اوسکے ہزار ہزار حسنہ ثبت فرماتا ہی اور بحدیث دیگر دو ہزار حسنہ واسطے اُسکے ثبت فرماتا ہی - اور بعد تشہد کے درود شریف پڑھنا بھی واجب ہی

فلاح السائل مین جناب سید علی ابن طاؤس علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہین کہ تشہد مین یہ کہے بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَالْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰى كُلُّهَا لِلّٰهِ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ - اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّتَقَبَّلْ شَفَاعَتَهٗ فِيْ اُمَّتِهٖ وَارْفَعْ دَرَجَتَهٗ -

من مولف - بعد اسکے ایک مرتبہ کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ -

حدیث - بحار الانوار ابو بصیر نے جناب امام جعفر صادقؑ سے روایت کی ہی کہ دوسری رکعت مین اس طرح سے تشہد پڑھے مستحب ہی - بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَخَيْرُ الْاَسْمَاءِ لِلّٰهِ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ وَاَشْهَدُ اَنَّ رَبِّيْ نِعْمَ الرَّبُّ وَاَنَّ مُحَمَّدًا نِعْمَ الرَّسُوْلُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّتَقَبَّلْ شَفَاعَتَهٗ فِيْ اُمَّتِهٖ وَارْفَعْ دَرَجَتَهٗ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اگر نماز دو رکعتی ہی تو بعد اسکے یہ کہے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ یہ سلام داخل تشہد ہی اور اگر نماز سہ رکعتی یا چہار رکعتی ہی تو بِحَوْلِ اللّٰهِ وَقُوَّتِهٖ اَقُوْمُ وَاَقْعُدُ کہتا ہوا کھڑا ہووے سہ رکعتی نماز کی تیسری رکعت مین اور چار رکعتی نماز کے چوتھی رکعت مین اختیار ہی کہ سورہ حمد پڑھے یا بجائے الحمد کے صرف تین مرتبہ تسبیحات اربعہ یعنی سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ کہے اور افضل یہ ہی کہ بعد تسبیحات اربعہ کے

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ کہکر رکوع میں جاوے یہی جناب علامہ مجلسی علیہ الرحمہ نے بحار الانوار میں تحریر فرمایا ہے اور حدیث بھی نقل کی ہے کہ عبید بن زرارہ نے سوال کیا جناب امام جعفر صادق ع سے ظہر کی اخیر دو رکعتوں سے حضرت نے فرمایا کہ تسبیح اور تحمید کر اور استغفار کر اپنے گناہوں سے (مراد تسبیح وتحمید سے تسبیحات اربعہ ہے اور مراد استغفار سے اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ ہے) اور چاہے سورۂ الحمد پڑھے کہ سورہ الحمد تحمید ہے اور دعا بھی ہے۔

حدیث - از دعایم الاسلام - جناب امام جعفر صادق ع تشہد اول میں یہ کہا کرتے تھے بِسْمِ اللّٰهِ وَالْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰى كُلُّهَا لِلّٰهِ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَتَقَبَّلْ شَفَاعَتَهٗ فِيْ اُمَّتِهٖ اور تشہد اخیر میں (یعنے دوسرے تشہد میں) یہ کہا کرتے تھے بِسْمِ اللّٰهِ اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ الطَّيِّبَاتُ الطَّاهِرَاتُ الصَّلَوَاتُ الزَّاكِيَاتُ الْحَسَنَاتُ الْغَادِيَاتُ الرَّائِحَاتُ النَّاعِمَاتُ السَّابِغَاتُ لِلّٰهِ مَا طَابَ وَصَلُحَ وَخَلَصَ وَزَكٰى فَلِلّٰهِ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ اَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ نِعْمَ الرَّبُّ وَاَنَّ مُحَمَّدًا نِعْمَ الرَّسُوْلُ ثُمَّ اَثْنِ عَلٰى رَبِّكَ بِمَا قَدَرْتَ عَلَيْهِ مِنَ الثَّنَاءِ الْحَسَنِ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ پس اپنے نفس کے لئے سوال کرے اور جو چیز محبوب ہو اسکو باریتعالیٰ سے طلب کرے

من مؤلف از جناب شیخ ابراہیم کفعمی علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہیں۔

تشہد ثانی میں اس تشہد کا پڑھنا مستحب ہے بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَخَيْرُ الْاَسْمَاءِ لِلّٰهِ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ وَاَشْهَدُ اَنَّ رَبِّيْ نِعْمَ الرَّبُّ وَاَنَّ مُحَمَّدًا نِعْمَ الرَّسُوْلُ پس کہے اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ

وَالصَّلوٰةُ الطَّيِّبَاتُ الطَّاهِرَاتُ الزَّاكِيَاتُ الْعَادِيَاتُ الرَّائِحَاتُ السَّابِغَاتُ النَّاعِمَاتُ لِلّٰهِ مَا طَابَ وَزَكَا وَطَهُرَ وَخَلَصَ وَصَفَا فَلِلّٰهِ پس کہے اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَنَذِيْرًا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ وَاَشْهَدُ اَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَا رَيْبَ فِيْهَا وَاَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ ٥ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَسَلِّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَتَرَحَّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ وَسَلَّمْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ٥ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَا اِنَّكَ رَءُوْفٌ الرَّحِيْمُ ٥ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَامْنُنْ عَلَيَّ بِالْجَنَّةِ وَعَافِنِيْ مِنَ النَّارِ ٥ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ الْاَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَلَا تَزِدِ الظَّالِمِيْنَ اِلَّا تَبَارًا ٥ پس سلام کہے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ پس بہ نیت ختم نماز کے چشم راست سے جانب گوشہ راست اشارہ کرکے کہے اَلسَّلَامُ عَلٰى جَمِيْعِ اَنْبِيَاءِ اللّٰهِ وَمَلٰئِكَتِهٖ وَرُسُلِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَى الْاَئِمَّةِ الْهَادِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ جناب کفعمی علیہ الرحمہ نے مصباح مین اور جناب علامہ مجلسی علیہ الرحمہ نے بحار الانوار مین فلاح السائل سے سلام مذکور کو اسیطرح تحریر فرمایا ہی پس وقت کہنے سلام مذکور کے یہ خیال کرے کہ جمیع انبیا و ملائکہ و ائمہ علیہ السلام پر سلام کرتا ہون پس نماز اس سلام پر ختم ہے بعد اسکے جانب چپ گوشہ چشم چپ سے اشارہ کرکے کہے اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ یہ تیسرا سلام مستحب ہی واجب نہین ہی۔

(۱۱) سلام بھی واجبات نماز سے ہی پس بعد تشہد کے تین سلام ہین پہلا سلام اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ مستحب ہی یہ داخل تشہد ہی کہ جیسا اوپر تحریر ہوچکا ہی اور دوسرا سلام واجب ہی پس بہ نیت ختم نماز اور بقصد وجوب چشم راست سے جانب گوشۂ راست اشارہ کرکے کہے اَلسَّلَامُ عَلٰی جَمِیْعِ اَنْبِیَاءِ اللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَرُسُلِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَی الْاَئِمَّةِ الْهَادِیْنَ الْمَهْدِیِّیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِیْنَ چنانچہ اوپر تحریر ہوچکا ہی یا بجاے اس سلام کے اس سلام کو کہے اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اختیار ہی ان دونون مین سے جس سلام کو چاہے بہ نیت وجوب وختم نماز کے کہے بعد اسکے تیسری مرتبہ بجانب چپ سلام کرے یہ سلام مستحب ہی نہ واجب اور سلام بعد نماز کے امان ہی بلاہاے دنیا وآخرت سے۔

حدیث۔ از مصباح الشریعۃ خلاصہ اُسکا یہ ہی کہ فرمایا جناب امام جعفر صادق ع نے کہ سلام بعد ہر نماز کے امان ہی یعنے جو شخص حکم خدا اور سنت نبی کو خشوع اور خضوع سے ادا کرتا ہی اُسکے لئے امان ہی دنیا کی بلاؤن سے اور عذاب آخرت سے اور سلام ایک اسم اسماء الٰہی سے ہے جس کو باریتعالیٰ نے اپنے مخلوق کے لئے امانت رکھا ہی تاکہ وہ استعمال کرین اُسکو معنی معاملات اور صحبت ومعاشرت اور امانتون مین۔

(۱۲) شکیات نماز۔ شکیات نماز کی اکیس ۲۱ صورتین ہین پانچ صورتونکا اعتبار نہین جن پانچ صورتون کا اعتبار نہین۔ وہ یہ ہین۔ اوّل شک بعد سلام نماز کے ہو۔ یعنے بعد سلام نماز کے عدد رکعات مین شک کرے تو اس شک کا اعتبار نہین نماز صحیح ہے۔

دویم شک بعد از وقت نماز یعنے بعد گذر جانے وقت نماز کے عدد رکعات مین شک ہوا تو اس شک کا بھی اعتبار نہین نماز صحیح ہی۔

سویم۔ شک بعد از محل شک بعد از محل سے مراد یہ ہی کہ مثلاً سجدہ مین ہی اور شک کرتا ہی کہ رکوع کیا یا نہین

یا یہ کہ قنوت مین ہی اور شک کرتا ہی کہ سورۂ حمد اور دوسرا سورہ پڑھا یا نہین یا دوسرا سورہ پڑھتا ہی کہ سورۂ حمد پڑھا یا نہین پس شک بعد از محل کا اعتبار نہین نماز صحیح ہی

چہارم۔ شک کثیر الشک۔ پس شک کثیر الشک کا بھی اعتبار نہین نماز صحیح ہی کثیر الشک اُسکو کہتے ہین کہ جسکو ایک نماز مین تین مرتبہ یعنے تین محل پر شک ہو جائے یا یہ کہ تین وقت کی نمازونمین ایک قسم کا متواتر شک ہو پس یہ کثیر الشک ہی اور اگر تین وقت کی نمازون مین مطلق شک نہ ہو یا ایک نماز مین تین محل پر شک نہ ہو تو وہ کثیر الشک کے اطلاق سے خارج ہو جائیگا۔

پنجم۔ شک امام اور ماموم کا یعنی امام اور ماموم مین سے کسی ایک کو شک ہو اور دوسرے کو یاد ہو لیکن اس صورت مین شک کنندہ کا اعتبار نہین ہی مثلاً امام کو شک ہو تین اور چار مین اور ماموم کو یاد ہی کہ تیسری رکعت ہی یا چوتھی رکعت ہی تو امام اپنے شک پر اعتنا نہ کرکے ماموم کے قول پر عمل کریگا اور اسیطرح جب ماموم کو شک ہو تو وہ امام پر اعتماد کریگا نماز صحیح ہی۔

جن آٹھ صورتمین نماز باطل ہی وہ یہ ہین **اوّل** شک دو رکعتی نماز واجب مین سوائے نماز احتیاط کے مثلاً نماز صبح اور نماز جمعہ اور نماز قصر ظہر و عصر و عشا کے عدد رکعات مین شک ہو تو نماز باطل ہی۔

دوئم۔ تین رکعتی نماز مین شک ہو یعنی نماز مغرب کے عدد رکعات مین شک ہو تو نماز باطل ہی۔

سوئم۔ چار رکعتی نماز مین جبکہ پہلی رکعت کا یا نون درمیان مین ہو یعنی چار رکعتی نماز کی جو رکعت پڑھ رہا ہے اسمین شک ہو کہ یہ پہلی رکعت ہی یا دوسری یا پہلی ہی یا تیسری یا پہلی ہی یا چوتھی پس یہ نماز باطل ہی۔

چہارم۔ چار رکعتی نماز مین شک ہو جبکہ دوسری رکعت کا پانون درمیان مین ہو قبل اکمال سجدتین کے۔ مثلاً جو رکعت پڑھ رہا ہی اُسکے دونون سجدہ تمام نہ ہوے تھے کہ شک ہوا کہ یہ رکعت دوسری یا تیسری یا دوسری تھی یا چوتھی پس یہ نماز باطل ہی اور اگر یہ بعد اکمال سجدتین کے شک ہی تو اسکا تدارک صورت صحیحہ مین تحریر کیا جائیگا۔

پنجم۔ چار رکعتی نماز کی دوسری رکعت اور پانچوین رکعت مین شک ہو۔ یعنی جو رکعت پڑھ رہا ہی اُسکے دونون سجدہ تمام نہ ہوے تھے کہ شک ہوا کہ یہ دوسری رکعت ہی یا پانچوین پس نماز باطل ہی۔

ششم۔ چار رکعتی کی تین اور چھ مین شک ہو۔ یعنی جو رکعت پڑھ رہا ہی اُسمین شک کرے کہ یہ تیسری رکعت ہی یا چھٹی پس نماز باطل ہی۔
ہفتم۔ چار رکعتی کی چار اور چھ مین شک کرے۔ یعنی جو رکعت پڑھ رہا ہی اسمین شک کرے کہ یہ چوتھی رکعت ہی یا چھٹی رکعت ہی پس نماز باطل ہی۔
ہشتم۔ شک رکعات مین کہ جسکا علم نہ ہو۔ یعنی شک تعداد رکعات مین اس طرح سے کرے کہ اسکو کچھ علم نہ ہو کہ مین نے کتنی رکعتین پڑھی ہین پس نماز باطل ہے اور جن
آٹھ صورتون مین نماز صحیح ہی وہ یہ ہین اوّل چار رکعتی نماز کی جو رکعت پڑھ رہا ہی اُسمین شک کرے کہ یہ دوسری ہی یا تیسری اگر یہ شک قبل اکمال سجدتین کے ہو تو اسکا حکم اوپر تحریر ہو چکا کہ نماز باطل ہی اور اگر بعد اکمال دونون سجدون کے ہو تو بنا تین پر کرکے نماز کو تمام کرے بعد اُسکے فوراً نماز احتیاط کی ایک رکعت کھڑے ہو کر یا دو رکعت بیٹھ کر بجالائے بعد اسکے بنا بر احتیاط کے اصل نماز کا اعادہ بھی مستحب ہی۔
دویم۔ چار رکعتی نماز کی جو رکعت پڑھ رہا ہی اسمین شک کرے کہ یہ تیسری ہی یا چوتھی پس جہان کہین شک ہو خواہ قبل دونون سجدون کے ہو یا بعد دونون سجدون کے ہو بنا چار رکعت پر کرکے نماز کو تمام کرے بعد اسکے ایک رکعت نماز احتیاط کی کھڑے ہو کر خواہ دو رکعت بیٹھ کر بجالائے بعد اسکے اصل نماز کا اعادہ بھی بنا بر احتیاط کے مستحب ہی۔
سویم۔ چار رکعتی نماز کی جو رکعت پڑھ رہا ہی اُسمین شک کرے کہ یہ دوسری ہی یا چوتھی اگر قبل اکمال سجدتین کے شک ہو تو حکم اُسکا اوپر تحریر ہو چکا ہی کہ یہ نماز باطل ہی اور اگر بعد اکمال سجدتین کے شک ہی تو نماز صحیح ہی بنا چار پر کرکے نماز کو تمام کرے بعد اسکے دو رکعت نماز احتیاط کی کھڑے ہو کر بجالائے۔
چہارم۔ چار رکعتی نماز کی جو رکعت پڑھ رہا ہی اسمین شک کرے کہ یہ دوسری رکعت ہی یا دوسری ہی یا تیسری یا دوسری ہی یا چوتھی پس اگر یہ قبل اکمال سجدتین کے ہو تو حکم اُسکا اوپر تحریر ہو چکا کہ نماز باطل ہی اور اگر بعد اکمال سجدتین کے ہو تو نماز صحیح ہی بنا چار پر کرکے نماز کو تمام کرے بعد اسکے دو رکعت

نماز احتیاط کی اول کھڑے ہو کر بعد اُسکے دو رکعت نماز احتیاط کی بیٹھ کر بجالائے۔

پنجم۔ چار رکعتی نماز کی جو رکعت پڑھ رہا ہی اُسمین شک کرے کہ یہ چوتھی ہی یا پانچوین اگر یہ شک حالت قیام مین قبل از رکوع کے ہو تو بیٹھ جائے شک اُسکا راجع ہوگا تین اور چار کی طرف پس بنا چار پر کرکے نماز کو تمام کرے اور ایک رکعت نماز احتیاط کی کھڑے ہو کر یا دو رکعت نماز احتیاط کی بیٹھ کر بجالائے بعد اسکے اصل نماز کا اعادہ کرنا بھی مستحب ہی اور اگر بعد اکمال سجدتین کے ہو تو دو سجدہ سہو کے بہ نیت واجب بجالائے بعد اسکے احوط یہ ہی کہ اعادہ اصل نماز کا بھی کرے۔

ششم۔ چار رکعتی نماز کی جو رکعت پڑھ رہا ہی اسمین شک کرے کہ یہ تیسری ہی یا پانچوین اگر یہ شک بحالت قیام قبل از رکوع کے ہی تو بیٹھ جائے یہ شک راجع ہوگا دو اور چار کی طرف پس بنا چار پر کرکے نماز کو تمام کرے بعد اسکے دو رکعت نماز احتیاط کی کھڑے ہو کر بجالائے اور دو سجدہ سہو احتمال زیادتی قیام کے بھی بجالائے اور بعد اسکے بنابر احتیاط کے اعادہ کرنا اصل نماز کا بھی مستحب ہی۔

ہفتم۔ چار رکعتی نماز کی جو رکعت پڑھ رہا ہی اسمین شک کرے کہ یہ تیسری ہی یا چوتھی یا پانچوین اور یہ شک بحالت قیام قبل از رکوع کے ہی پس بیٹھ جائے یہ شک رجوع کرتا ہی دو اور تین اور چار کی طرف پس بنا رچار پر کرکے نماز کو تمام کرے اور بعد اسکے اول دو رکعت نماز احتیاط کی کھڑے ہو کر پھر دو رکعت نماز احتیاط کی بیٹھ کر بجالائے اور دو سجدہ سہو کے بھی کرے بعد اسکے بنابر احتیاط کے اعادہ اصل نماز کا بھی مستحب ہے۔

ہشتم۔ چار رکعتی نماز کی جو رکعت پڑھ رہا ہی اُسمین شک کرے کہ یہ پانچوین ہی یا چھٹی اور یہ شک حالت قیام مین قبل از رکوع کے ہی پس بیٹھ جائے شک اُسکا راجع ہوگا چار اور پانچ کی طرف پس چار پر بناء کرکے نماز کو تمام کرے بعد ازان دو سجدہ سہو کے بہ نیت واجب بجالائے اور دو سجدہ سہو کے بہ نیت زیادتی قیام کے بھی احتیاطاً بجالائے اور اعادہ اصل نماز بھی کرے۔

(۱۳) **نماز احتیاط** مین وہ کل شرائط ہین جو نماز واجب مین ہین مثل طہارت و قبلہ کے اور نیز عمل مین نہ لانا نماز کی باطل کرنیوالی چیزونکا پس بعد تمام نماز واجبہ کے فوراً نماز احتیاط کو بجالائے اسطرح پر کہ نیت کرے کہ نماز احتیاط پڑھتا ہون واجب قربۃً الی اللہ

پس تکبیر کہکر صرف سورۂ الحمد پڑھے بعد اسکے رکوع و سجود کرکے اگر ایک رکعت ہی تو تشہد پڑھکر نماز کو تمام کرے اور اگر دوسری رکعت بھی ہو مثل پہلی رکعت کے صرف سورۂ الحمد پڑھکر بجا لائے۔

(۱۴۱) سجدہ سہو۔ سجدہ سہو کے پانچ مقام پر لازم ہوتے ہین۔ اول سہو سے کلام کیا ہو یا اس گمان سے کہ نماز سے فارغ ہو چکا ہی۔ دوسرے یہ کہ سہو سے بے محل سلام پڑھا ہو تیسرے یہ کہ تشہد اول کو سہو کیا ہو اور بعد رکوع کے یاد آئے۔ چوتھے یہ کہ سجدہ فراموش کیا ہو پنجم چار رکعتی نماز کے چار اور پانچ مین شک کرے جسوقت بعد دونون سجدون کے بیٹھا ہو بلکہ واسطے ہر زیادتی اور کمی کے لئے دو سجدہ سہو کے احتیاط ہین کیفیت اسکی یہ ہی کہ بعد اتمام نماز واجبہ کے فوراً باشرائط نماز کو بجا لائے اگر یہ سجدہ سہو عیوض مین تشہد فراموش شدہ یا سجدہ فراموش شدہ کے ہون تو اول تشہد یا سجدۂ فراموش شدہ کو بقصد قضا بجا لائے بعد اسکے سجدہ سہو کرے پس نیت کرے کہ سجدہ سہو کے بجا لاتا ہون مین بسبب فلان سہو کے قربۃً الی اللہ پس تکبیر کہکر سجدہ مین جائے اور یہ دعا پڑھے بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ پس سر سجدہ سے اٹھاکر قدرے بیٹھ کر دوسرا سجدہ بطریق مذکور ادا کرے بعد ازان سجدہ سے سر اٹھاکر بیٹھے اور یہ تشہد خفیف کہے اَشْهَدُ اَنْ لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ پس سلام کہے اور اگر سجدہ سہو کے اور نماز احتیاط جمع ہون تو اول نماز احتیاط کو بجا لائے اسکے بعد شئے فراموش شدہ کو بجا لاکر سجدہ سہو کے کرے فقط

حصہ چہارم تمام شد

صحت نامۂ حصۂ چہارم زاد الصالحین

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
٧	١٧	نہ کریگا	کریگا	٥٩	١٠	مرزا	شیخ
٩	٢	نہین	تھین	٦٣	١١	علاّ	علاّمہ
٩	١٦	موت	موت وہ	٧٠	١	بقد	بقدر
١٢	٧	مین نے اُس سے	مجھ سے اُسنے	٧٤	١	لیاجائے	کیاجائے
١٢	٨	اُسنے دیا	مین نے اُسکو دیا	٧٩	١٥	کرنا	کرنا نماز عصر کے لئے
١٢	٨	مین نے	اُسنے	٨١	٥	علیہم سے	علیہم
١٩	٦	ہوگا	ہوگیا	٨١	٥	بالا	بالا سے
٣٠	١٨	پہونچنا	پہونچتا	٨١	١٥	اِس	ایک
٣٤	١	کرینکے	کرینگے	٨٣	١	طرح	طرح جب
٣٧	٣	فرماتے	فرماتے	٨٣	١١	وارد ہے	وارد ہے وفقہ اللہ
٤٠	٢	اپنے	اتنے				وسائر المومنین لاقامۃ
٤٤	٧	انکارات	افکارات				حدودھا والمحافظۃ
٤٥	٧	ایسی	اِسی				علیٰ مواقیتہا حتیٰ
٤٦	٨	ایسی	اِسی				ترجع وھی بیضاء
٥١	٢٠	ضرد	ضرر				مشرقۃ لقول حفظنی
٥٢	١	صرف	صرف کیا				حفظہ اللہ سید
٥٤	١	داخل	داخل ہونگے				محمد باقر الرضوی
٥٥	١٦	ساتھ	ساتھ اقدام				عفی عن جرائمہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۸۶	۱۹	سایہ کا	سایہ دہاتھ کا
۹۱	۲	شمام	شتحام
۹۳	۱۱	وقت مغرب یا عشا	وقت عشا
۱۰۳	۱۷	اُسکی	آس کی
۱۰۹	۱۳	بڑا عزت نامہ	برأت نامہ
۱۰۹	۱۴	بخشدے	بخشدے یا عذاب کرے
۱۰۹	۲۱	کا ہے	کیا ہے
۱۱۳	۸	عذر	عذر شرعی
۱۱۶	۱۱	مذہب کے	مذہب سے
۱۱۷	۱۵	کرتے ہین	کرتے رہین
۱۱۸	۱۰	کرکے	کرلے
۱۲۴	۱۸	فضیلت مین	فضیلت ہین
۱۳۶	۲۱	پھر	بہی
۱۳۷	۷	کردے	بھی کرے
۱۳۹	۶	قول	عذاب
۱۳۹	۱۶	زول	زوال
۱۴۰	۱۴	مین	مین ہے
۱۴۱	۴	عمل	عمل بد
۱۶۱	۱۳	مأومنین	ماموین
۱۶۱	۲۰	مأومنین	مامومین
۱۶۴	۱۱	ساکت آئے	ساکت ہوجائے
۱۶۵	۲۰	مسجد	سجدہ
۱۶۸	۱۳	تغضبیت	بغضبیت
۱۷۰	۱۴	کیچڑ	کیچڑ یا مٹی کا ڈھیر
۱۷۳	۴	اور نماز	نماز
۱۹۴	۳	شروع ہوجاے	شروع ہوگئی
۱۹۷	۱۲	ندائے تعالیٰ	خدائے تعالیٰ
۲۰۱	۱۰	الجوُد	الجُوُد

نام کتاب	قیمت
فقہ فارسی مذہب امامیہ	
مجمع المسائل۔ تحشی جناب آقای ھندی جناب آقا سید محمد کاظم صاحب طباطبائی۔	عہ؍
ترجمہ شرایع الاسلام موسوم بجامع رضویہ	عہ؍
زاد المعاد با ترجمہ فارسی کاغذ سفید	عہ؍
جامع عباسی بیست بابی مع رسالہ ترجمہ الصلوٰۃ۔	عہ؍
بناء الاسلام فی احکام الصیام انجناب علامہ مفتی سید محمد عباس مجتہد شوستری	۵؍
رسالہ فقہ از علامۂ مجلسی علیہ الرحمہ	۹؍
فقہ اُردو امامیہ	
جامع جعفری۔ ترجمۂ جامع رضوی مترجمہ جناب مولوی سید عابد حسین صاحب المخاطب بعالم و فاضل مرحوم	سیے؍
زبدۃ الاذکار مصنفۂ سید غلام حیدر صاحب	۱۰؍
وکیل الغربا۔ از سید وزیر حسن صاحب	۶؍
مجموعۂ میلاد مصطفوی شامل تین رسالہ (۱) میلاد مصطفوی۔ (۲) وظائف المؤمنین۔ (۳) شکریہ وزیر از سید وزیر حسن۔	۴؍۹ پائی

نام کتاب	قیمت
تحقیق جعفری۔ افتراق مذاہب مین از سید غلام حیدر صاحب۔	۲ھ؍
مواعظ جعفری۔ از سید غلام حیدر خانصاحب بہادر۔	۵؍
نفحات جعفری مناظرۂ فریقین	۲؍۶ پائی
بعد حمد ہندی فقہ اثنا عشری ابتدائی کتاب بچون کی تعلیم کے لیے بہت خوب ہی	۱؍
دعاء جوشن صغیر۔ ترجمہ تحت لفظی اُردو	۶ پائی
کنوز الآخرۃ۔ بعد حمد ہندی منظوم بطرز نو مؤلفۂ مرزا محمد عباس حسین ہوش مرحوم۔	۲؍
حلیۃ العرائس۔ از مولوی امداد علیصاحب	۲؍۹ پائی
تحفۃ العوام۔ واضح قلم از حاجی حسن علی بتصحیح و اضافۂ مضامین حصۂ دوم از مولوی سید تصدق حسین رضوی مرحوم کاغذ سفید و گندہ	۱۲؍
ایضاً کاغذ خانگی گندہ۔	۱۰؍
دیوان نوحہ جات۔ حیدر مع مناجات جلد اول از آغا حیدر علی بیگ۔	۴؍

نام کتاب	قیمت
زاد سبیل آخرت نظم - مولفہ خان بہادر ڈپٹی کلکٹر سید اولاد حسین صاحب سی آئی ای	۱۲ار
اعمال الصالحین - اعمال و وظائف مین	۶ر
از تالیفات جناب مولوی سید محمد تقی صاحب مؤلف کتاب ہذا	
لسان المتقین - اعمال و ادعیہ وغیرہ فقہ امامیہ مین -	عہر
انیس الحجاج - اعمال حج وغیرہ -	
زاد المؤمنین - در بیان فضائل وخواص عمل زیارت عاشورا و وصایای امیر المؤمنینؑ قابل دید ہی -	۸ر
زین المتقین - تمام سال کے اعمال نہایت واضح طور سے بیان کیے ہین مع توثیق علما و مجتہدین لکھنؤ -	عہ۸ر
زاد الصالحین حصہ اول اگرچہ جناب مؤلف کتاب ہذا کے کل تالیفات لاجواب و مقبول خلائق ہین مگر یہ کتاب ایسی جامع لکھی گئی ہی کہ جو قابل دید ہے اسکے چودہ حصہ ہین ہر حصہ کی خوبیان دیکھنے سے تعلق رکھتی ہین خصوصاً صاحبان چشم بصیرت کے لیے منجملہ اسکے سات حصہ تیار ہو کر شائع ہو گئے ہین اور باقی حصص اسکے زیر طبع جو عنقریب شائع ہونے والے ہین مومنین و شائقین جلد اسکی خریداری کی طرف توجہ فرماوین - قیمت جلد اول عہ۲ و دوم	۱۵ار
فقہ و اصول عربی امامیہ	
مختصر نافع - از شیخ ابو القاسم	۵ر
ہدایۃ الہدایہ از علامہ شیخ محمد بن الحسن -	۲ر
معالم الاصول -	۵ر
النافع یوم المحشر فی شرح باب حادی عشر -	۱ر
مبادی الاصول -	ار
احادیث عربی امامیہ	
اصول کافی - مشہور کتاب ہی -	عہ۸ر
الفروع من الکافی - از شیخ ابو جعفر کلینی بخط نسخ تین۳ مجلدات مین ہر ایک جلد علیحدہ علیحدہ بھی فروخت ہوتی ہی	سے

۳۵۲۴۳
زاد الغافلین حصہ چہارم